بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشاداتِ مجدّد

یہ ہے شرع و تصوّف کی کہانی

مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

مؤلفہ

گدائے مجدّد الف ثانیؒ، خاکپائے شیر ربانیؒ، فدائے ثانی لاثانیؒ

فقیر جمیل احمد شرقپوری

ملنے کا پتہ

مکتبہ شیر ربّانیؒ مکتبہ نور اسلام

شرق پور شریف ضلع شیخوپورہ

(مغربی پاکستان)

کتبہ منیر احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

فہرست مضامین

ارشاداتِ مجدد
مکتوبات شریف کی روشنی میں

نام مضمون		صفحہ
	عرض حال	۶ - ۷
	دیباچہ	۸ - 15
	حضرت امام کا سوانحی خاکہ	۱۶ - ۲۳
	مجدد مکتوبات کی روشنی میں	۲۴ - ۴۰
۱	حمد باری اور شان رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵ تا ۲۶
۲	بتوں کو خدا تعالےٰ کا شریک ٹھہرانا ظلم عظیم ہے	۲۷
۳	سجدہ تعظیمی شرک ہے	۲۸
۴	حقیقت محمدی اور شان لولاک	۲۹
۵	حقیقت محمدی کا صحیح تصور	۳۰
۶	حضور اللہ کے نور سے پیدا ہوئے	۳۱
۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں	۳۱
۸	شان رسالتمآب اپنے کمال پر	۳۲

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۳۲	معراج النبیؐ کے مشاہدات	۹
۳۳	آپؐ معراج بدنی سے مشرف ہوئے	۱۰
۳۴	وجہ تخلیق کائنات	۱۱
۳۴ تا ۳۵	حضورؐ کی شان	۱۲
۳۶ تا ۳۷	شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳
۳۸	حضورؐ کا سایہ نہ تھا	۱۴
۳۹	رسالتمآبؐ کا سایہ نہ ہونے کی وجہ	۱۵
۴۰	منکرین نبوّت	۱۶
۴۰	بشر کہنے والے مجددؒ کی نظر میں	۱۷
۴۱	انبیاء کو محض بشر کہنے والے کمالات نبوّت کے منکر ہو جاتے ہیں	۱۸
۴۱ تا ۴۲	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی شفاعت حق ہے۔	۱۹
۴۲ تا ۴۳	حیات انبیاء علیہم السّلام	۲۰
۴۳ تا ۴۴	انبیاء و اولیا کو اپنے جیسا سمجھنا نعمت خداوندی سے محرومی کا باعث ہے	۲۱
۴۴ تا ۴۵	توقیر صحابہؓ	۲۲
۴۶ تا ۴۸	امت محمدیہؐ میں ابوبکر صدیقؓ افضل ترین ہیں	۲۳
۴۸ تا ۴۹	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان	۲۴
۴۹	فضیلت شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما	۲۵
۴۹ تا ۵۰	خلفائے اربعہ کی فضیلت انکی خلافت کی ترتیب کے مطابق ہے	۲۶
۵۰ تا ۵۱	افضلیت شیخینؓ پر تفصیلی تبصرہ	۲۷
۵۱	صحابی کا مرتبہ نگاہ مجددؒ میں	۲۸
۵۱ تا ۵۲	صحابہ کرامؓ کا کامل احترام	۲۹
۵۲ تا ۵۳	طریقت اور حقیقت کی بنیاد شریعت پر ہے	۳۰
۵۳ تا ۵۴	شریعت و طریقت کا حسین امتزاج	۳۱
۵۴ تا ۵۵	دوام ذکر شریعت کی کامل پیروی سے حاصل ہوتا ہے	۳۲
۵۵	ریاضت اور مجاہدہ کا شریعت کے مطابق ہونا لازمی ہے	۳۲

marfat.com

۳۴	اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا طریق	۵۶
۳۵	فقراء کون ہیں	۵۶ تا ۵۷
۳۶	شیخ کامل کون ہے	۵۸
۳۷	صحبت فقراء اختیار کرنی چاہیئے	۵۸ تا ۵۹
۳۸	بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہونے کے آداب	۵۹ تا ۶۰
۳۹	صحبت فقراء کے فیوض و برکات	۶۰ تا ۶۱
۴۰	فقراء کی صحبت میں بیٹھنے والا شقاوت سے محفوظ ہے	۶۱
۴۱	بزرگوں کی زیارت سے خدا یاد آتا ہے	۶۱ تا ۶۲
۴۲	صحبت شیخ ذکر حق سے بہتر ہے	۶۲
۴۳	فقراء سے محبت باعث برکت اور ان سے بغض زہر قاتل ہے	۶۳
۴۴	فقراء کی خدمت	۶۳
۴۵	فقراء سے محبت کی ترغیب کی وجہ	۶۴
۴۶	مقام ولایت	۶۴ تا ۶۵
۴۷	بزرگ اصول دین میں متفق ہیں۔	۶۵ تا ۶۶
۴۸	عارف کے قلب کی وسعتیں	۶۶ تا ۶۷
۴۹	بزرگوں کا وجود مسعود غنیمت ہے	۶۸
۵۰	اہل اللہ کا وجود ہی کرامت ہے	۶۹
۵۱	بزرگوں کے ارشادات	۷۰
۵۲	بزرگوں کی عظمت	۷۱
۵۳	اولیا کی تربیت روحانی فضل خداوندی سے ہوتی ہے	۷۱ تا ۷۲
۵۴	اولیا کرام کی تربیت روحانی اور ان کے مدارج	۷۲
۵۵	اولیا کرام کی باہمی روحانی استمداد	۷۳
۵۶	اولیاء اللہ کے لطائف کی وسعتیں	۷۳ تا ۷۴
۵۷	ارواح کو قدرت کاملہ اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ ہے	۷۵
۵۸	اولیا اللہ کے اختیارات	۷۵ تا ۷۶

marfat.com

۵۹	اہل اللہ دل کی بیماریوں کے طبیب ہیں	۷۶ تا ۷۷
۶۰	بزرگوں کی دعا سے قضا بدل جاتی ہے۔	۷۸
۶۱	اولیاء اللہ کے مشاہدات و تجلیات	۷۸
۶۲	پیری مریدی کا صحیح تصور اور اس کے آداب	۷۹ تا ۸۲
۶۳	طریقت نقشبندی کی فضیلت	۸۶ تا ۸۷
۶۴	سلسلہ نقشبندیہ میں پیری مریدی کے آداب	۸۷
۶۵	ثابت قدمی	۸۸ تا ۸۹
۶۶	شیخ طریقت کی تقلید	۸۹
۶۷	توجہ کا مرکز ایک ہونا چاہئے	۹۰
۶۸	پیر و مرشد پر اعتراض سم قاتل ہے	۹۰ تا ۹۱
۶۹	اہل اللہ سے دشمنی تباہی ہے	۹۱
۷۰	تصور شیخ	۹۲
۷۱	نماز کی حالت میں شیخ کا تصور بے ساختہ آنا	۹۲ تا ۹۳
۷۲	اولیا اللہ کی خانقاہ کے فیوض و برکات	۹۳
۷۳	عرس	۹۴
۷۴	ایصال ثواب کا صحیح تصور	۹۵
۷۵	نذر مشائخ کا غلط طریق	۹۵
۷۶	ایصال ثواب کا مجددی طریقہ	۹۶
۷۷	ایصال ثواب کا مقصد	۹۷
۷۸	ایصال ثواب کا فائدہ	۹۸
۷۹	مرحوم کے لئے ذکر کہنی چاہیے	۹۹
۸۰	اپنے محسن کے لئے ایصال ثواب لازم ہے	۹۹
۸۱	دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔	۹۹ تا ۱۰۰
۸۲	درستی عقائد	۱۰۱
۸۳	اہلسنت والجماعت	۱۰۱ تا ۱۰۲

marfat.com

۸۴	پیر کامل طالب کی استعداد سے زیادہ مدارج طے کرا سکتا ہے	۱۰۲
۸۵	فرشتہ سے بہتر ہے انسان بننا	۱۰۳ تا ۱۰۴
۸۶	کمال ایمان اور خطرات و وساوس	۱۰۴ تا ۱۰۵
۸۷	نماز میں لذت کا حصول	۱۰۵ تا ۱۰۶
۸۸	نماز تہجد کو باجماعت ادا کرنا خلاف سنت ہے	۱۰۷ تا ۱۰۸
۸۹	فقراء کی اغنیاء سے ملاقات میں قابل اعتراض پہلو	۱۰۸ تا ۱۰۹
۹۰	ضروری کام آج ہی کرنا چاہیئے۔	۱۰۹ تا ۱۱۰
۹۱	مطلوب حقیقی کے حاصل کرنے میں تاخیر سے کام نہیں لینا چاہیئے	۱۱۰ تا ۱۱۱
۹۲	اولیائے کرام سے خوارق بے ساختہ صادر رہتے ہیں	۱۱۱
۹۳	سیدنا غوث الاعظمؒ امام ربانیؒ کی نگاہ میں	۱۱۲
۹۴	دنیا کی بے ثباتی بادشاہوں کے تر لقمے دل کی دنیا تباہ کر ڈالتے ہیں	۱۱۲ تا ۱۱۳
۹۵	سچے مرید کو اپنے نیک عمل سے ناامیدی اور اللہ کی رحمت و مغفرت کی امید رکھنی چاہیئے	۱۱۴
۹۶	اللہ والوں پر طعن کرنے والوں کی مذمت کرنا جائز ہے	۱۱۵
۹۷	طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت کا راز اتباع سنت ہے	۱۱۶
۹۸	فقراء کے ہاں جھاڑو دینا امیروں کے صوفوں پر بیٹھنے سے بہتر ہے	۱۱۷
۹۹	سیرت شہ لولاکؐ کا بیان باعث سعادت اور وسیلہ نجات ہے	۱۱۸ تا ۱۲۱
۱۰۰	حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دعوت کا نور ہر جگہ پہنچا ہے	۱۲۲ تا ۱۲۳
۱۰۱	حقیقت محمدی و حقیقت احمدی کی وضاحت	۱۲۳ تا ۱۲۴
۱۰۲	انبیاء معصوم اولیا محفوظ ہوتے ہیں	۱۲۵
۱۰۳	سادات کی محبت باعث رحمت ہے	۱۲۶
۱۰۴	شان اولیاء کرامؒ	۱۲۶ تا ۱۲۷
۱۰۵	مرید کو کلی طور پر پیر کے تابع رہنا	۱۲۷ تا ۱۲۸
۱۰۶	عقائد مجددؒ مقبول رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم تھے	۱۲۹ تا ۱۳۰
۱۰۷	اولیاء اللہ وفات کے بعد بھی نسبت خاص عطا کرتے ہیں	۱۳۰ تا ۱۳۱
۱۰۸	اولیاء اللہ کی محبت دنیا اور آخرت کی سعادت کا سرمایہ ہے	۱۳۲ تا ۱۳۳

marfat.com

۱۰۹	مجدد صاحبؒ نذرانہ قبول فرماتے تھے	۱۳۳
۱۱۰	استمداد کا مجددی طریقہ	۱۳۴
۱۱۱	بتوں سے استمداد اور ہندوؤں کی رسمیں منانا شرک ہے	۱۳۴ تا ۱۳۶
۱۱۲	سلسلۂ نقشبندیہ اتباعِ سنت کی بنا پر افضل ترین ہے	۱۳۶
۱۱۳	اولیاء اللہ کا گھر میں تشریف لانا وجہ خیر و برکت ہے	۱۳۷
۱۱۴	مولود خوانی جائز ہے	۱۳۷ تا ۱۳۸
۱۱۵	عجائبات راہ سلوک	۱۳۸
۱۱۶	روح سے بھی، جسم کی طرح افعال سرزد ہوتے ہیں	۱۳۹
۱۱۷	اولیائے کرام کی ارواح کی فیض رسانی	۱۳۹
۱۱۸	سماع اور ارشادات مجددؒ	۱۴۰ تا ۱۴۲
۱۱۹	نگاہ کی عصمت	۱۴۲ تا ۱۴۴
۱۲۰	اطاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۳ تا ۱۴۴
۱۲۱	اولیاء اللہ کا مسکن پر فضیلت و شرافت پانے والا ہوتا ہے	۱۴۴ تا ۱۴۶
۱۲۲	حضور کا دل نہیں سوتا	۱۴۶ تا ۱۴۷
۱۲۳	پیر کامل طالب اور مطلوب کے درمیان لازمی واسطہ ہوتا ہے	۱۴۷ تا ۱۴۸
۱۲۴	اولیاء اللہ کی توجہ اور نظر امراض قلبی کے لئے شافی ہے	۱۴۸ تا ۱۴۹
۱۲۵	کلمہ طیبہ کے فضائل بمطابق طریقت و حقیقت و شریعت	۱۴۹ تا ۱۵۰
۱۲۶	کشف کفار استدراج ہے	۱۵۱
۱۲۷	صحابہ پر طعن کرنا قرآن اور شریعت پر طعن ہے	۱۵۲
۱۲۸	اولیاء اللہ کی صحبت ریاضتوں سے بہتر ہے	۱۵۲ تا ۱۵۳
۱۲۹	طالب اپنے کشف اور خواب پر بھروسہ کرے بلکہ مرشد کا اتباع کرے۔	۱۵۳
۱۳۰	اتباع سنت عالم حقیقت کے لئے ضروری ہے	۱۵۴ تا ۱۵۵
۱۳۱	مجذوب کی تعظیم	۱۵۵ تا ۱۵۶
۱۳۲	ہر حال میں ذکر الٰہی کرنا چاہیے	۱۵۷ تا ۱۵۸
۱۳۳	نوافل کی نسبت فرائض پر زیادہ توجہ دی جائے	۱۵۹ تا ۱۶۰

marfat.com

۱۳۴	ہر مقام پر اتباع سنت ضروری ہے	۱۶۰ تا ۱۶۲
۱۳۵	شریعت ، صورت ، حقیقت	۱۶۲
۱۳۶	جلال خداوندی	۱۶۳ تا ۱۶۴
۱۳۷	طریق سلسلہ عالیہ کے فیوض و برکات	۱۶۵
۱۳۸	احوالِ آخرت کا تذکرہ دنیا سے بہتر ہے ۔	۱۶۶
۱۳۹	امام ابوحنیفہؒ کا مسلک افضل ترین ہے	۱۶۶ تا ۱۶۸
۱۴۰	تلاوت کے درجات	۱۶۹ تا ۱۷۰
۱۴۱	فضل الٰہی کمال متابعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم میں ہے ۔	۱۷۱ تا ۱۷۲
۱۴۲	انسان کی اللہ تعالےٰ سے علم و صورت میں کوئی مطابقت نہیں ہے	۱۷۲ تا ۱۷۴
۱۴۳	اشارہ التحیات میں انگشت نہیں اٹھانا چاہیئے	۱۶۹ تا ۱۷۰
۱۴۴	لا کی حقیقت سے موجود کی نفی کرنا چاہیئے ۔	۱۷۴

marfat.com

marfat.com

فقر

چیست فقر اے بندگانِ آب و گِل ‏ یک نگاہِ راہ بیں یک زندہ دل
فقر کارِ خویش را سنجیدن است ‏ بر دو حرفِ لا الٰہ پیچیدہ است
برگ و سازِ او ز قرآنِ عظیم ‏ مردِ درویشے نہ گنجد در گلیم
گرچہ اندر بزم کم گوید سخن ‏ یک دمِ او گرمیٔ صد انجمن
با سلاطین در فتد مردِ فقیر ‏ از شکوہِ بوریا لرزد سریر
قلبِ او را قوّت از جذب و سلوک ‏ پیشِ سُلطان نعرۂ اولاد ملوک
فقرِ قرآن احتسابِ ہست و بود ‏ نے رُباب و مستی و رقص و سرود
فقر چوں عریاں گرمیٔ بدر و حنین ‏ فقرِ عریاں بانگِ تکبیرِ حسینؓ

بر عیارِ مصطفیٰؐ خود را زند
تا جہانے دیگرے پیدا کند

marfat.com

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

ک

marfat.com

عرضِ حال

دورِ حاضر میں بعض مکاتیبِ فکر کے اہلِ قلم حضرات۔ حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے مکتوبات اخذ و ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے محنت شاقہ کے باوجود مکتوبات کا صرف وہ حصّہ پیش کیا ہے جو ان کے اپنے افکار اور نکتۂ نظر کے مطابق تھا اور حضرت مجدد کے بیشتر مکتوبات شاید اس لئے نظر انداز کر دیئے ہیں۔ کہ ان کی اشاعت سے خود ان کے فکر و عقیدہ پر زد پڑتی تھی۔ حضرت مجددؒ کے ارشادات گرامی دراصل ایک تراشے ہوئے ہیرے کی مانند ہیں۔ جن کے ہر پہلو سے فکری اور روحانی شعاعیں نکلتی ہیں اور انسانی دل و دماغ کو اپنی لازوال چمک سے نہ صرف متاثر کرتی ہیں۔ بلکہ ایک مستقل انقلابی اور روحانی کیفیت پیدا کر کے آمادہ عمل کر دیتی ہیں۔

قارئین ارشادات مجددؒ کے آئندہ صفحات میں حضرت کے ایسے مکتوبات مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیں گے جنہیں مذکورہ بالا مدرسہ فکر کے حضرات نے پیش کرنے سے دانستہ گریز کیا ہے۔

بلاشبہ آپ کے تمام مکتوبات جذب و ضبط اور علم و عرفان کا شہکار ہیں ان میں جہاں دینی اسرار و حکم

marfat.com

ملتے ہیں وہاں حضرت کے عزم و اعتماد کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ ان میں سرکار دو عالم کے فضائل و مناقب بھی ہیں اور مکاشفات و واردات کی گرہ کشائی بھی کی گئی ہے۔ اکثر مقامات پر سالکان راہ حقیقت کے لئے مجاہدہ و ریاضت اور اذکار و اشغال کی شرح بھی کر دی ہے۔ آپ کی اپنی بصیرت نے جہاں مشرکانہ رسوم و بدعات پر ضرب کاری لگائی ہے وہاں روافض اور دیگر گمراہ فرقوں کے غلط عقائد کی تردید بھی کی ہے۔ آپ کی علمی بصیرت اور وسعت نظر لامحدود ہے۔ آپ کے روحانی کمالات، علمی مشاہدات، عزیمت و استقامت، غور و فکر، عبادت تقویٰ اور رفعتِ کردار کی مثال متقدمین و متاخرین میں بہت کم نظر آتی ہے۔ آپ کا فقہی مسلک حنفی ہے آپ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے پیروکار ہیں۔

راقم کو اپنی کم مائیگی کا اعتراف ہے کہ اپنی کوتاہ علمی کے باعث سعی پیہم کے باوجود حضرت کے ارشاداتِ گرامی کی پوری طرح غواصی نہیں کر سکا۔ آپ کے مکتوبات کی گیرائی و گہرائی ایک بحر بیکراں کی مانند ہے جس پر عبور حاصل کرنا مجھ ایسے ناچیز کا کام نہیں۔ جو کچھ پیش کیا جا رہا ہے صرف اللہ تعالےٰ کی توفیق اور حضرت مجددؒ کے تصرفِ روحانی کا نتیجہ ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

۱۳ھ — ۱۹۶۸ء

خاکپائے شیر ربانی و گدائے آستانہ لاثانی صاحبزادہ میاں جمیل احمد

نقشبندی مجددی شرقپوری، شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

(مغربی پاکستان)

دیباچہ

موجودہ پُرفتن دور میں اولیائے کرام اور عُلمائے حق پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی علمائے سوء، علماء حق کے درپے آزار ہیں اور اپنے فاسد عقائد کی اشاعت و ترویج میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ان کے عقائد کے رد میں علمائے حق کے ساتھ اولیاء کرام اور بزرگان دین بھی صحیح عقائد کی تبلیغ میں مصروف ہیں ان کے باطل خیالات اور خود ساختہ "توحید و سنّت" کی قلعی کھولتے رہتے ہیں اس لئے اولیاء کرام اور بزرگان دین کا وجود انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اولیائے کرام اور بزرگان دین کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں۔ اولیائے کرام اور علمائے عظام سے جو بغض و عناد ان کو ہے اس کو ظاہر کرنے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات گرامی پر بھی کیچڑ اچھالتے نہیں ڈرتے اور اپنی روسیاہی میں اضافہ کرتے ہیں۔ حق سبحانہ، تعالیٰ نے جو شان اولیائے کرام کو بخشی ہے اس کو کم کرنے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بڑی دیدہ دلیری سے حملہ کرتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بے بس، بے طاقت اور ہمارے جیسے انسان ہیں اور ان کے اختیار و تصرّف میں کچھ نہ تھا تو اولیائے کرام اور بزرگان دین کی کیا حیثیت ہے۔ مقدّس ہستیوں کے متعلق یہ بدعقیدگی اور نفرت بڑی جرأت اور نہایت بے باکی کے ساتھ

marfat.com

پھیلا رہے ہیں۔

عام مسلمانوں کے دل میں اولیاء کرام اور بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم کے ساتھ جو عقیدت ہے وہ ان کی نگاہ میں کھٹکتی ہے وہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں سے اولیاء اللہ اور بزرگان دین کی عقیدت ختم کی جائے اور ان کے فاسد خیالات اس عقیدت کی جگہ لے لیں۔ اور یوں ان کے باطل عقائد کا بول بالا ہو۔ اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ان کے آباد اجداد قرآن وسنّت کی تعلیمات کو اپنے عقائد کے مطابق ڈھالنے کے لئے قرآن وحدیث کے معانی و مطالب میں رد و بدل کرتے رہے ہیں اور انہی معانی و مطالب کی بنا پر سادہ لوح صحیح العقیدہ مسلمانوں کو صراطِ مستقیم سے دور لے جانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اور کسی حد تک کامیاب بھی ہو رہے ہیں موجودہ دور کے علماءِ سو اپنے بزرگوں کی پیروی میں قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ اولیاء کرام اور بزرگان دین کی تصانیف میں بھی تحریف و ترمیم کر کے عوام النّاس کے سامنے پیش کرتے ہیں اور اپنی مطلب برآری میں لگے ہوئے ہیں۔ ان تصانیف میں سے چند سطور کو لے کر اس طرح پیش کرتے ہیں کہ انہیں اپنا مطلب حاصل ہو جاتا ہے انہیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ صاحب کتاب نے وہ سطور کس مقصد کے لئے پیش کی ہیں۔

امام ربّانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کسی قسم کے تعارف کی محتاج نہیں آپ کی تصانیف عالیہ میں مکتوبات شریف کو ایک خاص مقام حاصل ہے یہ علوم ظاہریہ اور باطنیہ کا گنجینہ ہیں، شریعت و طریقت کے جملہ مسائل کا حل ان میں موجود ہے علماءِ سو نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں اپنی بد عقیدگی کا جو اظہار کیا اس کے خلاف بڑی شد و مد کے ساتھ قلمی جہاد کیا گیا ہے۔ آپ چونکہ سلسلہ نقشبندیہ کے صاحب کمال مادر زاد ولی تھے۔ اس لئے انہوں نے راہ سلوک کے تربیتی مدارج، پیری مریدی کے آداب اور اولیاء کرام سے ان کی زندگی اور بعد وفات فیوض و برکات کے حاصل ہونے پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ دین الٰہی کے ملحدانہ عقائد کا رد بڑی محنت سے کیا ہے۔ غرضیکہ حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات شریف ان کے تجدیدی کارنامہ کا بین ثبوت ہیں۔ مکتوبات شریف

marfat.com

کے ذریعہ آپ نے مسائی پیہم سے پاک و ہند میں سنت کا دوبارہ احیاء کیا۔ کفر و ضلالت اور بدعات کے بادل چھٹ کر اسلام کا نور پھیل گیا۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت اور ان کے مکتوبات شریف کی افادیت کو دیکھ کر علماء سو کے دل جلتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مکتوبات شریف میں بھی تحریف و ترمیم کرنا شروع کر دیا۔ آج ایسی کتابیں دیکھنے میں آ رہی ہیں جنمیں حضرت شیخ مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی تعلیمات کو بالکل غلط انداز میں پیش کر کے عوام الناس کو گمراہ کرنے کی بڑی جسارت کی گئی ہے ان میں اقتباسات کو اس رنگ میں پیش کیا گیا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کا اصل مقصد فوت ہو گیا ہے۔ ان تحریفات و ترامیم میں چند ایک اقتباس پیش کرنے سے قبل حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں اسلامی عقائد کی جو دگرگوں حالت تھی اس کو پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ اس زمانے کے صحیح حالات کا ایک واضح نقشہ کھچ جائے۔ اس زمانہ کی وہ کونسی بدعات تھیں جن کے خلاف امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے لکھا اور عقائد اہل سنت والجماعت کی اشاعت و ترویج کو ضروری سمجھا۔ حضرت قبلہ قدس سرہ فرماتے ہیں۔

"غربت اسلام تا بحدے رسیدہ است کہ کفار بر ملا
طعن اسلام و ذم مسلماناں می نمایند و بے تحاشا اجراء
احکام کفر و مداحی اہل آن در کوچہ و بازار می نمایند و
مسلمانان از اجراء احکام اسلام ممنوع اند و در
آتیاں مذموم و مطعون"۔ (دفتر اول حصہ دوم مکتوب
نمبر ۶۵ صفحہ ۴۵)

ترجمہ:- اسلام کی غربت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ کفار کھلم کھلا اسلام پر طعن اور مسلمانوں کی مذمت کرتے ہیں اور ہر کوچہ و بازار میں نڈر ہو کر کفر کے احکام جاری کرتے ہیں اور اہل کفر کی تعریف کرتے ہیں۔ ور مسلمان اسلام کے احکام جاری کرنے سے رکے ہوئے ہیں اور شرائع کے بجالانے میں مذموم اور مطعون ہیں۔ [پھر رسومات کے بارے میں لکھتے ہیں:-

marfat.com

"مسلمانے باوجود ایمان رسوم اہل کفر می نمایند و تعظیم

ایام ایشاں می کنند" (دفتر اوّل حصہ چہارم مکتوب نمبر ۲۶۶

صفحہ ۱۲۶)

(ترجمہ) مسلمان باوجود ایمان کے اہل کفر کی رسموں کو بجالاتے ہیں اور ان کے ایام کی تعظیم کرتے ہیں۔

—— عورتوں کی ضعیف الاعتقادی کے بارے میں رقمطراز ہیں:-

"اکثر زنان بواسطۂ کمال جہل گرفتارند بایں استمداد

ممنوع مبتلا اند وطلب دفعیہ بلیہ ازیں اسمائے بے مسمیٰ

می نمایند و باداے مراسم شرک و اہل شرک گرفتار اند" (دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب نمبر ۴۱ صفحہ ۹۳)

(ترجمہ) اپنے انتہائی جہل کی وجہ سے اکثر عورتیں اس حرام و ممنوع استمداد میں مبتلا ہیں اور ان وہمی دیوتاؤں سے (جن کا نام تو ہے لیکن مسمّی نہیں ہیں) بلاؤں کو ٹلانے کی درخواست کرتی ہیں اور شرک و اہل شرک کی رسموں کو بجالاتی ہیں۔

—— اہل ہنود کی رسوم میں مسلمان سرگرم حصّہ لینے لگے تھے۔ اس کے بارے میں آپؒ نے لکھا ہے۔

"در ایام دوالی کفّار جہلہ اہل اسلام علی الخصوص

زنان ایشاں رسوم اہل کفر را بجا می آرند و عید

خود می سازند" (دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب ۴۱ صفحہ ۹۲)

(ترجمہ) اہل اسلام کے جہلا دوالی کے دنوں میں خصوصاً عورتیں اہل کفر کی رسمیں ادا کرتی ہیں اور اس کو تہوار بنا کر مناتی ہیں۔

مندرجہ بالا اقتباسات سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اس زمانہ میں اسلام اور اہل اسلام پر کیا گزری۔ مسلمان برائے نام تھے۔ بدعات و ضلالت کا دور دورہ تھا۔ شاہی اثر کے تحت ہندوؤں کی رسوم مناتے اور ہندوؤں کے نام نہاد دیوتاؤں جن کے نام تو ہوتے ہیں لیکن ان کا وجود نہیں ہوتا ہے اپنی حاجات کے لیے مدد و طلب کرتے۔ حضرت الف ثانی قدس سرہ نے ان بدعتوں

marfat.com

کو ردکنے میں خاطر خواہ کام کیا اور بفضل حق سبحانہ تعالیٰ کامیاب و کامران ہوئے۔ اب پھر علماء سو نے سر اٹھایا ہے اور حضرت شیخ مجدد قدس سرہٗ کے ارشادات کو اپنے مطلب کی تحریف و ترمیم کے بعد عوام الناس کے سامنے پیش کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں وہ عقائد اہل سنت کے رد میں مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے اقتباسات پیش کر رہے ہیں۔ جو در اصل کفار اور گمراہ مسلمانوں کی ذم میں لکھے گئے ہیں وہ بڑی چابکدستی سے نفس مضمون کی پرواہ کئے بغیر مقصدی عنوانات سے اپنے فاسد عقائد کی تشہیر کرتے ہیں۔ ایک اقتباس معہ عنوان ملاحظہ ہو۔ عنوان ہے "غیر اللہ سے استمداد اور طلب حوائج"۔ اس کے ذیل میں اقتباس ہے۔" استمداد از اصنام و طاغوت در دفع امراض و اسقام کہ در جہلا اہل اسلام شائع گشتہ است، عین شرک و ضلال است و طلب حوائج از سنگہائے تراشیدہ و ناتراشیدہ نفس کفر و انکار از واجب الوجود تعالیٰ و تقدس قال اللہ تبارک و تعالیٰ۔

(دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب ۴۱ صفحہ ۹۳)

ترجمہ:- امراض اور بیماریوں کے دور کرنے میں بتوں اور طاغوت سے مدد طلب کرنا جس کا جاہل مسلمانوں میں عام رواج ہو گیا ہے عین شرک اور گمراہی ہے تراشے ہوئے اور ناتراشے ہوئے پتھروں سے اپنی حاجتیں مانگنا حق تعالیٰ کا صاف صاف انکار اور عین کفر ہے۔

اہل بصیرت جانتے ہیں کہ استمداد کے ضمن میں اختلاف بتوں اور پتھروں سے استمداد کا نہیں ہے بلکہ استمداد کا نزاعی مسئلہ رسولوں، نبیوں اور اولیاء کرام سے استمداد کا ہے۔ مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے مکتوبات شریف میں سے مذکورہ استمداد کے خلاف جب کوئی اقتباس نہ مل سکا تو سادہ لوح مسلمانوں کو بھٹکانے اور شک و شبہ میں ڈالنے کے لئے بتوں اور پتھروں سے استمداد نہ لینے کا اقتباس اپنی کتابوں میں درج کر لیا میں حیران ہوں کہ وہ لوگ اپنے "وسیع مطالعہ" کے باوجود ذیل کے اقتباسات کیوں نہ دیکھ پائے۔

و حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ باوجود پیر ظاہر چونکہ
امداد ے از روحانیت حضرت خواجہ نقشبند قدس
سرہٗ یافتہ بودند اویسی می گفتند و ہمچنیں حضرت خواجہ

marfat.com

نقشبند باوجود پیر ظاہر چونکہ مدد ہا از روحانیت حضرت

خواجہ عبدالخالق قدس سرہٗ ہما یافتہ بودند اویسی بودند"

(دفتر سوم حصہ نہم مکتوب نمبر ۱۲۱ صفحہ ۱۲۴)

ترجمہ حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار قدس سرہٗ نے باوجود ظاہری پیر (یعقوب چرخیؒ) رکھنے کے چونکہ خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کی روحانیت سے مدد حاصل کی ہے اس لئے ان کو اویسی کہا جاتا ہے اور اسی طرح حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے ظاہری پیر امیر سیّد کلالؒ رکھنے کے باوجود چونکہ کئی طرح کی امداد خواجہ عبد الخالق غجدانیؒ کی روحانیت سے حاصل کی ہے اس لئے یہ بھی اویسی کہلائے۔

یا پھر یہ اقتباس ملاحظہ ہو:۔

ودرویشانے کہ قدم راسخ در شریعت دارند واز
عالم حقیقت نیک شناسا اند از ایشاں ہمتے باید طلب
نمود و مددے باید جست تا عنایت حق سبحانہٗ تعالیٰ
از دریچہ ایشاں ظاہر شدہ تمام بجانب جناب قدس
خود تعالیٰ جذب نماید۔

(دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب نمبر ۸، صفحہ ۶۹)

ترجمہ اور وہ درویش جن کے قدم شریعت میں پختہ ہیں۔ اور جو عالم حقیقت کے اچھے واقف ہیں ان کی دعاؤں کا طالب ہونا چاہیئے اور ان سے مدد لینی چاہیئے تاکہ حق تعالیٰ کی عنایت و مہربانی ان بزرگوں کے دریچہ سے ظاہر ہو کر ذات واحد کی طرف پوری کشش پیدا ہو جائے۔

ان دو اقتباسات کو پیش کرنے کے بعد میں مزید اس سلسلہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ قارئین کرام خود انصاف کریں کہ استمداد کے اختلافی مسئلہ میں کون حق بجانب ہے عنوانات سے مطلب برآری کے علاوہ یہ لوگ کسی اختلافی مسئلہ کو گول مول طریقہ سے بیان کرنے کے ماہر ہیں۔ بشریت کے مسئلہ کے حل کے لئے ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔ اس اقتباس کو پیش کرتے وقت کمال ہوشیاری سے کام لیتے ہیں۔ اور اصل مقصد کو گول کر دیتے ہیں

یہ اقتباس ملاحظہ ہو:۔

اے برادر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باں علوشان

بشر بود و بداغ حدوث و امکان متسم الخ

(دفتر اوّل حصہ سوم مکتوب ۳، صفحہ ۵۹)

(ترجمہ) اے بھائی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس قدر شان رکھنے کے بشر تھے اور حدوث و امکان کے داغ سے داغدار تھے۔ الخ

یہ اقتباس مکتوب ۳، سے لیا گیا ہے۔ جس میں حضرت شیخ مجدد صاحب قدس سرہٗ نے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کی نفی و اثبات کی تشریح کی ہے۔ یہاں حضرت امام ربانی قدس سرہٗ کا مقصد مسئلہ بشریت کو حل کرنا تھا بلکہ لا کے ضمن میں آنے والے تمام وجودوں کا ظاہر کرنا تھا۔ لا کے بعد چونکہ صرف عبادت کے لائق رہ جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کے لائق نہیں اس لئے آپ کی "غیر اللہ" حیثیت کو سمجھانے کے لئے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے یہ سطور لکھی تھیں۔ اگر امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایک عام انسان ثابت کرنا ہوتا تو وہ ذیل کا اقتباس کبھی نہ لکھتے۔

"محجوبان کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را بشر

گفتند و در رنگ سائر بشر تصور نمودند ناچار منکر آمدند

وصاحب دولتاں کہ او را علیہ الصلوٰۃ والسلام بعنوان

رسالت و رحمت عالمیان دانستند و از سائر ناس

ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتند و از اہل

نجات آمدند۔ (دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب ۶۴ صفحہ ۱۴۵)

(ترجمہ) جن محجوبوں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصور کیا بالآخر منکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے ان کو رسالت اور رحمت عالمیان کے طور پر دیکھا و بلکہ تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا وہ ایمان کی سعادت سے مشرف ہو گئے اور نجات پانے والوں میں شامل ہو گئے۔

marfat.com

مندرجہ بالا اقتباس نہایت سادہ الفاظ میں ہے اور سمجھنے میں کوئی وقت پیش نہیں آتی اس میں کہیں بھی منطقی رنگ نہیں پایا۔ اس لئے تشریح کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ ان چند اقتباسات سے جو اوپر درج کئے گئے ہیں ان کو پڑھنے کے بعد ایک سادہ لوح انسان بھی جان جائے گا کہ علماء سُو نے لوگوں کو پھانسنے کے لئے کیسے کیسے جال پھیلا رکھے ہیں۔ میں نے مجدّد الف ثانی رح قدس سرہٗ کے نام سے ان کی جتنی کتابیں دیکھی ہیں وہ یا تو اتنی مختصر ہیں کہ تشنگی دور نہیں ہوتی یا ان میں ایسا مواد بھر دیا جاتا ہے کہ جس کا حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے مسلک کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ کتاب کی ابتدا تو عقائد اہلِ سنت والجماعت کے ذم سے ہوتی ہے لیکن جب قطع و برید کے باوجود نہیں اپنے مسلک کے حق میں کوئی سطر نہیں ملتی تو اہل سنت والجماعت کے عقائد ہی کتاب میں درج کر کے ضخامت میں اضافہ کر لیا جاتا ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کی جیب سے اچھی خاصی رقم بٹور لیتے ہیں۔

یہ دور اس بات کا مقتضی ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رح کے مسلک کو اصل رنگ میں پیش کیا جائے۔ چنانچہ زیرِ نظر کتاب میں ہادی شریعت، رہبر طریقت و حقیقت سیدی و مرشدی حضرت قبلہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب دام برکاتہم العالیہ نے نہایت عرق ریزی اور محنت شاقہ سے مکتوبات کی روشنی میں مسلک مجدد قدس سرہٗ کو واضح کیا ہے۔ اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں بغیر کسی حاشیہ آرائی کے مکتوبات شریف کے اقتباسات سے عقائد اہل سنت والجماعت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور یہ بات قارئین پر چھوڑ دی گئی ہے کہ وہ حضرت قبلہ مجدد صاحب رح کے مسلک کی صحیح راہ کا تعین کریں۔ یہ کتاب جہاں میرے جیسے کم فہم اور کم علم لوگوں کیلئے رہبری کے لحاظ سے ایک احسان عظیم ہے وہاں علما اور فضلا کے لئے کتاب حوالہ کا درجہ رکھتی ہے۔ اور فرقہ ناجیہ کے مسلک کے تعین میں حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں فرقہ ناجیہ میں رکھے اور سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ادا کرنے میں استقامت فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔ وماعلینا الا البلاغ المبین،

میں استقامت کی توفیق

(قاضی) ظہور احمد اختر عفی عنہ،

marfat.com

سوانحی خاکہ ______ عبدالکریم ثمر

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

ع گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

مجدّد وقت اپنے پیغمبرؐ کا عملی نمونہ اور اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا عکسِ جمیل ہوتا ہے۔ اور کمال اتباع سے متصّف ہو کر مخلوق خُدا کے لئے رشد و ہدایت کا باعث بنتا ہے۔ اپنے عزم و استقلال اور عزیمت و استقامت کی بدولت تجدید دین کرتا ہے۔ اپنے فکر صحیح کی روشنی میں ایک بے باک مبصّر اور مجتہد ثابت ہوتا ہے فلاح و فوز کے انعامات اسی کے ذریعہ امت کو حاصل ہوتے ہیں۔

امت محمدیہؐ پر اللہ تعالےٰ کا ایک احسان یہ بھی ہے کہ اس نے کسی دور میں بھی اپنے نیک بندوں سے دنیا کو خالی نہیں ہونے دیا۔ تجدید دعوت حق کے لئے ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی روشن ضمیر انسان مامور ہوتا رہا جس کے فیض و برکت اور روحانی تعلیم سے مخلوق خدا فیض یاب ہوتی رہی۔

اس لحاظ سے دسویں صدی ہجری کا فتنہ پرور دور، برصغیر پاک و ہند میں دینی اور فکری حیثیت سے بڑا اہم ہے۔ مغل اعظم شہنشاہ اکبر سریر آرائے سلطنت تھا۔ بادشاہ کو گمراہ اور

marfat.com

کم اندیش حواریوں نے ایسی غلط روش پر ڈال دیا تھا۔ جس کی وجہ سے برّصغیر میں اسلامی شعائر اور شریعت محمدّیہ لادینی کا شکار ہو کر رہ گئے تھے۔ کتاب و سنّت سے لاپرواہی برتی جاتی اسلام کے برعکس ۵ مختلف مذاہب کے چند اصول مرتب کر کے ایک معجون مرکب کا نام دین الٰہی قرار دے دیا گیا تھا۔ ہر طرف بدعات و منکرات اور الحاد و لادینیت کا دَور دَورہ تھا۔ سورج کی پرستش، آگ پانی گائے اور درخت کا احترام لازم قرار دے دیا گیا تھا۔ پیشانی پر قشقہ لگایا جاتا جنیو پہنے جاتے آتشکدہ میں اگنی دیوتا کی پوجا ہوتی۔ اس نئے دین نے اکبر کو امام وقت بنا دیا تھا۔ ظلّ سُبحانی کو سرِ دربار سجدہ کیا جاتا جس کا نام زمین بوسی قرار پایا تھا۔ حِلّت و حرمت کی تمیز اٹھا دی گئی تھی۔ مبارک ناگوری کے دونوں بیٹوں کی تمام ذہانت و فطانت بادشاہ وقت کی حمایت اور مبتدعہ دین الٰہی کی نشر و اشاعت میں صرف ہو رہی تھی۔ حکومت کے تمام مناصب فرقہ امامیہ اور روافض کے زیرِ تصرّف تھے۔ علمائے سو حکومت کی تائید میں پیش پیش تھے اور جھوٹے مشائخ طریقت لایعنی مسائل کی تشریح میں لگے مُجادلے اور مُناظرے کر رہے تھے۔

اس تیرہ و تار دور میں اصلاحِ اَحوال کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے نیک اور برگزیدہ بندے کو منتخب فرمایا۔ یہ بزرگ فاروق اعظمؓ کے عظیم سپوت تھے جس کا ظاہر و باطن پاکیزہ تھا جو اپنے وقت کا متبحر عالم اور حق پرست شیخ طریقت تھا یہ مجاہد اعظم امام ربّانی مجدّد الف ثانی کے لقب سے ملقّب ہوا۔ اس کے خامۂ حقیقت نگار نے چمنستان توحید و رسالتؐ کو از سر نو بہار جاوداں بخشی اس نے دین محمدّیہ کے خزاں رسیدہ شجر کو اپنے خون جگر سے سینچا۔ اس نے دین الٰہی کی بدعات و منکرات اور روافض کے عقاید فاسدہ کی نہ صرف بھرپور تردید کی بلکہ ان پر شدید ضربیں لگائیں۔ جہاں عُلمائے سو کو بڑے مُؤثر انداز میں توحید و رسالتؐ کے صحیح مسلک کی تلقین کی وہاں جادۂ حق سے منحرف لوگوں کو شریعت اسلامیہ کے اسرار و رموز سے آگاہ کیا سالکان راہ حقیقت اور صوفیا کو صحیح تصوّف کی نشان دہی کی مصلحت اندیش اور منصب و جاہ کے طالب علمائے سوء اور ابوالفضل فیضی جیسے درباری ادیب و شاعر کو اپنی صحیح فکر اور فصاحت و بلاغت سے لاجواب بلکہ مفلوج کر دیا۔ اس عظیم جہاد میں حضرت مجددؒ کی ذات بابرکات کو کبھی تو اُسوہ یوسفی پر عمل کر کے گوالیار کے قلعہ میں قید و بند کی مصیبتیں جھیلنی پڑیں اور کبھی بادشاہ وقت کے دربار میں علمائے سُوء سے بحث و مناظرہ کرنا پڑا۔

حضرت امامؒ سرہند میں شوال ۹۷۱ھ ہجری جمعہ کی شب شیخ عبدالاحد کے ہاں تولّد

marfat.com

ہوئے اور نام نامی احمد تجویز ہوا۔ حضرت شیخ احمدؒ سرہندی نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ قرآنِ پاک حفظ کیا اور سترہ برس کی عمر میں تمام علوم متداولہ اور عربی و فارسی پر عبور حاصل کر لیا۔ کچھ وقت درس و تدریس میں گزرا، پھر آگرہ تشریف لے گئے۔ اور سلسلہ قادریہ کے ایک بزرگ حضرت شاہ سکندر کیتھلی سے فیض حاصل کیا۔ ان کے علاوہ دیگر بزرگوں سے بھی منسلک رہے ذہانت خداداد اور قابلیت کا یہ عالم تھا کہ بیس برس کی عمر میں تمام علوم ظاہری و باطنی میں جامع کمالات ہو گئے۔ متوسط قد، گندمی رنگ، کشادہ پیشانی، گھنی ریش، بڑی آنکھیں، چہرے پر ملاحت کے آثار، خوبصورت نقوش اور باوقار شخصیت کے حامل تھے۔ شیخ خلیل اللہ بدخشی اور کئی دوسرے بزرگ آپ کے ورود مسعود کے متعلق پیش گوئیاں کرتے رہے۔ حضرت غوث الثقلینؒ نے ایک مرتبہ مراقبہ کے بعد فرمایا کہ عالم واقعہ میں ایک نور مشاہدہ میں آیا ہے جس کا ظہور کم و بیش پانچ صد برس بعد ہو گا۔ اور وہ دین محمدیہ کی تجدید کرے گا۔ والد مکرم کے انتقال کے بعد ۱۰۰۸ ہجری میں حضرت مجددؒ حج بیت اللہ کے ارادہ سے دہلی پہنچے۔ تو وہاں سرتاج اولیا حضرت خواجہ باقی باللہؒ جو برصغیر میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سرتاج ہیں سے ملاقات ہوئی، حضرت خواجہؒ علوم ولایت کے چشمہ صافی اور رموز و اسرار شریعت محمدیہ کے آفتاب تھے۔ ان کو دیکھتے ہی حضرت مجددؒ نے ارادہ سفر ترک کر دیا۔ اور خواجہ صاحبؒ کے اخلاق و کردار سے متاثر ہو کر انکا دامن تھام لیا بیعت کی اور بقائے حق کا درس لینا شروع کر دیا۔ چند دنوں میں وہ کمال حاصل کیا کہ حضرت خواجہؒ نے حضرت مجددؒ کو خلعت خلافت عطا کیا اور فرمایا کہ حضرت مجددؒ ایک درخشندہ آفتاب کی مانند ہیں اور ہم سب ان ستاروں کی طرح ہیں جن کی تب و تاب آفتاب کی روشنی میں ماند پڑ جاتی ہے۔

اِدھر دین الٰہی شب و روز ارتقائی منازل طے کر رہا تھا۔ آپ ایسے تاریک دور میں کب تک خاموش رہتے سرہند سے آگرہ پہنچے اور اکبر کے مقربین کو واشگاف الفاظ میں متنبہ کیا کہ بادشاہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کا نافرمان ہو گیا ہے اسے میرا پیغام دو کہ وہ اپنے ملحدانہ عقائد و افعال سے توبہ کرے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولِ برحق حضرت محمد مصطفےٰؐ کی شریعت پر کاربند رہے بصورت دیگر ہلاکت کے لئے تیار ہو جائے۔ مغلِ اعظم میں، نعرہ حق سننے کی کہاں تاب تھی۔ اس نے اپنے درباری علماء اور وزراء سے مشورہ کیا اور حضرت مجددؒ کو اپنے سلطانی جاہ و جلال و شان و شوکت سے مرعوب کرنے کے لئے شاہی دربار میں طلب کرنے کا فیصلہ کیا۔ دربار میں ایک طرف عمائدین سلطنت اور اپنے جاری کردہ دین الٰہی کے پیروکاروں کے لئے عظیم الشان نشستیں

marfat.com

بنائی گئیں دوسری جانب دربار محمدیؐ کا اہتمام کیا گیا جو ان تمام ظاہری تکلفات سے مبرا و پاک تھا۔ جب دربار آراستہ ہو چکا تو حضرت خواجہ احمد سرہندیؒ کو دعوت مناظرہ دی گئی۔ حضرت امامؒ حسب طلب اپنی جماعت کے چند درویشوں کے ساتھ دربار میں جلوہ افروز ہوتے ابھی کارروائی کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا۔ کہ اللہ تعالٰے کے غضب اور قہر سے ایک زبردست طوفان باد و باراں نازل ہوا جو دربار اکبری کے تمام تکلفات کی تباہی کا باعث بن گیا۔ خیمے اکھڑ گئے۔ درباری بھاگ گئے اکبر خود بھی ایک خیمے کی چوب سے زخمی ہوا۔ لیکن اللہ تعالٰے کے مقبول بندے حضرت خواجہؒ اور ان کے ساتھیوں کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچی۔ کہا جاتا ہے کہ اکبر انہی زخموں کے باعث فوت ہو گیا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ آخری وقت اکبر نے توبہ کر لی تھی اور توحید و رسالت کا اقرار کیا تھا۔ تاہم دین الٰہی کا فتنہ اکبر کے ساتھ دفن نہ ہو سکا۔ اکبر کی موت کے بعد شہزادہ سلیم تخت نشین ہوا یہ بھی کافی دنوں تک باپ کے نقش قدم پر چلا لیکن آخر سنبھل گیا۔

حضرت مجددؒ الحاد و بدعت کے لئے شمشیر قاطع تھے آپ نے احیائے کتاب و سنّت کے لئے جہاد بالقلم شروع کیا۔ اپنے مکتوبات میں عقائد باطلہ اور شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی کرنے والوں کا رد کیا۔ جب دربار میں بادشاہ کو سجدہ کرنے والوں کے خلاف فتویٰ دیا۔ تو مخدوم الملک ملا عبداللہ اور دیگر عمائدین سلطنت تلملا اٹھے انہوں نے جہانگیر کے کان بھرنے شروع کیے۔ ادھر حضرت امام اعلائے کلمۃ الحق اور جرأت بے باکانہ نے عقائد روافض کے رد کے باعث نور جہاں کو برافروختہ کر رکھا تھا۔ حالات ناسازگار ہوتے گئے۔ حضرت کے خلاف ایک طوفان بپا ہو گیا۔ جہانگیر نے حضرت موصوف کو دربار میں طلب کیا۔ کچھ سوالات کئے۔ لیکن آپ نے مسکت جواب دیئے۔ تمام معاندین و مخالفین بھی دم بخود رہ گئے۔ جب محلاتی سازشیں ناکام ہو گئیں۔ تو انہوں نے بادشاہ کو از سر نو بھڑکایا۔ اب آپ کے خلاف سیاسی محاذ قائم کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ حضرت امامؒ حکومت کے باغی ہیں۔ اور درویشی کے بھیس میں ایک زرہ پوش فوج تیار کر رہے ہیں تاکہ تخت و تاج پر قبضہ کیا جا سکے۔ جہانگیر کو مذہبی مخالفت سے زیادہ سیاسی خطرہ نظر آیا۔ تو اس نے پہلے حضرت کے معاندین و معتقدین کو دربار سے دور دراز مقامات پر تبدیل کر دیا۔ پھر آپ کو دربار میں طلب کیا۔ اور آداب شاہانہ یعنی ظل سبحانی کو دربار میں سجدہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن سرکار دو عالمؐ کے ایک نائب اور اللہ تعالٰے کے دربار میں جھکنے والا سر بادشاہ ہند کے سامنے کس طرح زمین بوس ہو سکتا تھا۔ حضرت امامؒ کو تمام شاہی جاہ و جلال اور کر و فر مرعوب نہ کر سکے۔ آپ کی حمیت دینی اور غیرت اسلامی جوش میں آئی

marfat.com

آپ نے فرمایا۔

اے جہانگیر یہ ایک کھلی ہوئی ضلالت ہے کہ میں اپنے ایسے ایک مجبور انسان کو قابل سجدہ سمجھوں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے سوا کسی کے سامنے سجدہ جائز نہیں۔

یہ ایمان افروز نعرۂ حق سن کر جہانگیر گھبرایا۔ یہ اس کی توقع کے خلاف تھا کہ بھرے دربار میں ایک درویش اس کے حکم سے اس طرح سرتابی کرے گا۔ بلکہ ایسے انداز بے باکی سے ٹوکے گا۔ کچھ حاشیہ نشینوں کا بغض اور تعصب بھی رنگ لایا۔ وہ تو پہلے ہی ایذا رسانی کے لئے درپے تھے۔ شاہی ایما سے علمائے دربار نے حضرت امامؒ کے قتل کا فتویٰ دے دیا۔ اور جہانگیر نے اس کی تصدیق بھی کر دی۔ لیکن کچھ سوچ کر حضرت کو گوالیار کے قلعہ میں نظر بند کر دیا۔ اور حضرت کا گھربار لوٹ لینے کا حکم بھی صادر کر دیا۔
صبر و استقامت کے پہاڑ اور عزم و استقلال کے مجسمے نے اخلاق محمدیؐ کا مظاہرہ کیا آپ خاموشی سے جیل چلے گئے۔ اس میں بھی حکمت ایزدی کارفرما تھی۔ دراصل حضرت امامؒ کو مشیت ایزدی نے احیائے دین محمدیؐ کے لئے چن لیا تھا۔ دنیا کی کوئی طاقت آپ کو راہِ حق سے متزلزل نہ کر سکی۔ بلکہ وقت کی جابر و قاہر قوت آپ کے مقابل از خود سرنگوں ہو گئی۔

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

گوالیار کا قید خانہ باغیوں کے لئے مشہور تھا۔ حضرت امامؒ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح جیل کے ہزارہا گمراہ مسلمانوں کے لئے رشد و ہدایت کا باعث بن گئے۔ قید خانے کا کوئی قیدی ایسا نہ رہا جو حضرت کے قول و عمل سے متاثر نہ ہوا۔ آپ کے فیوض و برکات کی بدولت لاتعداد فاسق و فاجر قیدی اسلام کے گرویدہ ہو گئے اور ہزارہا غیر مسلم ایمان کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔

جب حضرت امامؒ کے قید کئے جانے کی خبر اطراف سلطنت میں پھیلی تو عام بغاوت کے آثار پیدا ہو گئے۔ عمائدین و اراکین حکومت سخت بے چین ہوتے۔ حضرت کے معتقدین عہدہ داروں نے متفقہ طور پر کابل کے گورنر مہابت خاں کو اپنا سربراہ بنا کر جہانگیر کی اطاعت سے انکار کر دیا۔ شاہ خراسان وغیرہ سے امداد لے کر فوج کشی کا حکم دے دیا۔ تو جہانگیر بھی اپنا لاؤ لشکر لے کر مہابت خاں کے مقابلے کے لئے کابل کی طرف روانہ ہوا۔ ادھر بادشاہ کے دارالسلطنت دہلی سے چلے جانے کے بعد اراکین سلطنت اور کئی امراء باغی ہو گئے۔ انہوں نے حکومت پر قبضہ کر کے بادشاہ کے حامیوں کو برطرف کر دیا۔ پھر ان باغیوں نے جیل میں حضرت مجددؒ سے درخواست کی کہ دہلی

marfat.com

کا تخت خالی ہے۔ آپ تشریف لا کر تخت و تاج سنبھال لیں۔ لیکن حضرت نے جواب دیا درویش کو سلطنت کی خواہش نہیں۔ اور نہ ہی فتنہ و فساد پسند خاطر ہے۔ میری قید ایک اعلیٰ مقصد کے لئے ہے تم بادشاہ کی اطاعت کرو۔ ادھر کابل کے گورنر مہابت خاں کے مقابلہ میں جہانگیر بے بس ہو گیا۔ بادشاہ کے کئی سالار مہابت خاں سے جا ملے تھے۔ جب جہانگیر آصف خاں اور نور جہاں محصور ہو گئے تو عین اس وقت حضرت امام کا مکتوب گرامی مہابت خاں کو ملا۔ تو اس نے حضرت کے فرمان کے مطابق بادشاہ کو دہلی جانے کی اجازت دے دی اور خود شاہی آداب بجا لایا۔ اب جہانگیر کی آنکھیں کھلیں۔ اس نے جب دیکھا کہ حضرت مجددؒ کے فرمان کے مطابق ہی میرا تخت و تاج محفوظ رہا۔ تو پشیمان ہوا۔ سیاسی مصلحت اور دیگر تمام تاریکیاں چھٹ گئیں۔ آپ کی رہائی کا حکم صادر کیا لیکن نور جہاں اور دیگر زعماء حکومت نے کچھ ایسا ماحول پیدا کیا کہ رہائی ایک سال تک ملتوی ہوتی رہی آخر جہانگیر اپنی بیٹی کے خواب سے بہت متاثر ہوا اور معذرت طلب خط حضرت کی خدمت میں لکھا اپنی گزشتہ کوتاہیوں اور نافرمانیوں کی معافی چاہی۔ اس کے ساتھ علاقائی حکام کو حکم دیا کہ حضرت خواجہؒ کو بصد عزت و احترام رہا کر دیا جائے اور شاہانہ تعظیم و تکریم کے ساتھ سرہند روانہ کیا جائے۔ لیکن حضرت نے رہا ہونے سے پیشتر کچھ شرائط پیش کیں۔ کہ بادشاہ کو دربار میں سجدہ بند کر دیا جائے۔ ذبیحہ گاؤ سے مسلمانوں کو نہ روکا جائے۔ مساجد جو شہید ہو چکی ہیں ان کو از سر نو تعمیر کیا جائے۔ کفار سے از روئے شریعت محمدیہ جزیہ لیا جائے۔ بادشاہ نے تمام شرائط بطیب خاطر قبول کر لیں اور آپ قید خانہ سے باہر تشریف لے آئے۔ اب جہانگیر کی ہیئت تبدیل ہو چکی تھی۔ بادشاہ کے دل میں جو عقیدت پیدا ہوئی اُس کا ذکر عام مورخین نے بھی کیا ہے بادشاہ اکثر کشمیر جاتے ہوئے آپ کے لنگر سے کھانا کھاتا۔ چنانچہ تزک جہانگیری میں ایک جگہ خود رقمطراز ہے۔ کہ وامان زندگی میں کوئی ایسا عمل نہیں جس کے باعث بخشش کی امید کی جا سکے البتہ ایک مرتبہ حضرت شیخ احمدؒ سرہندی نے فرمایا تھا۔ کہ درویش کو جب اللہ تعالےٰ جنت میں داخل ہونے کا حکم دیں گے تو تمہیں بھی ساتھ لے لیا جائے گا۔ اب شہزادہ خرم آپ کے حلقۂ بیعت میں داخل ہو گیا۔

حضرت مجددؒ کے کشف و کرامات اور روحانی کمالات ملک و ملت کے لئے باعث برکت ثابت ہوئے آپ کے عزم و عمل کے طفیل گرد و غبار کا طوفان چھٹ گیا جو دین اسلام کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہا تھا۔ آپ کی تعلیم توحید و رسالت اور عرفان و ایقان کے اعلےٰ مدارج کا مجموعہ تھی۔

آپ فرماتے مسلمانوں کو چاہیئے۔ باطل کے خداؤں کی نفی کریں۔ اور صرف خدائے برحق کی اطاعت کریں سنت رسول اللہ کے متعلق فرماتے کہ سید الکونین حضرت محمد مصطفٰے کے اُسوہ حسنہ کی اتباع ظاہر و باطن میں لازم ہے۔ نجات اُخروی اور فلاح ابدی کے لئے آنحضورؐ کی اطاعت ہی واحد ذریعہ ہے۔ اکثر مکتوبات اسی موضوع پر ہیں۔ آپ عمر بھر حضرت رسالت مآبؐ کی شریعت مطہرہ کے تکوینی امور اور اجتہاد فی الدین کا فرض منصبی ادا کرتے رہے۔ آپ سب سے پہلے عقائد کی درستی پر زور دیتے پھر شرعی احکامات پر عمل کی تلقین فرماتے اس کے بعد تزکیۂ نفس کی باری آئی۔ فرماتے ہیں جب تک عقائد درست نہ ہوں احکامات شریعت کی پابندی نہ ہو قلب کی صفائی ممکن نہیں۔ اور اتباع شریعت ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ قلب کو زندہ رکھنے کے لئے یہی سب سے بڑی اکسیر ہے۔

آپ دنیا کے کاروبار میں رزق حلال کی تاکید فرماتے کہ ذکر و فکر کا بہترین معاون اکل حلال ہے حضرت مجددؒ مجالس میں اکثر خاموش رہتے اور ذکر خفی پر زور دیتے۔ لیکن جب لب کشا ہوتے تو اسرار معارف کا دریا بہہ نکلتا اکثر فرمایا کرتے لوگ بے فائدہ ریاضت و مجاہدہ میں پڑے رہتے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ آداب و احترام کے ساتھ ارکان نماز اور دیگر فرائض کے ادا کرنے سے بڑھ کر کوئی مجاہدہ نہیں۔ آپ صحو کو سکر پر ترجیح دیتے۔ مقام کبریا کی عظمت سے شناسا تھے۔ فرماتے اتباع سُنّتِ رسُولؐ ہی سب سے بڑی کرامت اور دلیل ولائیت ہے اور طریقۂ عالیہ نقشبندیہ بعینہٖ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا طریق ہے۔ آپ کا معمول تھا۔ تہجد کے وقت بیدار ہوتے نوافل کے بعد درود شریف کا ورد فرماتے یہ سلسلہ نماز فجر تک جاری رہتا۔ اشراق کے بعد مطالعہ اور تلاوت، دوپہر کے بعد قیلولہ فرماتے نماز ظہر کے بعد طالبان حق سے گفتگو ہوتی۔ یہ فیوض و برکات کا سلسلہ عصر تک جاری رہتا۔ عصر سے مغرب تک یاران طریقت کو تلقین فرماتے نماز مغرب سے عشا تک نوافل پڑھتے اس کے بعد آرام فرماتے۔ انہی اوقات میں تصانیف و مکتوبات اور درس و تدریس بھی جاری رہتے۔ سفر میں بھی معمولات کی پابندی فرماتے۔ حضرت سچے عارف باللہ تھے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہوتے حقوق العباد اور حقوق اللہ کی نگرانی سختی سے کرتے۔ اہل خانہ کی خبر گیری کرتے معاملات اصلاح و احوال میں بھی دلچسپی لیتے۔

آپ کی مشہور تصانیف مکتوبات۔ معارف لدنیہ اور مکاشفات غیبیہ ہیں۔ شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ بھی ایک وقیع تالیف ہے۔ آپ کی پختہ فکر اور شگفتہ قلم سرزمین پاک و ہند میں مدتوں گل بکھیرتا رہا۔ سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰےؐ کا ارشادگرامی حضرت مجددؒ کی ذات پر صادق آتا ہے۔

marfat.com

کہ علمائے اُمتی کانبیائے بنی اسرائیل۔

حضرت امام ربانیؒ عمر بھر شرک وطغیان کے تاریک دور میں دین حنیف کی تجلیاں بکھیرتے رہے قرآن حکیم ایسے ہی علمائے حق کو اولیا اللہ کے معزز لقب سے نوازتا ہے تاریخ مسلمانان ہند و پاک آپ کی گراں قدر دینی مساعی پر حشر تک ناز کرے گی۔

حضرت امام وفات سے چند ماہ پیشتر اپنے متوسلین سے فرمایا کرتے میری عمر ۶۳ برس معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ آفتاب نبوتؐ بھی دنیا میں ۶۳ برس ہی درخشاں رہا۔ پھر ان کے دین کی خدمت کرنے والا اس عمر سے کس طرح تجاوز کر سکتا ہے۔ جسمانی مصائب کے باعث دیر تک علیل رہے آخری ذالحجہ میں ضیق النفس کا شدید حملہ ہوا۔ ضعف بہت بڑھ گیا تھا لیکن اشغال نقشبندیہ اور احکام شریعت کی پابندی میں فرق نہیں آیا۔ وصال سے پہلے اہل خانہ سے فرمایا میں نے عمر بھر بہت محنت کی ہے۔ آج کی شب مشقت باقی ہے۔ پھر تمام رات دعائے مسنونہ پڑھتے رہے فجر کی نماز باجماعت ادا کی۔ مسنونہ دعاؤں کا ورد کیا۔ اور اسی دن ۲۸ صفر ۱۰۳۲ھ ہجری ۶۳ برس کی عمر میں ولایت عرفان وسلوک کا یہ آفتاب دنیا کی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ نماز جنازہ آپ کے صاحبزادہ خواجہ محمد سعیدؒ نے پڑھائی آپ سرہند کی پاک سرزمین میں دفن ہوئے جو آج بھی مرجع خلائق ہے۔ اولاد میں سات صاحبزادے اور تین لڑکیاں تھیں۔ لیکن معنوی اولاد برصغیر پاک ہند بلکہ تمام ایشیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کا ذکر ۔۔ ؎

گر نویسم شرح آں بے حد شود

○

marfat.com

مجدد رحمۃ اللہ علیہ

مکتوبات شریف

کی روشنی میں

امام ربّانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ کے حالات زندگی آپ کی نظر سے گزر چکے ہیں۔ ذیل کے اقتباسات حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف سے جمع کئے گئے ہیں تاکہ حضرت امام ربّانی قدس سرہٗ کے حالات زندگی خود ان کی زبانی معلوم کئے جاسکیں مجھے اس بات کا اقرار ہے کہ ان اقتباسات سے حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع سوانح حیات تیار تو نہ ہو سکے گی، لیکن سوانح حیات کے ضمن میں یہ کوشش ایک بھرپور افادیت کی حامل ہے۔

(میاں جمیل احمد شرقپوری)

نام :۔ کمترین بندگان پر تقصیر احمد بن عبدالاحد آنچہ تا زمانی کہ از قسم احوال و مواد در د میداد بعرض آں گستاخی می نمودہ جرأت می کرد۔ (دفتر اول حصہ اول مکتوب نمبر ۸ صفحہ ۳۷)

marfat.com

بندہ کمترین پر تقصیر احمد بن عبدالاحد کی گزارش ہے کہ جبتک حالات و واردات ظاہر ہوتے تھے ان کے عرض کرنے میں گستاخی اور جرأت کرتا تھا

نسب

(۹) مخدوما فقیر را تاب استماع امثال این سخنان ہرگز نیست بی اختیار رگ فاروقیم درحرکت می آید و فرصت تاویل و توجیہہ آں نمید ہد قایل آں سخنان شیخ کبیر می باشد یا شیخ اکبر شامی کلام محمد عربی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام درکار است نہ کلام محی الدین عربی.

دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر ۱۰۰ صفحہ ۱۰۰

ترجمہ میرے مخدوم فقیر کو ایسی باتیں سننے کی تاب وطاقت نہیں ہے اس قسم کی باتوں سے میری رگ فاروقی بے اختیار بھڑک اٹھتی ہے. اور ان کی تاویل و توجیہہ کی بھی مہلت نہیں دیتی ان باتوں کے کہنے والے شیخ کبیر یمنی ہوں یا شیخ اکبر شامی کلام محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام درکار ہے نہ کہ کلام محی الدین عربی

ب: چوں استماع ایں خبر وحشت انگیز، درشورش آورد رگ فاروقیم راحرکت داد بچند کلمہ اقدام نمود.

دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر ۱۵ صفحہ ۱۰۰

ترجمہ چونکہ اس خبر وحشت انگیز نے طبیعت میں ایک شورش پیدا کردی ہے اور میری رگ فاروقی بھڑکادی. اس لئے یہ چند کلمے تحریر کردیتے.

وطن مبارک

بلدۂ سرہند گویا زمین احیای من است کہ برای من چاہ عمیق تاریک را بر کردہ صفحہ بلند ساختہ اند وبر اکثر بلاد وبقاع آں را ارتفاع دادہ نوری درآں زمین ودیعت گشتہ است کہ مقتبس از نور بے صفتی وبے کیفی است ودر رنگ انواری کہ از زمین مقدسہ بیت اللہ ساطع ولامع است

دفتر دوم حصہ ششم مکتوب ۲۲ صفحہ ۵۵

ترجمہ شہر سرہند کو میرے زندہ ہونے کی جگہ سمجھنا چاہئے جیسے ایک گہرے اور تاریک کنویں کو پاٹ کر ایک ایسا چبوترا بنایا گیا ہے جس کو اکثر شہروں اور مقاموں پر بلندی بخشی گئی ہے اور اس میں بے صفتی وبے کیفی کا نور ودیعت رکھا گیا ہے جو سرزمین بیت اللہ شریف میں ظاہر ہونے والے نور کی مانند ہے.

marfat.com

مقصد ولادت

انگارم کہ مقصود از آفرینش من آنست کہ ولایت محمدی بولایت ابراہیمی علیہما الصّلوٰۃ والتحیاۃ منصبغ گردد و حسن ملاحت ایں ولایت با جمال صباحت آں ولایت ممتزج شود در ود فی الحدیث انی یوسف اصبح و انا املح باین انصباغ و امتزاج مقام محبوبیت محمدیہ بدرجہ علیہ رسد۔

دفتر دوم حصہ ششم مکتوب ۱۱ صفحہ ۲۲

ترجمہ: میں سمجھتا کہ میری پیدائش سے مقصود یہ ہے کہ ولادت محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم ولایت ابراہیمی کے رنگ میں رنگی جائے اور اس ولایت کے جمال صباحت کے ساتھ ملجائے حدیث میں آیا ہے انی یوسف اصبح و انا املح (میرا بھائی یوسف صبیح تھا اور میں ملیح ہوں) اور اس انصباغ اور امتزاج سے محبوبیت محمدیہ کا مقام درجہ بلند تک پہنچ جائے۔

بچپن میں رجحان

مخدوما مکرما معتقد فقیر از خوردی باز مشرب اہل توحید بود والد فقیر قدّس سرہٗ بظاہر ہمیں مشرب بودہ اند بر سبیل دوام ہمیں طریق اشتغال داشتہ اند باوجود حصول نگرانی تمام در باطن کہ بجانب مرتبہ بی کیفی داشتہ اند و بحکم ابن الفقیہ نصف الفقیہ فقیر را ازیں مشرب از روی علم حظ وافر بود و لذت عظیم داشت۔ دفتر اول حصہ اوّل مکتوب نمبر ۳۱ صفحہ ۸۳

ترجمہ: میرے مخدوم و مکرما! فقیر کا اعتقاد لڑکپن سے اہل توحید کا مشرب تھا اور فقیر کے والد بزرگوار قدس سرہٗ بظاہر اسی مشرب پر ہوتے ہیں اور باطن میں پوری پوری نگرانی حاصل ہونے کے باوجود مرتبہ بیکیفی کی جانب رکھتے تھے ان کا اشتغال ہمیشہ اسی طریق پر رہا اور اس مضمون کے موافق کہ فقیہ کا بیٹا آدھا فقیہ ہوتا ہے فقیر کو اس مشرب سے از روئے علم کے بہت فائدہ اور بڑی لذت حاصل تھی۔

پیر و مرشد

و حق سبحانہٗ و تعالیٰ محض کرم خویش بخدمت ارشاد پناہی حقائق و معارف آگاہی مؤید الدین الرضی شیخنا و مولانا و قبلتنا محمد باقی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ رسانید و ایشاں بفقیر طریقۂ علیہ نقشبندیہ تعلیم فرمودند و توجہ بلیغ بحال ایں مسکین مرعی داشتند۔

دفتر اوّل حصہ اوّل مکتوب نمبر ۳۱ صفحہ ۸۳

ترجمہ: حق تعالےٰ نے محض اپنے کرم سے ارشاد و ہدایت کی پناہ والے حقائق و معارف

کو جاننے والے پسندیدہ دین کی تائید کرنے والے ہمارے شیخ اور مولٰے اور قبلہ خواجہ محمد باقی قدس سرہ کی خدمت وصحبت نصیب کی اور انہوں نے فقیر کو طریقہ نقشبندیہ تعلیم فرمایا اور اس مسکین کے حال زار پر بڑی توجہ فرمائی۔

ب :- وھو الشیخ الکامل المکمل الواصل الی درجات الولایۃ الھادی الی طریق اندراج النھایۃ فی البدایۃ مؤید الدین الرضی شیخنا وامامنا الشیخ محمد الباقی النقشبندی الاحراری قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس وبلغہ اللہ سبحانہ الی اقصی ماینتاہ۔ (دفتر اول حصہ اول مکتوب نمبر صفحہ)

ترجمہ اور وہ شیخ کامل دوسروں کو کامل کرنے والے کمال ولایت کے درجوں تک پہنچانے والے ایسے راستہ کی طرف ھدایت کرنے والے جس کی ابتدا میں انتہا مندرج ہے پسندیدہ دین کی تائید کرنے والے ہمارے شیخ اور امام محمد باقی باللہ نقشبندی احراری ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کے بھید پاک کرے۔

تربیت

ا - ایں فقیر از سر تا قدم غرق احسانہائے والد بزرگوار شما است دریں طریق سبق الف وبی را نہ ایشاں گرفتہ است تہجی حروف ایں راہ از ایشاں آموختہ و دولت اندراج النہایۃ فی البدایۃ ببرکت صحبت ایشاں حاصل کردہ وسعادت سفر در وطن را بصدقہ خدمت ایشاں یافتہ توجہ شریف ایشاں در دو نیم ماہ ایں ناقابل را بہ نسبت نقشبندیہ رسانیدہ وحضور خاص ایں اکابر را عطا فرمودہ۔ دفتر اول حصہ چہارم مکتوب ۲۶۶ صفحہ ۱۰۵

ترجمہ (حضرت باقی باللہ کے صاحبزادوں کو لکھا ہے) یہ فقیر از سر تا قدم آپ کے والد بزرگو والد بزرگوار کے احسانوں میں غرق ہے۔ اس راہ میں الف بے کا سبق انہی سے لیا ہے اور اس راہ حروف تہجی انہی سے سیکھے ہیں اور ابتدا میں انتہا کے مندرج حاصل ہونے کی دولت انہی کی صحبت کی برکت سے حاصل کی ہے اور "سفر در وطن" کی سعادت انہی کی خدمت کے صدقہ میں پائی ہے ان کی توجہ شریف نے ڈھائی ماہ میں اس ناقابل کو نسبت نقشبندیہ تک پہنچا دیا ہے اور اکابر نقشبندیہ کا..... "حضور خاص" عطا فرمایا۔

ب :- کمترین بندگان احمد آنکہ مرشد علی الاطلاق جل شانہ ببرکت توجہ عالی ہر دو طریق

marfat.com

جذبی وسلوکی تربیت فرمودہ ہر دو صفت جمال وجلال مربی ساخت حالا جمال عین جلال ست وجلال عین جمال۔

دفتر اوّل حصہ اوّل مکتوب نمبر ۶ صفحہ نمبر ۱۰

ترجمہ حضور (باقی باللہ رح) کا کمترین بندہ احمد عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی توجہ عالی کی برکت سے جذبہ اور سلوک کے دونوں طریقوں اور جلال وجمال کی دونوں صفتوں سے تربیت فرمائی اب جمال عین جلال ہے اور جلال عین جمال۔

ج :: روزی فرمودہ بودند درمیان واقعہ از وقائع کہ اگر نہ معنی محبوبیت در دمی بود توقف بسیار در وصول بمقصد واقع می شود ومحبوبیت اور انسبت بعنایت خود ہم بیان فرمودہ بودند ازاں سخن امید واری تمام است وایں جرأت وگستاخی ازاں ست۔ (مکتوب نمبر ۱۴ صفحہ ۳۲ دفتر اول حصہ اول)

ترجمہ حضور نے ایک دن واقعات میں سے کسی واقع میں فرمایا تھا کہ اگر خاکسار میں محبوبیت کے معنی نہ ہوتے تو مقصود تک پہنچنے میں بہت توقف واقع ہوتا اور اس نسبت کو بھی جو خاکسار کی محبوبیت کی حضور کی عنایت کے ساتھ ہے بیان فرمایا تھا اس بات سے بڑی بھاری امید لگ رہی ہے اور یہ جرأت وگستاخی بھی اسی وجہ سے ہے۔

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ارادت

وارادت من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسائط کثیرہ است در طریقہ نقشبندیہ بیست ویک واسطہ درمیان ست و در طریقہ قادریہ بیست وپنج در طریقہ چشتیہ بیست وہفت وارادت من باللہ تعالیٰ قبول وساطت نمی نماید چنانچہ گذشت۔

دفتر سوم حصہ نہم مکتوب ۸۷ صفحہ ۲۶

ترجمہ اور میری ارادت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت واسطوں سے ہے۔ طریقہ نقشبندیہ میں اکیس اور قادریہ میں پچیس اور چشتیہ میں ستائیس واسطے درمیان ہیں لیکن میری ارادت

marfat.com

جو اللہ تعالٰے کے ساتھ ہے۔ وہ واسطہ کو قبول نہیں کرتی جیسے کہ گزر چکا ہے۔

تبلیغ کی اجازت

ای برادر چون حضرت خواجہ مرا کامل مکمل دانستہ اجازت تعلیم طریقہ فرمودند وجمعی از طالبان را حوالہ من نمودند مرا دران وقت در کمال و تکمیل خود تردد ی بود فرمودند جای تردد نیست کہ مشائخ عظام این مقامات را مقام کمال و تکمیل فرمودند اگر تردد می دربن مقام پیدا شود تردد ی در کمالیت آن مشائخ لازم آید حسب الامر شروع در تعلیم طریقت نمودم توجہات در کار طالبان مرعی ساختم در مسترشدان اثر ہائے عظام محسوس شد حتیٰ کہ کار سنین بساعات قرار یافت۔

دفتر اول حصہ پنجم مکتوب ۲۹۰ صفحہ ۹۴

ترجمہ

اے برادر جب حضرت خواجہ رح نے مجھ کو کامل مکمل جان کر تعلیم طریقہ کی اجازت فرمائی اور طالبوں کی ایک جماعت کو میرے حوالہ کیا تو مجھ کو اس وقت اپنی کمال تکمیل میں تردد تھا آپ نے فرمایا کہ تردد کی کوئی جگہ نہیں کیونکہ مشائخ عظام نے اس مقام کو مقام کمال وتکمیل فرمایا اس مقام میں تردد کریں تو ان مشائخ کی کمالیت میں تردد لازم آتا ہے حسب الامر طریقت کی تعلیم کو شروع کیا اور طالبوں کے حق میں توجہ کو مدنظر رکھا اور طالبوں میں اس کا بڑا اثر محسوس ہوا حتیٰ کہ سالکوں کا سالوں کا کام گھڑیوں میں ہونے لگا۔

غربتِ اسلام

(ا) نزدیک بیک قرن ست بر نہجے قرار یافتہ است کہ اہل کفر بمجرد اجرائے احکام کفر بر ملا در بلاد اسلام راضی نمی شوند می خواہند کہ احکام اسلامیہ بالکلیہ زائل گردند و اثرے از مسلمانان و مسلمانی پیدا نشود و کار را تا آں سرحد رسانیدہ اند کہ اگر مسلمانی از شعائر اسلام اظہار نماید بقتل میرسد ذبح بقرہ در ہندوستان اعظم شعار اسلام ست کفار بجزیہ دادن شاید راضی شوند اما بذبح بقرہ ہرگز راضی نخواہند شد از ابتدا بادشاہت اگر مسلمانی رواج یافت و مسلمانان اعتبار پیدا کردند فبہا و اگر عیاذاً باللہ سبحانہٗ در توقف افتد کار بر مسلماناں بسیار مشکل خواہد شد

دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب ۸۱ صفحہ ۷۵

(ترجمہ) عرصہ تخمیناً ایک صدی سے اسلام پر اس قسم کی غربت چھا رہی ہے کہ کافر لوگ مسلمانوں کے شہروں میں صرف کفر کے احکام جاری کرنے پر راضی نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ اسلامیہ احکام بالکل دور ہو جائیں اور اسلام اور اہل اسلام کا کچھ اثر نہ رہے اور اس حد تک نوبت پہنچ چکی ہے کہ اگر کوئی مسلمان شعار اسلامی کو ظاہر کرتا ہے تو قتل کیا جاتا ہے۔ گائے ذبح کرنے پر ہرگز راضی نہ ہوں گے۔ سلطنت کے ابتدا ہی میں اگر مسلمانی کا رواج پا لیا اور مسلمانوں نے اعتبار پیدا کر لیا تو بہتر ورنہ نعوذ باللہ اگر توقف ہو گیا تو مسلمانوں پر کام بہت مشکل ہو جائے گا۔

(ب) غربت اسلام تا بحدے رسیدہ است کہ کفار برملا طعن اسلام و ذم مسلماناں می نمائند و بے تحاشا اجرا احکام کفر و مداحی اہل آں در کوچہ و بازار می کنند و مسلماناں از اجرا احکام اسلام ممنوع اند و در ایشاں شرائع مذموم و مطعون ہے

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز ــــ!

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی ست

دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب ۶۵ صفحہ ۴۵

(ترجمہ) اسلام کی غربت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ کفار کھلم کھلا اسلام پر طعن اور مسلمانوں کی مذمت کرتے ہیں اور ہر کوچہ و بازار میں نڈر ہو کر کفر کے احکام جاری کرتے ہیں

marfat.com

اور اہل کفر کی تعریف کرتے ہیں اور مسلمان اسلام کے احکام جاری کرنے سے رکے ہوئے ہیں۔ اور شرائع کے بجالانے میں مذموم اور مطعون ہیں۔

چھپائے رخ کو پری دیو ناز کرے ۔۔۔ حواس وہوش پرین کر میرے بجا نہ ہے

علماء سو

اکثر علماء این وقت رواج دہندہ ہائی بدعت اند و محو کنندہ ہائی سنت بدعتہائی پہن شدہ را تعامل خلق دانستہ بجواز بلکہ باستحسان آں فتوٰی می دہند و مردم را بہ بدعت دلالت می نمایند چہ می گویند اگر ضلالۃ شیوع پیدا کند و باطل متعارف شود تعامل گردد و نمی دانند کہ تعامل دلیل استحسان نیست تعاملے کہ معتبر است ہمانست کہ از صدر اول آمدہ است یا باجماع جمیع مردم حاصل گشتہ کما ذکر فی الفتاوی الغیاثیہ۔ دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۵۴ صفحہ ۸

ترجمہ

اس زمانہ کے اکثر علما بدعتوں کو رواج دیتے ہیں اور سنتوں کو محو کرتے ہیں۔ شائع اور پھیلی ہوئی بدعتوں کو تعامل جان کر جواز بلکہ استحسان کا فتوٰے دیتے ہیں اور لوگوں کو بدعت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور یہ وہ کیا کہتے ہیں کہ اگر گمراہی شائع ہو جائے اور باطل متعارف و مشہور ہو جائے تو تعامل ہو جاتا ہے۔ مگر یہ نہیں جانتے کہ تعامل استحسان کی دلیل نہیں تعامل جو معتبر ہے وہ ہے جو صدر اول سے آیا ہے یا تمام لوگوں کے اجماع سے حاصل ہوا ہے جیسے کہ فتاوئ غیاثیہ میں مذکور ہے۔

بدعات کا رواج

تا از بدعت حسنہ در رنگ بدعت سیئہ احتراز ننماید بوئے ازین دولت بمشام جان او نرسد و این معنی امروز متعسر است کہ عالم در دریائے بدعت غرق گشتہ است و بظلمات بدعت آرام گرفتہ کرا مجال است کہ دم از رفع بدعت زند و باحیائی سنت لب کشاید دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۵۴ صفحہ ۸

ترجمہ

جب تک بدعت حسنہ سے بدعت سیئہ کی طرح پرہیز نہ کریں۔ تب تک اس دولت کی بوجان کے دماغ میں نہیں پہنچتی۔ آج بات مشکل معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ تمام جہاں دریائے بدعت میں غرق ہے۔ اور بدعت کے اندھیرے میں پھنسا ہوا ہے۔ کس کی مجال ہے کہ بدعت کو دور کرنے کا دم مارے اور سنت کے زندہ کرنے کا دعوٰی کرے

marfat.com

اپنے بیٹے اور دوستوں کو نصیحت و تبلیغ

نصیحتی کہ بفرزندی اعزی سلمہ اللہ سبحانہ عما لا یلیق بجناب وسائر احبا نمودہ می آید اتباع سنت سنیہ است علی صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ واجتناب از بدعت نامرضیہ چون اسلام دریں آوان غربت پیدا کردہ است ومسلمانان غریب گشتہ اندو تا میروند غریب تر می گردند بحدیکہ اللہ گوئی بر زمین نخواہد ماند و تقوم القیامۃ علی شرار الناس سعادتمند کسی است کہ دریں غربت احیائی سنتی از سنن متروکہ وامانت بدعتی از بدع مستعملہ فرماید - دفتر دوم حصہ ششم مکتوب ۲۳ صفحہ ۵۶

ترجمہ سب سے اعلیٰ نصیحت جو فرزند سلمہ اللہ تعالیٰ اور تمام دوستوں کو کی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ سنت سنیہ کی تابعداری کریں اور بدعت ناپسندیدہ سے بچیں اسلام دن بدن غربت پیدا کرتا جاتا ہے اور مسلمان غریب ہوتے جاتے ہیں اور جوں جوں مرتے جائیں گے زیادہ غریب ہوتے جائیں گے۔ حتیٰ کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ و تقوم القیامۃ علی شرار الناس (اور قیامت برے لوگوں پر قائم ہوگی) سعادتمند وہ شخص ہے۔ جو اس غربت میں متروکہ سنتوں میں سے کسی سنت کو زندہ کرنے اور مستعملہ بدعتوں میں سے کسی بدعت کو مارے۔

امراء کو اصلاح بادشاہ کی تلقین

(و) پس در صلاح سلطان کوشیدن در اصلاح جمیع بنی آدم کوشیدن است و اصلاح در اظہار اسلام است بہر روش کہ گنجایش وقت باشد و از گذشت کلمۂ اسلام از معتقدات اہل سنت وجماعت نیز گاہ و بیگاہ گوش زد باید ساخت ورد مذہب مخالف باید نمود اگر ایں دولت میسر گردد وراثت عظمی از انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات بدعت آید شما ایں دولت مفت بدست آمدہ است قدر آنرا بدانند زیادہ چہ مبالغہ نماید ہر چند مبالغہ و ابرام مستحسن است واللہ سبحانہ الموفق

دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۶۷ صفحہ ۵۴

ترجمہ پس بادشاہ کی بہتری میں کوشش کرنا گویا تمام بنی آدم کی اصلاح میں کوشش کرنا ہے اور بادشاہ کی اصلاح اس امر میں ہے کہ بلحاظ وقت جس طرح ہو سکے کلمہ اسلام کا اظہار کیا جائے کلمہ اسلام کے بعد اہل سنت وجماعت کے معتقدات بھی کبھی

کبھی بادشاہ کے کانوں تک پہنچادینے چاہئیں اور مذہب مخالف کی تردید کرنی چاہیئے۔ اگر یہ دولت میسّر ہوجائے تو گویا انبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی وراثت عظمیٰ ہاتھ آگئی آپ کو یہ دولت مفت حاصل ہے اس کی قدر جاننی چاہیئے زیادہ کیا مبالغہ کیا جائے۔ حالانکہ جس قدر زیادہ مبالغہ کیا جائے اسی قدر بہتر ہے۔ واللہ سبحانہٗ الموفق (اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے)

(ب)، پادشاہ نسبت بعالم در رنگ دل ست نسبت ببدن کہ اگر دل صالح است بدن صالح است واگر فاسد ست فاسد صلاح پادشاہ صلاح عالم ست وبفساد او فساد عالم می دانند کہ در قرن ماضی براہل اسلام چہا گذشتہ است زبونی اہل اسلام باوجود کمال غربت در قرون سابقہ ازین نگذشتہ بود کہ مسلمانان بردین خود باشند وکفار برکیش خود کہ بمہ لکم دینکم ولی دین بیان این معنی ست ودر قرن ماضی کفار برملا بطریق استیلا اجراءِ احکام کفر در دار السلام می کردند و مسلمانان از اظہار احکام اسلام عاجز بودند واگر می کردند بقتل می رسیدند (بعد از چند سطور فرمودند) در قرن ماضی ہر بلائی کہ برسر آمد از شومی این جماعت بود پادشاہاں را ایشان از راہ می بردند ہفتاد ودو ملت کہ راہ ضلالت اختیار کردہ اند مقتدایاں اینہا علمائے سوء بودند غیر از علماہر کہ بضلالت رفت کم ست کہ ضلالت او بدیگرے تعدی کند واکثر جہلاصوفی نمائے این زمانہ حکم علمائے سوء دارند فساد اینہا نیز فساد متعدی ست۔ دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب ۴۷ صفحہ ۱۸

ترجمہ
بادشاہ دنیا کے لئے اس طرح ہے۔ جیسے بدن کے لئے دل۔ بادشاہ کی درستگی سے عالم کی درستگی ہے اور بادشاہ کے فساد سے عالم کا فساد آپ جانتے ہیں کہ زمانہ ماضی (یعنی عہد اکبر میں) میں اہل اسلام پر کیا کچھ نہیں گزرا۔ زمانہ ماسبق میں جبکہ اسلام کی غربت حد کو پہنچی ہوئی تھی۔ اہل اسلام کی بدحالی اس سے آگے نہیں بڑھی تھی۔ کہ مسلمان اپنے دین پر رہیں اور کافر اپنے طریقہ پر جیساکہ آیت کریمہ لکم دینکم ولی دین سے ظاہر ہے۔ لیکن زمانہ ماضی (عہد اکبر) میں تو یہ حال ہوا کہ کفار تو برملا پورے غلبہ کے ساتھ دار السلام میں احکام کفر جاری کرتے تھے اور مسلمان احکام اسلام ظاہر کرنے سے بھی عاجز وقاصر تھے۔ اور اگر ظاہر کرتے

marfat.com

تھے۔ توقتل کئے جاتے تھے۔ (چند سطر بعد فرمایا) اس زمانہ (عہد اکبری) میں جو مصیبت بھی مسلمانوں پر آئی وہ اسی جماعت کی بدبختی کا نتیجہ تھی۔ یہی لوگ بادشاہ کو راہ راست سے ہٹاتے ہیں۔ وہ بہتر فرقے جو گمراہ ہوئے ان کے پیشوا یہی علماء سو تھے۔ جب کوئی غیر عالم گمراہ ہوتا ہے تو بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ اس کی گمراہی سے دوسرے بھی گمراہ ہوں اس زمانہ کے صوفی نما جاہلوں کا معاملہ بھی علماء سو جیسا ہے۔ ان کا فساد بھی متعدی ہے۔

مجدد صاحبؒ کے خلاف ریشہ دوانیاں اور ان کا جواب

(ا) میر نعمان از سخنان پریشان ارباب خسراں محنت نکشند کل یعمل علیٰ شاکلتہ لائق آنکہ بمکافات و مجازات متعرض نشوند دروغی را فروغی نیست باعث کسادت بازار آنہا کلمات متناقضۂ آنہا خواہد بود من لم یجعل اللہ لہٗ نوراً فمالہٗ من نور شغلی کہ درپیش دارند در ہماں کوشند و از غیر آن چشم بپوشند۔ دفتر اول حصہ سوم مکتوب ۲۰۴ صفحہ ۹۶

ترجمہ میر محمد نعمان! آپ خسارہ میں رہنے والے لوگوں کی پریشان باتوں سے رنجیدہ و غمزدہ نہ ہوں ہر شخص اپنے طریقہ کے موافق عمل کرتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ انتقام اور بدلہ کے درپے نہ ہوں جھوٹ کو فروغ نہیں ہے ان کی متضاد باتیں ہی ان کی کساد بازاری کا باعث ہوں گی۔ جس کے لئے خدا کی طرف سے روشنی نہیں ہے اس کے لئے پھر کوئی روشنی نہیں۔ جس کام میں آپ مشغول ہیں (یعنی یاد الٰہی) اس میں کوشش کرتے رہیں۔ دوسری باتوں سے آنکھیں بند کر لیں۔

(ب) بملا قاسم علی بدبختی صدور یافتہ در بیان خسارت جماعۂ کو بر اہل اللہ اعتراض کنند کتابتی کہ بجہت آشنائی مولانا قاسم علی فرستادہ بودند رسید مضمون بوضوح پیوست قال اللہ تعالیٰ من عمل صالحاً فلنفسہٖ ومن اساء فعلیہا - خواجہ عبداللہ انصاری می فرمائند الٰہی ہر کہ خواہی بر اندازی با مادر اندازی۔

ترسم آن قوم کہ بر دردکشان می خندند
در سر کار خرابات کنند ایمان را

marfat.com

حق سبحانہ وتعالیٰ کافۂ اہل اسلام را از انکار فقراء و طعن درویشاں نگاہدارد بحرمتہ سید البشر علیہ و علیٰ آلہ الصوات والتسلیمات والسلام۔ دفتر اوّل حصّہ دوم مکتوب ۱۱۸ صفحہ ۱۲۱

ترجمہ ان لوگوں کے خسارہ کے بیان میں جو اہل اللہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ ملا قاسم علی بدخشی کی طرف لکھا ہے۔ وہ مکتوب جو محبت کے نشان والے مولانا قاسم علی نے بھیجا تھا۔ پہنچا۔ اور اس کا مضمون واضح ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من عمل صالحاً فلنفسہٖ ومن اساء فعلیھا جس نے کوئی نیک کام کیا تو وہ اس کے اپنے نفس کے لئے ہے۔ اور جس نے کوئی برائی کی وہ اسی کے لئے وبال ہے خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الٰہی جس کو تو تباہ کرنا چاہتا ہے اس کو تو ہمارا دشمن بنا دیتا ہے۔ میں ان لوگوں کے بارے میں جو شراب محبت کا تلچھٹ پینے والوں پر خندہ زنی کرتے ہیں۔ یہ اندیشہ کرتا ہوں کہ وہ شراب خانہ ہی میں اپنا ایمان ضائع کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو فقراء کے انکار اور ان پر طعنہ زنی کرنے سے محفوظ رکھے بطفیل حضرت سید البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات والسلام

ایّام اسیری اور آپؒ کا ردِّ عمل

دل صحیفہ شریفہ کہ بمصحوب شیخ فتح اللہ ارسال داشتہ بودند رسید از جفا و ملامت خلق نوشتہ بودند آن خود جمال ایں طائفہ است وصیقل زنگار ایشان ست باعث قبض و کدورت چرا باشد اوائل حال کہ فقیر بایں قلعہ رسید محسوس می شد کہ انوار ملامت خلق از بلاد و قرے در رنگ سحابہائی نورانی پے در پے میرسند و کار را از حضیض بادج می برند۔ دفتر سوم حصّہ ہشتم مکتوب ۲ صفحہ ۱۵

ترجمہ آپ کا صحیفہ شریفہ جو شیخ فتح اللہ کے ہمراہ بھیجا تھا۔ پہنچا۔ آپ نے جفا و ملامت خلق کے بارے میں تحریر فرمایا ہے یہ تو اس گروہ سالکین کا حسن اور ان کے زنگ کے لئے صیقل ہے۔ لہٰذا باعث دل تنگی و کدورت کیوں ہو۔ جب یہ فقیر اس قلعہ میں پہنچا تو اوائل حال ہی میں محسوس ہوتا تھا کہ ملامت خلق کے انوار شہروں اور دیہاتیوں سے نورانی بادلوں کی طرح پے در پے پہنچ رہے ہیں۔ اور میرے معاملہ کو پستی کی طرف سے بلندی

marfat.com

کی طرف لئے جا رہے ہیں۔

(ب) بیاراں بگویند وتنگیہای سینہ را دور سازند وبجماعہ کہ درصدد آزارند بدنباشند بلکہ باید کہ از فعل آنہا لذت گیرند آرے چوں بدعا ماموریم وحضرت حق سبحانہ وتعالیٰ را دعا والتجا وتفرع وزاری خوش می آید دعائے دفع بلیہ می نمایند وسوال عفو وعافیت کنند وآنکہ مرآت صورت غضب گفتہ شد زیرا کہ حقیقت غضب نصیب اعدا است بادوستان بصورت غضب است وبحقیقت عین رحمت است دریں صورت غضب چنداں منافع محب ودیعت نہادہ اند کہ چہ شرح دہد ونیز در صورت غضب کہ بدوستان عطامی فرمایند خرابی جماعہ منکر است وباعث ابتلائی اینہا۔

دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب ۱۵ صفحہ ۲۵

(ترجمہ) آپ دوستوں سے کہدیں کہ وہ دل کی تنگی دور کریں اور جو لوگ درپے آزار ہیں۔ ان کی طرف سے بددل نہ ہوں بلکہ ان کے فعل سے لذت حاصل کریں۔ ہاں چونکہ ہم کو دعا کرنے کا حکم ہے اور حضرت حق سبحانہ کو دعا والتجا اور تفرع وزاری پسند ہے۔ اس لئے دفع مصائب کی دعا کریں اور عفو وعافیت کی درخواست کریں۔ اور جو میں نے (جور وجفا) کو صورت غضب کا آئینہ کہا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حقیقتاً غضب دشمنوں کا حصہ ہے۔ دوستوں کے لئے صورتاً غضب ہے۔ اور حقیقتاً عین رحمت۔ اس صورت غضب میں محب کے لئے اتنے منافع ودیعت رکھے گئے ہیں کہ اس کی شرح کیا بیان کی جائے نیز صورت غضب جو دوستوں کو عطا ہوتی ہے۔ منکروں کی بربادی ہے اور وہ ان کی ابتلا کا باعث ہے۔

(ج) میر محمد نعمان را معلوم بودہ باشد مفہوم شد کہ ہر چند یاران خیر اندیش در تہیۂ اسباب خلاصی کوشیدند سودمند نیامد الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ پارہ از یں امر بمقتضای بشریت حزنے پیدا شد در سینہ تنگی ظاہر گشت بعد از زمانی بفضل حق جلسلطانہ آں ہمہ حزن وتنگی سینہ بفرح وشرح صدر مبدل گشت وبیقین خاص دانست اگر مراد این جماعت کہ درصدد آزارند موافق مراد حق است جلشانہ پس کہ دتنگی سینہ بمعنی است ومنافی دعوی محبت است۔

دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب ۱۵ صفحہ ۲۵-۲۶

(ترجمہ) میر محمد نعمان کو معلوم ہوا ہوگا کہ میرے خیر اندیش دوستوں نے ہر چند میری رہائی کے

marfat.com

اسباب پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن کچھ نتیجہ نہ نکلا جو کچھ خدا نے کیا وہی بہتر ہے بمقتضائے بشریت مجھ کو بھی اس سے کچھ رنج ہوا۔ اور دل میں کچھ تنگی ظاہر ہوئی لیکن تھوڑے ہی زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ رنج اور دل کی تنگی فرحت و شرح صدر سے بدل گئی اور بیقین خاص سے معلوم ہوا کہ اگر اس جماعت کی مراد جو میرے درپے آزار ہیں اللہ جل سلطانہ کی مراد کے موافق ہے۔ تو پھر اس پہ ناپسندیدگی اور دل تنگی بے معنی اور دعویٰ محبت کے منافی ہے۔

(د) در زمان فتن اندک را بہ بسیار قبول می نمایند و در غیر زمان فتن ریاضات و مجاہدات شاقہ در کار است جز شرط است ملاقات واقع شود یا نہ نصیحت ہمیں است کہ مرادے و ہوسے نماند والدہ خود را نیز بایں معنی مطلع سازند و دلالت نمایند باقی احوال ایں نشاۂ چوں گذرندہ است چہ در معرض بیان آرد برخوردان شفقت دارید و بخواندن ترغیب نمائید و اہل حقوق را تا توانید از جانب ما راضی سازید و بدعا سلامتی ایمان ممد و معاون باشید مکرر و موکد نوشتہ می شود ایں وقت را با غور لاطائل صرف نکنند و بغیر ذکر الٰہی جل شانہٗ باید کہ بہیچ چیز نہ پردازند اگرچہ مطالعہ کتب و تکرار طلبہ بود وقت ذکر است ہواہائے نفسانی را کہ آلہہ باطلہ اند در تحت لا آرند تا تمام منتفی شوند و ہیچ مرادے و مقصودے در سینہ نماند حتیٰ کہ خلاصی من کہ بالفعل از اہم مقاصد شما است نیز باید کہ مراد شما نباشد و بتقدیر و فعل و ارادۂ او تعالےٰ راضی باشند۔

دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب ۲ صفحہ ۸

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ فتنہ کے وقت زیادہ عمل کی جگہ تھوڑا عمل قبول فرماتا ہے فتنہ کا زمانہ نہ ہو تو سخت ریاضتوں اور مجاہدوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ حقیقت سے باخبر ہونا ضروری ہے ملاقات ہو یا نہ ہو نصیحت یہی ہے کہ کوئی مراد اور کوئی خواہش باقی نہ رہے اپنی والدہ کو بھی اس بات سے آگاہ و باخبر کردیں۔ باقی اس زندگانی کے احوال چونکہ گزر جانے والے ہیں اس لئے کیا بیان کئے جائیں۔ چھوٹوں پر شفقت رکھنا اور ان کے پڑھنے کی ترغیب دیتے رہنا جن لوگوں کے حقوق مجھ پر ہیں۔ جہاں تک ہوسکے ان کو میری جانب سے راضی رکھنا اور سلامتی ایمان کی دعا میں میرے مددگار و معاون رہنا بتاکید مکرر تحریر کیا جاتا

marfat.com

ہے کہ یہ وقت لاحاصل باتوں میں ضائع نہ کرنا اور سوائے ذکر الہی کے کسی بات میں مشغول نہ ہونا چاہیئے۔ وہ کتابوں کا مطالعہ اور طلباء سے مذاکرہ ہی کیوں نہ ہو یہ وقت ذکر کلمہ ہے۔ خواہشات نفسانی کو جو معبودانِ باطل ہیں۔ لا کے تحت لاؤ تاکہ سب منتفی ہو جائیں۔ اور دل میں کوئی مقصود اور کوئی مراد باقی نہ رہے۔ حتیٰ کہ میری رہائی جو اس وقت تمہارا مقصد اہم ہے۔ وہ بھی تمہاری مراد نہ رہے اللہ کی تقدیر اور اس کے فعل و ارادہ پر راضی ہو۔

لشکر میں نظر بندی

(۱۱) فرزندان گرامی بجمعیت باشند مردم ہمہ وقت محنتہائے ما را در نظر می دارند وخلاصی ازیں مضیق می طلبند نمی دانند کہ در نامرادی و بے اختیاری و ناکامی چہ بلا حسن و جمال ست و کدام نعمت برابر آنست کہ این کس را بے اختیار از اختیار او برآرند و باختیار خود او را زندگانی دہند و امور اختیاری او را نیز تابع آں بے اختیاری او ساختہ او را از دائرہ اختیار او برآرند و کالمیّت بین یدی الغسال سازند در ایام حبس گاہے کہ مطالعہ ناکامی و بے اختیاری خود می نمودم عجب حظ می گرفتم و طرفہ ذوق می یافتم بے ارباب فراغت ذوق ارباب بلا را چہ دریابند و از جمال بلائے او چہ درک نمایند طفلاں را حظ منحصر در شیرینی ست و آنکہ از تلخی حظ فرا گرفتہ است شیرینی را بجوئے نمی خرد۔

ع:۔ مرغ آتشخوارہ کے لذت شناسد دانہ را

دفتر سوم حصہ نہم مکتوب ۸۳ صفحہ ۲۲

ترجمہ فرزندان گرامی! خاطر جمع رہو لوگ ہر وقت ہماری تکلیفوں پر نظر رکھتے ہیں۔ اور اس تنگی سے خلاصی چاہتے ہیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ نامرادی بے اختیاری اور ناکامی میں کس غضب کا حسن و جمال ہے اس کے برابر کونسی نعمت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو بے اختیار کر کے خود اس کے ارادے اور اختیار سے باہر نکال لے اور اپنے ارادے کے مطابق زندگی بخشے۔ حتیٰ کہ اس کے امور اختیاریہ کو بھی اس بے اختیاری کے تابع بنا کر اس کو اپنے ارادے اور اختیار سے بالکل دستبردار کر دیا جائے اور اس کو مردہ

marfat.com

بدست زندہ بنا دیا جائے قید کے زمانے میں جب اپنی ناکامی و بے اختیاری کو دیکھتا تھا تو عجیب لطف اٹھاتا تھا اور انوکھا مزہ پاتا تھا. لیکن فراغت والے مصیبتوں کے حسن کا کیا اندازہ کریں. بچوں کو تو صرف شیرینی میں مزہ ملتا ہے لیکن جس کو تلخی میں لذت ملی وہ شیرینی کو ایک جو میں بھی نہیں خریدتا. ع مرغ آتش خور دانہ کی لذت کیا جانیں والسّلام علی من اتبع الھدیٰ (سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت اختیار کی)

(ب) بعض از مُضِیّ مدت رخصت چون متوجہ عسکر شد فرزندی محمد سعید را بضرورت در خانہ گذاشتہ آمد چون فیوض و برکات و علوم و معارف را کہ بعد از مفارقت فرزندی بظہور آمدہ بود ملاحظہ نمود از مفارقت او پشیمان شد و فرصت را غنیمت شمردہ طلبید خورد و بزرگ ہمہ آمدہ اند بامید آنکہ ازیں برکات دریوزہ نمایند عجائب معاملہ است گوئیا در جرگۂ ملامتیہ ایم و در زمرۂ قلندریہ با وجود آنکہ از فریقین جدا ایم و کار و بار علیحدہ داریم

دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب ۵۶ صفحہ ۱۲۸

ترجمہ رخصت گزارنے کے بعد جب لشکر کی طرف آنے لگا تو فرزندی محمد سعید کو گھر چھوڑ آیا جب ان فیوض و برکات اور علوم و معارف کو جو فرزند کی جدائی کے بعد ظاہر ہوئے تھے. ملاحظہ کیا تو اس کی جدائی سے پشیمان ہوا اور موقع کو غنیمت جان کر اس کو بلا لیا چھوٹے بڑے سب اس امید پہ آئے ہیں کہ ان برکات سے فائدہ حاصل کریں عجیب معاملہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے. کہ گویا ہم ملامتی گروہ اور قلندریہ زمرے میں ہیں. حالانکہ ہم ان دونوں گروہوں سے جدا ہیں اور ہمارا کاروبار بھی ان سے الگ ہے.

marfat.com

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد باری اور شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فلا یصل حمد حامد الی جناب قدس ذاتہ بل منتھی جمیع المحامد دون سرادقات عزتہ فھو الذی اثنی اعلی نفسہ وحمد ذاتہ بذاتہ فھو سبحانہ الحامد والمحمود وماسواہ عاجز عن اداء الحمد المقصود کیف وقد عجز عن حمدہ سبحانہ من ھو حامل لواء الحمد یوم القیمۃ تحتہ آدم ومن ھو دونہ وھو افضل البرایا واکملھم ظھوراً اقربھم منزلۃ واجمعھم کمالاً واشملھم جمالاً واتمھم بدراً وارفعھم قدراً واعظمھم ابھۃ وشرفاً واقومھم دیناً واعدلھم ملۃ واکرمھم حسباً واشرفھم نسباً واعرفھم بیتاً الولاہ لما خلق اللہ سبحانہ الخلق ولما اظھر الربوبیۃ وکان نبیاً وآدم بین الماء والطین واذا کان یوم القیمۃ کان ھو امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم الذی قال نحن الاخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ وانی قائل قولا غیر فخر وانا حبیب اللہ وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا

وانا مبشرهم اذا ابلسوا الكرامة والمفاتيح يومئذ بیدی سے درقافلہ کہ اوست دانم نرسم - ایں بسکہ رسد ز دور بانگ جرسم

صلوات اللہ سبحانہ وتسلیماتہ تعالی وتحیاتہ عز شانہ وبرکاتہ جل برھانہ علیہ وعلی جمیع اخوانہ من النبیین والمرسلین والملائکۃ المقربین وعلی اهل الطاعۃ اجمعین صلوۃ وسلاما وتحیۃ وبرکۃ هو لها اهل وهم لها اهل کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون و بعد الحمد والصلوۃ وتبلیغ الدعوات وارسال التحیات، نمودہ مے آید کہ صحیفہ شریفہ کہ نامزد ایں فقیر ساختہ بودند اخوی اعزی شیخ محمد طاہر رسانید خوش ووقت ساختند (دفتر دوم حصہ ششم ص۳۰۳ مکتوب نمبر ۱)

ترجمہ

کسی حمد کرنے والے کی حمد اس کی ذات بلند کی پاک بارگاہ تک نہیں پہنچتی بلکہ اس کی عزت وجلال کے پردوں سے ورے ہی ورے رہ جاتی ہے۔ اس ذات پاک نے اپنی تعریف آپ ہی کہی ہے اور اپنی حمد کو آپ ہی بیان کیا ہے وہ ذات پاک آپ ہی حامد ہو آپ ہی محمود ہے۔ تمام مخلوقات حمد مقصود کے ادا کرنے سے عاجز ہے۔ کیوں نہ ہو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کی حمد سے عاجز ہیں جو قیامت کے دن لواء حمد کے اٹھانے والے ہیں جس کے نیچے حضرت آدم اور تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہوں گے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ظہور میں تمام مخلوقات میں افضل واکمل اور مرتبہ میں سب سے زیادہ قریب اور سب سے زیادہ حسن وجمال وکمال کے جامع ہیں۔ ان کا قدر سب سے بلند اور ان کی شان وشرف سب سے عظیم۔ اُن کا دین سب سے زیادہ مضبوط اور ان کی ملت سب سے زیادہ راست اور درست ہے۔ حسب میں سب سے زیادہ کریم۔ اور نسب میں سب سے شریف اور خاندان میں سب سے زیادہ معزز اور بزرگ۔ اگر اللہ تعالیٰ کو ان کا پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو خلقت کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی اپنی ربوبیت کو ظاہر فرماتا وہ نبی تھے جب کہ آدم ابھی پانی اور مٹی میں تھے۔ (یعنی پیدا نہ ہوئے تھے) قیامت کے دن وہ تمام نبیوں کے امام اور خطیب

marfat.com

اور اُن کی شفاعت کرنے والے ہوں گے۔ اُنہوں نے اپنے حق میں یوں فرمایا ہے قیامت کے دن ہم ہی پیچھے چلنے والے ہیں اور ہم ہی آگے جانے والے ہیں۔ میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا اور میں ہی اللہ تعالیٰ کا حبیب اور خاتم النبیین ہوں۔ لیکن مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔ جب قیامت کے دن لوگ قبروں سے نکلیں گے تو سب سے اول میں ہی نکلوں گا اور جب وہ گروہ در گروہ جائیں گے تو ان کا ہانکنے والا میں ہی ہوں گا۔ اور جب وہ خاموش کئے جائیں گے۔ تو ان کی طرف سے کلام کرنے والا میں ہی ہوں گا۔ اور جب وہ بند کئے جائیں گے تو ان کی کفایت میں ہی کروں گا۔ اور جب وہ رحمت وکرامت سے ناامید ہوں گے تو میں ہی ان کو خوشخبری دوں گا۔ اس دن تمام کنجیاں میرے ہی ہاتھ ہوں گی۔ اُن پہ اور ان کے تمام بھائی نبیوں اور مرسلوں اور ملائکہ مقربین اور تمام اہلِ طاعت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ وسلام وتحیۃ وبرکت نازل ہو جو اُن کی شان بلند کے لائق ہے۔ جس قدر کہ ذکر کرنے والے اس کا ذکر کریں اور غافل اس کے ذکر سے غافل رہیں۔

حمد وصلوٰۃ اور تبلیغِ دعوات کے بعد واضح ہو کہ آپ کا صحیفہ جو اس فقیر کے نام لکھا ہوا تھا میرے عزیز بھائی شیخ محمد طاہر نے پہنچایا اور خوش وقت کیا۔

بتوں کو خدا کا شریک ٹھہرانا ظلم عظیم ہے

(۱)

در ہیچ اختیارے اشیا را باو نباشد پس استحقاقِ عبادت او را از کدام راہ پیدا شود و اشیا چرا بذلت وخضوع وانکسار باو پیش آیند کفار بدکردار غیر حق سبحانہٗ را عبادت کنند و اصنام تراشیدہ خود را معبودِ خود سازند بزعم فاسد آنکہ ایشاں نزدِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ شفعاء ما خواہند بود و توسّل ایشاں بحضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ تقرب خواہیم نمود نہ بجز دان از کجا دانستہ اند کہ ایشان را مرتبہ شفاعت خواہد بود و حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ ایشاں را اذن شفاعت خواہد فرمود بمجردِ توہّم احدے را در عبادت شریک حق ساختن جلّ وعلا نہایت خذلان وخسارہ است۔

(حوالہ۔ دفتر سوم حصہ ہشتم صفا مکتوب نمبر۳)

ترجمہ

جب اشیاء کو اس کی طرف کوئی حاجت نہیں۔ پھر عبادت کا استحقاق اس کے لئے کہاں سے پیدا ہوا۔ اور اشیا ذلت و انکسار و خضوع سے کیوں پیش آئیں۔ کفار بد کردار حق تعالے کی بجائے غیر کی عبادت کرتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں کو اپنا معبود مانتے ہیں۔ اس خیالِ فاسد سے کہ یہ بُت اللہ تعالے کے نزدیک ان کے شفیع ہوں گے اور ان کے ذریعہ اللہ تعالے کی جناب میں قرب پائیں گے۔ ان بیوقوفوں نے کہاں سے معلوم کیا ہے کہ ان کو شفاعت کا مرتبہ حاصل ہوگا اور حق تعالے ان کو شفاعت کا اذن دے گا۔ صرف وہم وگمان سے کسی کو عبادت میں حق تعالے کا شریک بنانا نہایت ہی خواری اور رسوائی کا موجب ہے۔

سجدۂ تعظیمی شرک ہے

(۲)

ایں فقیر را دریں دفعہ در دہلی مثل ایں ابتلا واقع شدہ بود بعضے از یاران را واقعہ نمودہ بودند کہ آب مُستعمل وضوءِ فقیر را بخورند و الاضررِ عظیم لاحق خواہد شد ہر چند دفع کرد فائدہ نکرد کُتبِ فقہیہ رجوع نمود باین حیلہ تجویز نمودہ آب غسل چہارم را بے نیتِ قربت بخورد دلش داد و ایضاً مردم معتمد نقل کردہ اند کہ بعضے از خلفاءِ شما مریدانِ ایشان سجدہ میکنند بزمین بوس ہم کفایت نیکنند شناعت ایں فعل اظہر من الشمس ست منع شان بلکنید و تاکید در منع نمایند اجتناب ایں قسم افعال از ہمہ کس مطلوب ست علی الخصوص شخصے کہ باقتدار خلق خود را بر آوردہ باشد۔ اجتناب ایں قسم افعال او را از اشد ضروریات ست کہ مقلدانِ باعمال او اقتدا خواہند کرد و در بلا خواہند افتاد (دفتر اوّل حصہ اول مکتوب نمبر ۲۹ صفحہ ۴۷)

ترجمہ

اس فقیر کو بھی دہلی میں ایک دفعہ ایسی ہی آزمائش پیش آئی تھی۔ بعض دوستوں نے فقیر کے وضو کا مستعمل پانی پینے پر اصرار کیا ان کا کہنا تھا۔ کہ اگر ایسا کریں گے تو باعث ضرر ہوگا۔ بہتیرا منع کیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار فقہا کی کتب کی طرف رجوع کیا تو نجات کا راستہ ملا۔ کہ بہ نیت قربت غسل کے بعد چوتھے غسل کا پانی پینے کے لئے دیا۔ نیز بعض معتبر آدمیوں نے بیان کیا ہے کہ آپ کے بعض

marfat.com

خلفاء کو ان کے مرید سجدہ کرتے ہیں۔ اور زمین بوسی پر بھی کفایت نہیں کرتے اس فعل کی برائی آفتاب سے زیادہ ظاہر ہے۔ یہ شرک ہے۔ انہیں تاکید کریں کہ اس قسم کے افعال سے بچنا ہر آدمی کے لئے ضروری ہے۔ خاص کر اس شخص کے لیے جو خلق کا مقتدا اور پیشوا بنا ہوا ہو۔ کیونکہ اس کے پیرو اور مقتدی جب ایسے افعال کی اقتداء کریں گے تو بلا و مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔

حقیقت محمدی اور شان لولاک

(۳)

وحقیقت محمدی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کہ حقیقۃ الحقائق ست آنچہ در آخر کار بعد از طی مراتب ظلال برین فقیر منکشف گشتہ است تعین و ظہور حبی ست کہ مبداء ظہورات و منشاء خلق مخلوقات ست در حدیث قدسی کہ مشہور است آمدہ است کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ اول چیزیکہ ازاں گنجینہ مخفی بر منصہ ظہور آمد حب بودہ است کہ سبب خلق خلائق گشت اگر ایں حب نمی بود در ایجاد نمی کشود و عالم در عدم راسخ و مستقر میبود بسر حدیث قدسی لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ راکہ در شان خاتم الرسل وارد ست عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اینجا باید جست وحقیقت لَوْلَاکَ لَمَا اَظْہَرْتُ الرُّبُوْبِیَّۃَ را دریں مقام باید طلبید۔

(دفتر سوم حصہ نہم ص ۱۲۸ مکتوب نمبر ۱۲۲)

ترجمہ

حقیقت محمدی جو حقیقت الحقائق ہے مراتب ظلال طے کرنے کے بعد آخر کار اس فقیر پر ظاہر ہوئی ہے۔ محبت کا تعین اور ظہور ہے۔ جو تمام مظاہر کی مبدا اور مخلوقات کی پیدائش کا منشا ہے۔ جیسے حدیث قدسی میں ہے کہ کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ (میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے خلق کو پیدا کیا)۔ اول اول جو چیز اس پوشیدہ خزانہ سے ظاہر ہوئی محبت ہے کہ جو مخلوقات کی پیدائش کا سبب ہوئی ہے۔ اگر یہ محبت نہ ہوتی تو ایجاد کا دروازہ نہ کھلتا۔ اور عالم عدم میں راسخ اور مستقر رہتے۔ حدیث قدسی لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ جو حضرت خاتم المرسل کی شان میں آئی ہے کا بھید بھی اسی میں ڈھونڈھنا چاہتے۔ اور لَوْلَاکَ لَمَا اَظْہَرْتُ

marfat.com

التَّرْبُوبِيَّة کی حقیقت کو اسی مقام پر طلب کرنا چاہیے۔

(۴) حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح تصوّر

حقیقت محمدی عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَكْمَلُهَا کہ ظہور اوّل ست و حقیقت الحقائق ست بآں معنی کہ حقائق انبیاء کرام و چہ حقائق ملائکہ عظام عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ کالظلال اند او را و او اصل حقائق ست قَالَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ وَقَالَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُّوْرِيْ پس ناچار آں حقیقت واسطہ بود درمیان سائر حقائق و درمیان حق جلّ وعلا و وصول بمطلوب احدے را بے توسّط او عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَوٰةُ محال باشد فَهُوَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَإِرْسَالُهٗ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ ازینجاست کہ انبیاء اولو العزم باوجود اصالت تبعیت او میخواہند و آرزو داخل اُمّتاں او میگردند کَمَا وَرَدَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ وَالتَّحِيَّاتُ۔

(دفتر سوم حصہ نہم صفحہ ۱۲۷
——— مکتوب نمبر ۱۲۲)

ترجمہ

حقیقتِ محمدی جو ظہور اوّل ہیں سب سے بڑی حقیقت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے تمام حقائق کیا انبیاء کرام علیہم السّلام اور کیا ملائکہ عظام کے حقائق کا اصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ (سب سے اوّل خدا تعالےٰ نے میرے نور کو پیدا کیا) اور فرمایا ہے خُلِقْتُ مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُّوْرِيْ (میں اللہ تعالےٰ کے نور سے پیدا ہوں۔ اور مومن میرے نور سے) پس یہی حقیقت باقی تمام حقائق اور حق تعالےٰ کے درمیان واسطہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے واسطہ کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا۔ فَهُوَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَإِرْسَالُهٗ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ (آپ تمام انبیاء اور مرسلین کے بھی نبی ہیں۔ اور

marfat.com

آپ کا تشریف لانا جہان کے لئے رحمت ہے، یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء اولوالعزم باوجود اصالت کے آپ کی اتباع طلب کرتے رہے۔ اور آپ کی اُمت میں داخل ہونے کی آرزو کرتے رہے جیساکہ حدیث میں وارد ہے۔

حضور اللہ کے نور سے پیدا ہوئے

(۵)

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود نشاء عنصری از نور حق جَلَّ وَعَلاَ مخلوق گشتہ است کَمَا قَالَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ خُلِقْتُ مِنْ نُّوْرِ اللہِ وَدیگراں را ایں دولت میسر نشدہ است۔

دفتر سوم حصہ نہم صفحہ ۵ مکتوب نمبر ۱۰۰

(ترجمہ)

جاننا چاہیئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش دیگر افراد کی طرح نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود عنصری پیدائش کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے۔ جیسے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خُلِقْتُ مِنْ نُّوْرِ اللہِ (میری خلقت اللہ کے نور سے ہوئی) کسی دوسرے شخص کو یہ سعادت میسر نہیں ہوئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں

(۶)

چنانکہ گذشت ومشہور میکرد کہ علم جبلی کہ از صفات اضافیہ گشتہ است۔ نور یست کہ در نشاء عنصری بعد از انصباب از صلاب بارحام منتقلہ بمقتضائے حکم ومصالح بصورت انسانی کہ احسن تقویم است ظہور نمودہ است ومسمی بمحمد واحمد شدہ (دفتر سوم مکتوب ۱۰۰ حصہ نہم صفحہ ۵)

ترجمہ

جیسے کہ گزر چکا اور مشہور ہوتا ہے کہ علم جملی جو صفات اضافیہ میں سے ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم ایک نور ہیں جو عالم اجسام میں پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتے رہے ہیں اور پھر آخر کار مختلف رحموں سے منتقل ہوتے ہوئے حکمتوں اور مصلحتوں کے پیش نظر بصورت انسان جو بہترین صورت ہے۔ دنیا میں جلوہ گر ہوئے ہیں۔ اور محمد و احمد کے مبارک ناموں سے موسوم ہوئے ہیں

شان رسالتمآب اپنے کمال پر

(۷)

لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّ لَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ازیں حدیث مفہوم میشود کہ وقت دائمی نمی باشد جواب گویم کہ بر تقدیر صحت ایں حدیث بعضے از مشائخ ازیں وقت وقت مستمر نخواستہ اند

دفتر اول حصہ پنجم مکتوب ۲۸۵ صفحہ ۸۰

ترجمہ

لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّ لَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا وقت مخصوص ہے جس میں ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کو کوئی دخل نہیں لیکن اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وقت دائمی نہیں ہوتا۔ اس کے جواب میں مرا کہنا یہ ہے کہ اس حدیث کو صحیح مان لینے سے بعض مشائخ نے اس وقت سے وقت مستمرہ مراد لیا ہے۔

معراج النبیؐ کے مشاہدات

(۸)

زیرکہ آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام در آں شب چوں از دائرہ مکان و زمان بیروں جست و از تنگی

marfat.com

مکان برآمد ازل و ابد را آں واحد یافت بدایت و نہایت را در یک نقطہ متحد دید اہل بہشت را کہ بعد از چندیں ہزار سال بہ بہشت خواہند رفت

(دفتر اول حصہ پنجم صفحہ ۳۸ مکتوب ۲۸۳)

ترجمہ

حضور سرور کائنات شب معراج میں چونکہ حدود زمان و مکان سے بھی آگے تشریف لے گئے تھے اس لئے آپ نہ صرف حکمت ازل اور حقیقت ابد سے آن واحد میں بہرہ یاب ہوئے۔ بلکہ بدایت و نہایت کو بھی ایک ہی نقطۂ متحدہ میں ملاحظہ فرمالیا۔ نیز ان اہل بہشت کو بھی جو قرن ہا قرن کے بعد جنّت میں داخل ہوں گے۔

۹ آپ معراج بدنی سے مشرّف ہوئے

وحضرت موسیٰ علیٰ نبیّنا وعَلَیہِ الصّلوٰۃ والسّلام بعد از طلب رؤیت زخم لن ترانی خوردہ بیہوش افتادہ وازاں طلب تائب گشت و محمّد رسولُ اللہ صلّے اللہ تعالیٰ عَلَیہِ وعَلیٰ آلہٖ وسلّم کہ محبوب ربّ العالمین است بہترین موجودات اوّلین وآخرین باوجود آنکہ بدولت معراج بدنی مشرّف شدہ از عرش وکرسی درگزشت واز مکان وزمان بالا رفت۔

(دفتر اوّل حصّہ پنجم صفحہ ۱۴ مکتوب ۲۷۲)

ترجمہ

اور حضرت موسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام طلب رویت کے بعد لن ترانی کا زخم کھاکر (جواب پاکر) بے ہوش ہوگئے۔ اور اس طلب سے تائب ہوئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جو ربّ العالمین کے محبوب اور تمام موجودات اوّلین و آخرین میں بہترین ہیں باوجود اس کے کہ جسمانی معراج کی نعمت سے مشرّف ہوئے بلکہ عرش وکرسی سے گزر کر حدود زمان و مکان سے بھی آگے تشریف لے گئے۔

marfat.com

وجہ تخلیقِ کائنات

(۱۰)

لَوْلَاہُ لَمَا خَلَقَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ الْخَلْقَ وَلَمَا اَظْهَرَ الرَّبُوْبِیَّۃَ وَکَانَ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ ۔ وَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کَانَ هُوَ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمُ الَّذِیْ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ۔

(دفتر دوم مکتوب نمبر ۱ حصہ ششم صفحہ ۲)

(ترجمہ)

اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عالم دنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا تو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ مخلوق کو پیدا ہی نہ فرماتا۔ اور آپ نبی تھے در آں حالیکہ آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کی حالت میں تھے۔ قیامت کے دن وہ تمام نبیوں کے امام اور خطیب اور اُن کے شفاعت کرنے والے ہوں گے۔ انہوں نے اپنے حق میں یوں فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ہم ہی پیچھے چلنے والے ہیں اور ہم ہی آگے جانے والے ہیں۔

حضورؐ کی شان

(۱۱)

خاتم الرسل را علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات مگر از اں مقام خبر دادہ کہ فرمودہ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ و در حدیث قدسی مگر بہ ایں خصوصیت اشارتست کہ وارد شدہ یا محمدُ اَنَا وَ اَنْتَ وَمَا سِوَاکَ خَلَقْتُ لِاَجْلِکَ فَقَالَ محمدٌ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام اَللّٰہُمَّ اَنْتَ وَمَا اَنَا وَمَا سِوَاکَ تَرَکْتُ لِاَجْلِکَ محمدٌ رسول اللہ را صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم امروز چہ در یابند و عظمت و بزرگی الشاں را دریں نشاء چہ شناسند کہ محق با مبطل دریں

marfat.com

دارِ ابتلا ممتزج ست و حق بَا باطل مخلوط در روز قیامت بزرگی ایشاں معلوم خواہد گشت کہ امامِ پیغمبران باشند وصاحب شفاعت ایشاں و آدم وَمَنْ دُوْنَہٗ ہمہ تحت لِوَاءِ ایشاں بُوَند عَلَیْہِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُھَا جائز است کہ دوراں موطن خاص کہ فوق مقام رضا است خادمے را از خادمان اُو لیش خور ایشاں بوراثت و تبعیت جادہند و بطفیل محرم آں بارگاہ سازند اے از کریماں کارہا دشوار نیست

(دفتر دوم حصہ ششم صہ ۲۵ مکتوب نمبر ۷)

ترجمہ

مقام تسلیم و رضا سے پرے حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی کا قدم نہیں پہنچا. رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ (اللہ تعالےٰ کے ساتھ میرا ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل کو دخل نہیں تو اسی مقام کی خبر دی ہے اور اس حدیث میں وارد ہے کہ یا مُحَمَّدُ اَنَا وَ اَنْتَ وَمَا سِوَاکَ خَلَقْتُ لِاَجْلِکَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَمَا اَنَا وَمَا سِوَاکَ تَرَکْتُ لِاَجْلِکَ (اے محمد! میرے اور تیرے سوا جو کچھ ہے سب تیرے لئے پیدا کیا ہے. پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے عرض کیا یا اللہ تو ہے اور کچھ نہیں. میں نے تیرے سوا سب کچھ تیرے لئے ترک کر دیا) شاید اسی خصوصیت کی طرف اشارہ ہے.

آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی شان اقدس اور ان کی عظمت و بزرگی جہاں رنگ و بو میں کون پہچان سکے. کیونکہ حق و باطل یکجا ہو کر رہ گئے ہیں. البتہ میدان حشر میں آپ کی بزرگی اور عظمت معلوم ہوگی. جبکہ آپ پیغمبروں کے بھی امام ہوں گے اور ان کی شفاعت کریں گے. نیز حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے. اس موطن خاص جو مقام تسلیم و رضا کے آگے ہے. اگر آپ کے لیس خور وہ خادموں میں سے کسی خادم کو وراثت واتباع کے طور پر یہ مقام حاصل ہو جائے اور آپ کے طفیل اس بارگاہ اقدس کا محرم بنا دیا جائے تو کوئی بڑی بات نہیں.

marfat.com

شانِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۲)

منم محمد پسر عبد اللہ پسر عبد المطلب بدرستیکہ خدائے تعالیٰ پیدا کرد خلق را پس گردانید مرا در بہترین ایشاں پستر گردانید۔ ایشاں را دو گروہ پس گردانید مرا در فرقہ کہ بہترین ایشانست پستر گردانید۔ ایشاں را قبیلہ قبیلہ پس گردانید مرا در بہترین جانہائے ایشاں پس منم بہترین ایشاں از روئے ذات و بہترین ایشاں از روئے خانہ و منم نخستین مردم از روئے بیروں آمدن وقتیکہ برانگیختہ شوند و منم کشندۂ مردم وقتیکہ بیایند بدرگاہِ خدائے تعالیٰ و منم خطبہ خوانند ایشاں وقتیکہ خاموش شوند و منم کہ طلب کردہ شود۔ از من شفاعت وقتیکہ حبس کردہ شوند و منم بشارت دہندۂ ایشاں را وقتیکہ نومید شوند بزرگی دادن و کلیدہا آں روز بدست من ست درائت ثناء حق تعالیٰ دران روز بدست من ست و منم گرامی تریں فرزندانِ آدم نزد پروردگار خود گرد من گردند ہزار خدمتگار گویا آنان بیضہائے مکنون اند و چوں باشد روز قیامت باشم امام پیغمبراں و خطیب ایشاں و خداوند شفاعت میاں ایشاں بغیر فخر و اگر نے بودے آں سرور بدرستی نیافریدے خدائے پاک خلق را ہر آئینہ ظاہر نساختے ربوبیت خود را و بود وے علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغامبر در حالیکہ آدم میانِ آب و گِل بود۔

نماند بعصیاں کسے در گرو   کہ دارد چنیں سید پیش رو

پس ناچار مصدقاں ایں چنیں پیغمبر سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر الامم باشد کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ نقد وقت ایشاں ست و مکذباں او علیہ الصلوٰۃ والسلام بدترین بنی آدم الاعرابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا نشان حال ایشاں ست تا کدام صاحب دولت را باتباع سنت سنیہ او بنوازند و بمتابعت شریعت رضیہ او سرفراز سازند امروز عمل قلیل را کہ مقرون بتصدیق حقیقۃ دیں اوست علیہ الصلوٰۃ والسلام بعمل کثیر برمیدارند اصحاب کہف ایں ہمہ درجات کہ یافتند بواسطہ یک حسنہ است و آں ہجرت بود از دشمناں حق سبحانہ و تعالیٰ بنور یقین ایمانی در وقت استیلاءِ معانداں مثلاً سپاہیان در وقت غلبہ دشمنان و استیلاء مخالفاں اگر اندک ترددی کنند آں قدر نمایاں می شود و اعتبار می گیرد کہ در وقت امن اضعاف آں در چیز اعتبار نمی آید و ایضاً چوں آں سرور محبوب رب العالمین ست متابعان او بواسطۂ متابعت بمرتبہ محبوبیت می رسند چہ محب در ہر کہ از شمائل و اخلاق محبوب خود می بیند آں کس را محبوب خود می دارد مخالفاں را ازینجا قیاس باید کرد۔

محمد عربی کا بروئے ہر دو سرا است   کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۴۴ صفحہ ۱۱ - ۱۴)

marfat.com

ترجمہ : میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا۔ تو ان میں سے بہتر خلقت میں مجھے پیدا کیا۔ پھر ان کو دو گروہ بنایا اور مجھے ان میں سے اچھے گروہ میں کیا،

پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں بنایا۔ پھر ان کو گھروں میں تقسیم کیا اور مجھے ان میں سے بہتر گھر والوں میں پیدا کیا۔ پس میں از روئے نفس اور گھر کے ان سب سے بہتر ہوں اور میں سب لوگوں سے اوّل نکلوں گا۔ جب وہ قبروں سے نکالے جائیں گے۔ اور میں ان کا راہنما ہوں۔ جبکہ وہ گروہ گروہ بنائے جائیں گے اور میں ان کا خطیب ہوں جب وہ خاموش کرائے جائیں گے۔ اور میں ان کا شفیع ہوں۔ جب وہ روکے جائیں گے اور میں اُن کو خوشخبری دینے والا ہوں، جب وہ ناامید ہو جائیں گے اور کرامت اور جنت کی کنجیاں اور لوائے حمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اولاد آدم سے بزرگ ہوں، ہزار خادم میرے گرد طواف کریں گے جو خوشنما آبدار موتیوں کی طرح ہوں گے۔ اور جب قیامت کا دن ہوگا میں نبیوں کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اور مجھے اس بات کا فخر نہیں ہے۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا اور آپ نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ میں تھے۔ جس شخص کا رہنما پیشوا ایسا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو، وہ گناہوں کے عوض نہیں پکڑا جائے گا۔ پس ناچار ایسے پیغمبر سیّد البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنے والے تمام اُمتوں سے بہتر ہیں۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ ان کے حال کے مصداق ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلانے والے سب بنی آدم سے بدتر ہیں۔ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا ان کے احوال کا نشان ہے، دیکھئے کس صاحب نصیب کو حضور کی سنت سنیہ کی تابعداری سے نوازش کرتے ہیں اور حضور کی پسندیدہ شریعت کی متابعت سے سرفراز فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ کے دین کی حقیقت کو تصدیق کرنے کے بعد تھوڑا سا عمل بھی بجالانا عمل کثیر کے برابر ہے۔ اصحاب کہف نے اتنا بڑا درجہ صرف ایک ہی نیکی کے باعث حاصل کیا۔ اور وہ نورِ ایمانی کے ساتھ دشمنوں کے غلبہ کے وقت خدائے تعالیٰ کے دشمنوں سے ہجرت کر جانا تھا۔ مثلاً سپاہی دشمنوں اور مخالفوں کے غلبہ کے وقت اگر تھوڑا سا بھی تردد کریں تو اس قدر نمایاں ہوتا ہے اور اس کا اعتبار ہوتا ہے کہ امن کی حالت میں اس سے کئی گنا اعتبار میں نہیں آسکتا اور نیز جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ کے محبوب ہیں تو حضور کے تابعدار بھی آپ کی تابعداری کے باعث محبوبیت کے درجے تک پہنچ جاتے ہیں کیونکہ محب اور عاشق اس آدمی کو بھی جس میں اپنے محبوب کی عادتیں اور خصلتیں دیکھتا ہے، اپنا محبوب ہی جانتا ہے اور مخالفوں کو اسی پر قیاس کرنا چاہئیے۔

marfat.com

؎ محمد عربی کابروئے ہر دوسرا است　　کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سراو
وسیلہ دوجہاں کی آبرو کا ہیں نبی سرور　　پڑے خاک اس کے سر پر جو نہیں ہے خاک اس در پر

حضور کا سایہ نہ تھا

(۱۳)

ممکن چہ بود کہ ظلِ واجب باشد تعالےٰ و واجب را تعالیٰ چرا ظلِ بود موہم تولید مثل ست ومُنبی از شائبہ عَدَم کمالِ لطافتِ اصل است، ہرگاہ محمد رسول اللہ راز لطافت ظل نبود خدائے محمد را چگونہ ظل باشد موجود درخارج بالذات و بالاستقلال حضرت ذاتست تعالیٰ وصفات ثمانیہ حقیقیہ او تعالیٰ وَتَقَدَّسَ وَمَا سوائے آں ہرچہ باشد بایجاد او تعالےٰ موجود گشتہ است وممکن ومخلوق وحادث ست دہیچ مخلوقے ظلِ خالقِ خود نیست وغیر از مخلوقیت ہیچ انتسابے بخالق تعالےٰ ماورائے آں نسبت کہ شرع بآں وارد ست ندارد

(دفتر سوم حصہ نہم صفحہ ۱۳۴ مکتوب نمبر ۱۲۲)

(ترجمہ)

ظل واجب ممکن نہیں ہوتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ظل کیوں ہو کیونکہ ظل سے مثل کے پیدا ہونے کا گمان گزرتا ہے اور اصل میں کمالِ لطافت کے نہ ہونے کا شک پیدا ہوتا ہے۔ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسدِ مبارک کا کمال لطافت کے باعث سایہ نہیں تھا۔ تو خدائے محمدؐ کا سایہ ذظل کس طرح ہوتا ہے۔ خارج میں بالذات و بالاستقلال حضرت ذات تعالےٰ اور اس کی صفات ثمانیہ حقیقیہ ہی موجود ہے۔ باقی سب کچھ حق تعالےٰ کی ایجاد سے موجود ہوا ہے۔ اور ممکن ومخلوق وحادث ہے۔ کوئی مخلوق اپنے خالق کا ظل نہیں۔ اور اس نسبت کے سوا کہ جس کی نسبت شرع میں وارد ہے۔ یعنی مخلوقیت کے سوا اور کوئی نسبت خالق تعالےٰ کے ساتھ نہیں رکھتا۔

marfat.com

رسالتمآبؐ کا سایہ نہ ہونے کی وجہ

(۱۴)

چوں وجود آں سرور
علیہ وعلیٰ آلہ الصّلوٰۃ والسّلام در عالم ممکنات نباشد بلکہ فوق ایں عالم باشد ناچار اور اسایہ نبود۔ و نیز در عالم شہادت سایۂ شخص از شخص لطیف تر ست و چوں لطیف تر از وے در عالم نباشد او را سایہ چہ صورت دارد علیہ وعلیٰ آلہ الصّلوٰتُ والتّسلیمات بشنو بشنو صفتِ علم از صفتِ حقیقیہ است و داخل دائرہ موجود خارجی ست۔ علیہ وعلیٰ آلہ الصّلوات والتّسلیمات۔

(دفتر سوم حصہ نہم مکتوب نمبر ۱۰۰ صفحہ ۷۵)

(ترجمہ)

چونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم اس عالم ممکنات میں سے نہیں ہیں بلکہ اس سے بلند و ارفع امکان سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس بنا پر آپ کے جسم شریف کا سایہ نہیں تھا اور نیز اس عالم شہادت میں شے کا سایہ شے سے لطیف تر ہوتا ہے

اور جب حضور علیہ السلام سے زیادہ لطیف چیز جہاں میں ہے ہی نہیں تو آپ کے جسم مبارک کے لئے سایہ کس طرح متصوّر ہو سکتا ہے، واضح ہو کہ صفتِ علم صفاتِ حقیقیّہ میں سے ہے۔ اور موجود خارجی کے دائرہ میں داخل ہے۔

مُنکرین نبوّت

(۱۵)

منکراں نبوّت اگرچہ خدا را سبحانہٗ واحد می گویند حال ایشاں از دو امر خالی نیست یا تقلید اہل اسلام می کنند یا در وجوب وجود واحد می دانند نہ در استحقاق عبادت و نزد اہل اسلام در وجوب واحد است و ہم در استحقاق عبادت مراد از کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ نفی آلہہ باطلہ است و اثبات معبودیت حق ست

marfat.com

سُبحانہٗ، و کلمہ دیگر کہ مخصوص بایں بزرگواراں ست آں ست کہ خود را بشر میدانند مثل سائر مردم و الٰہ و معبود حق را می دانند سُبحانہٗ و مردم را دعوت باو میکنند تعالیٰ و او را سُبحانہٗ، از حلول و اتحاد منزّہ می گویند۔

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر ۶۳ صفحہ ۴۲)

ترجمہ

نبوت کے منکر اگرچہ خدا کو واحد جانتے ہیں۔ لیکن اُن کا حال دو امور سے خالی نہیں ہے۔ یہ اہل اسلام کی تقلید کرتے ہیں۔ اور وجود کے وجوب میں واحد جانتے ہیں۔ نہ کہ عبادت کے استحقاق میں۔

کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سے مراد جھوٹے خداؤں کی عبادت کی نفی کرنا اور معبود برحق کا ثابت کرنا ہے اور دوسرا کلمہ جو ان بزرگوں سے مخصوص ہے یہ ہے۔ کہ اپنے آپ کو دیگر لوگوں کی طرح بشر جانتے ہیں۔ اور عبادت کے لائق صرف اللہ تعالےٰ ہی کو جانتے ہیں نیز لوگوں کو اس کی طرف بلاتے ہیں۔ اور حق تعالیٰ کو حلول اور اتحاد سے پاک بتاتے ہیں۔

بشر کہنے والے

مجدّد کی نظر میں

(۶)

مجوبان کہ محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم را بشر گفتند و د ر رنگ سائر بشر تصوّر نمودند ناچار منکر آمدند و صاحب دولتاں کہ او را علیہ الصّلوٰۃ والسّلام بعنوان رسالت و رحمت عالمیاں دانستند و از سائر ناس ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتند و از اہل نجات آمدند۔

(دفتر سوم حصہ ہشتم صفحہ ۱۴۵ مکتوب نمبر ۶۴)

ترجمہ

جن مجوبوں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصوّر کیا۔ بالآخر منکر ہو گئے۔ اور جن سعادت مندوں نے اُن کو رسالت اور رحمت

marfat.com

عالمیان کے طور پر دیکھا دیگر تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا۔ وہ ایمان کی سعادت سے مشرف ہو گئے۔ اور نجات پانے والوں میں شامل ہوئے۔

اَنبیاءؑ کو محض بشر سمجھنے والے کمالاتِ نبوّت کے مُنکر ہو جاتے ہیں

(۱۷)

بسا است کہ جاہلان از کمال جہل نفس مطمئنہ را امارگی تصور میکنند و احکام امارگی بر مطمئنہ اجرا می نمایند چنانکہ کفار انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات و رنگ سائر بشر دانستہ از کمالات نبوت انکار نمودہ اند اعاذنا اللہ سبحانہ عن انکار ھولاء الاکابر۔

(دفتر اول مکتوب نمبر ۱۰ حصہ دوم صفحہ ۱۰۲)

(ترجمہ)

ایسا اوقات جاہل لوگ کمال جہالت سے نفس مطمئنہ کو امّارہ تصور کرتے ہیں۔ اور امّارہ کے احکام مطمئنہ پر جاری کرتے ہیں۔ جس طرح کفار نے انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کو دوسرے لوگوں کی طرح جانا اور کمالات نبوت کے منکر ہو گئے (اللہ تعالیٰ ان اکابر بزرگانِ دین کے انکار سے محفوظ رکھے)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت حق ہے

(۱۸)

وشفاعت انبیاء وصلحا علیہم الصلوات والتسلیمات اولاً وثانیاً مرعصاۃ مومناں را باذن مالک یوم الدین جل سلطانہ ثابت است قَالَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ (دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۶۷ صفحہ ۴۵)

marfat.com

ترجمہ

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و صالحین کی شفاعت حق ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے اذن سے پیغمبر گناہ گار مومنوں کی شفاعت کریں گے، پھر صالحین۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شفاعتی لاھل الکبائر مِنْ اُمَّتِیْ (میری شفاعت میری امت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہوگی۔

حیاتِ انبیا علیہم السلام

(۱۹)

الانبیاءُ یصلّون فی القبور شنیدہ باشند و حضرت پیغامبر ما علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام شب معراج چوں بر قبر حضرت کلیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام گزشتند دیدند کہ در قبر نماز می گذارد و ہماں لحظہ چوں بآسمان رسیدند حضرت کلیم را آنجا یافتند معاملہ ایں موطن عجائب و غرائب دارد۔ دریں ایام چوں بتقریب فرزندی اعظمی مرحومی نظر برآں موطن بسیار کردہ میشود اسرار غریبہ بظہور مے آید کہ اگر شمہ ازاں در گفت آید باعث فتنہا گردد۔ ہرچند عقل کوتاہ اندیش در تصویر آں عاجز باشد چشم دیگر است کہ تماشائے ایں اعجوبہا می نماید۔ مجرد ایمان اگرچہ بعد الدنیا و التی منجی است اما رفع کلمہ طیبہ بعمل صالح است و گریختن از موت و باگناہ کبیرہ است در رنگ فرار یوم زحف و کسیکہ در زمین وباباصبر بماند و ہم بمیرد از شہدا است و از فتنہ قبر مامون است و آنکہ صبر نماید و نہ مرد از غازیان است۔

اِنْ قَالَ لِیْ مُتْ مُتُّ سَمْعًا وَّطَاعَۃً
وَقُلْتُ لِدَاعِی الْمَوْتِ اَھْلًا وَّمَرْحَبًا

چند روز است کہ بلغم و سرفہ زبوں ساختہ است و ضعف بدن بہم رسیدہ بضرورت اقتصار بر جوبہ لموذہ آمد والسلام۔

(دفتر دوم حصہ ششم صفحہ ۴۳ مکتوب نمبر ۱۶)

marfat.com

ترجمہ

آپ نے سنا ہوگا کہ انبیاء قبر میں نماز پڑھتے ہیں۔ اور ہمارے پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام معراج کی رات جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر گذرے تو دیکھا کہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور جب اسی وقت آسمان پر پہنچے تو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو وہاں پایا۔ اس مقام کے معاملات نہایت عجیب وغریب ہیں آجکل چونکہ فرزند اعظم مرحوم کی تقریب پہ اس مقام کی طرف بہت نظر کی جاتی ہے اس لئے نہایت عجیب وغریب اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر ان کا تھوڑا سا حال بھی بیان کیا جائے تو بڑے بڑے فتنے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اگرچہ جنت کا چھت عرش مجید ہے لیکن قبر بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے ——— عقل کوتاہ اندیش ان باتوں کے تصور سے عاجز ہے وہ اور ہی آنکھ ہے جو اس قسم کی عجوبہ باتوں کو دیکھتی ہے۔ مجرد ایمان اگرچہ چناں وچنیں سے نجات دینے والا ہے مگر کلمہ طیبہ کا بلند ہونا بھی عمل صالح پر موقوف ہے اور وبائی موت سے بھاگنا یوم زحف یعنی کفار کے مقابلہ سے بھاگنے کی طرح گناہ کبیرہ ہے۔ جو کوئی وبا والی زمین (علاقہ) میں صبر کے ساتھ قیام کرے اور پھر مرجائے شہدا میں سے ہے۔

إِنْ قَالَ لِيْ مُتْ مُتُّ سَمْعًا وَطَاعَةً

وَقُلْتُ لِدَاعِي الْمَوْتِ اَهْلًا وَّمَرْحَبًا

ترجمہ

ترجمہ۔ گر وہ کہے کہ مرجا مرجاؤں میں خوشی سے۔ پیک اجل کو کہدوں آجا ہیں تیرے صدقے

چند روز سے بلغم وکھانسی نے تنگ کیا ہوا ہے اور بدن کمزور ہو رہا ہے اس لئے جواب مختصر طور پر دیئے گئے ہیں۔ والسلام

انبیاء و اولیاء کو اپنے جیسا سمجھنا نعمت خداوندی سے محرومی کا باعث ہے

(۲۰)

یکے از حکمتہائے اظہار ایں قسم اسرار آں ست کہ کوتہ نظری کاملے رابوجود ایں نوع آرزوہائے

marfat.com

بیر دنی ناقص نہ انگارد، از برکات اوہ محروم نماند، بسبب حرمانِ کفار از دولت تصدیق انبیاء علیہم الصلوٰت و التسلیمات وجود ایں قسم صفات بودہ است دریں بزرگواراں فَقَالُوْا اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا فَکَفَرُوْا و آنچہ فرمودہ اند کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ عارف را بعد از زوالِ مُرادات و بایُسہا از دسے صاحب ارادہ می سازد و اختیار بدست دسے میدہد تفصیل ایں معنی انشاء اللہ تعالیٰ درجائے دیگر بعنایت اللہ سبحانہ خواہد نمود کہ ایں وقت مساعدت آں نمیکرود (دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب نمبر۲ صفحہ ۱۱)

ترجمہ

کاملین وعارفین کے اسرار والمعارف اور کمالات وتصرفات کے اظہار میں من جملہ اور حکمتوں کے ایک حکمت یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ کم نظر لوگ ان کی دنیوی اور ظاہری آرزؤں اور ضرورتوں کو دیکھ کر ان کو ناقص نہ سمجھ لیں۔ اور اس طرح انکی برکات سے محروم نہ رہ جائیں۔ کفار جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات پر ایمان لانے کی دولت وسعادت سے محروم رہے اس کی وجہ یہی تھی کہ ان کی نظر انبیاء کرام علیہم السلام کی ظاہری ضرورتوں اور حاجتوں پر پڑی۔ فقالوا ابشر یھدوننا فکفروا۔ تو کہہ اٹھے کیا بشر ہمیں ہدایت دینے آئے ہیں۔ تو کافر ہو گئے۔ اور یہ جو فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ عارف کو اس کی مرادوں اور خواہشوں کے دُور ہو جانے کے بعد صاحب ارادہ بنا دیتے ہیں۔ اور اس کے ہاتھ میں اختیار دے دیتے ہیں۔ اس مضمون کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ کسی اور جگہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے کی جائے گی۔ کیونکہ اب وقت یاوری نہیں کرتا۔

توقیرِ صحابہ کرامؓ

(۲۱)

قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بَلِّغ ما انزل الیکَ مِن ربّکَ وان لم تفعل فما بلغت رسالتہٗ وَ اللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کفار میگفتند کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم از وحی آنچہ موافق اوست اظہار میکند و آنچہ مخالف اوست اظہار نمیکند و مے پوشد و مقرر است کہ نبی را بر خطا مقرر داشتن جائز نیست و الّا خللے در شریعت او پیدا می شود پس چوں خلافِ تعظیم و توقیر خلفاء ثلثہ از آں حضرت بظہور نیامد معلوم شد کہ تعظیم ایشاں از خطا مصون بود و از زوال محفوظ بر سر اصل سخن رویم و جواب اعتراض ایشاں منقح تر بگوئیم کہ متابعت جمیع اصحاب در اصول دیں لازم است و ہرگز در اصول اختلافے ندارند اگر در اختلاف ست در فروع ست و تخصے

marfat.com

کہ طاعن بعض است از متابعت جمیع محروم ست ہر چند کلمہ ایشان متفق است اما شومی انکار ایں اکابر دین در اختلاف می اندازد و راز اتفاق می برآرد بلکہ انکار قائل بانکار مقول او میرساند و ایضاً مبلغان شریعت جمیع اصحاب اند کما مرّ لِاَنَّ الصَّحَابَۃَ کُلَّھُمْ عُدُوْلٌ از ہر یکے چیزی از شریعت بمارسیدہ ست۔

(دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب ۸۰ صفحہ ۷۳)

ترجمہ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (اے میرے رسول جو کچھ تجھ پر تیرے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کو لوگوں تک پہنچا دے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو رسالت کے حق کو ادا نہ کیا اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔)

کفار کہا کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس وحی کو جو آپ کے موافق ہوتی ہے۔ ظاہر کر دیتے ہیں اور جو مخالف ہوتی ہے۔ اُسے ظاہر نہیں کرتے لیکن یہ بات اس امر کی متقاضی ہے کہ نبی ہر حال میں حق کا اظہار کرے۔ ورنہ اس کی شریعت میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ پس جب خلفائے ثلٰثہؓ کی تعظیم و توقیر کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر نہ ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ ان کی تعظیم خطا اور زوال سے محفوظ تھی۔

اب ہم زیادہ وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ اور ان کے اعتراض کا جواب صاف طور پر دیتے ہیں کہ تمام اصحابؓ کی متابعت دین کے اصول میں لازم ہے کیونکہ اصول میں ہرگز اختلاف نہیں رکھتے۔ اگر کچھ خلاف ہے تو فروع میں ہے۔ اب جو کوئی بعض پر طعنہ زنی کرے وہ دیگر صحابہؓ کی متابعت سے بھی محروم رہے گا۔ ہر چند ان کا کلمہ متفق ہے۔ مگر دین کے بزرگوں کے انکار پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بدبختی اتفاق اور اتحاد کو ختم کر دیتی ہے۔ کیونکہ قائل کا انکار اس کے اقوال کے انکار تک پہنچا دیتا ہے نیز شریعت کو امت تک پہنچانے والے صحابہؓ ہی ہیں۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔ کیونکہ سب کے سب صحابہؓ عادل تھے۔ ہر ایک نے کچھ نہ کچھ شریعت ہم تک پہنچائی ہے۔

marfat.com

امتِ محمدیہ میں ابوبکر صدیقؓ افضل ترین ہیں

(۲۲)

صحابہ برآن کہ بزرگ ترین ایشاں ابوبکر صدیق ست شافعی کہ داناتریں مردم ست باحوال اصحاب گفتہ بیچارہ شدند مردم بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس نیافتند زیر سقفِ آسمان۔ شخصے را بہتر و مہتر از ابوبکرؓ لاجرم والی گردانیدند او را بر گردنہائے خویش و ایں قول نص ست از شافعیؒ برانیکہ صحابہ متفق اند بر افضلیت صدیق پس اجماع متحقق شد در قرنِ اوّل افضلیت او پس قطعی خواہد بود کہ انکار آں رانبود۔ و اہل بیت پیغمبر حال شان در رنگ حال کشتی نوح ست کسیکہ سوار شد برآں مخلصی یافت و کسیکہ واماند ازاں بہلاکت رسید۔ بعضے از اکابر فرمودہ اند بدرستیکہ گردانید رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اصحاب خود را بمشابہ ستارہا و بستارہا مردم را می یابند و تشبیہ داد اہل بیت خود را بکشتی نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام از جہت اشارت بدین کہ سوار کشتی را چارہ نیست از رعایت ستارہا تا از بیم ہلاک مامون بود و مصون و بدون رعایت ستارہا مخلصی از ہلاک بوجہے متصور نیست و می باید دانست کہ بدرستی انکار از بعض صحابہ انکارست از ہمگناں زیراکہ ہمہ شان در فضیلت صحبت خیر البشر مشترک اند و فضیلت صحبت بالاتر ست از جمیع فضائل و کمالات و ازینجاست کہ اویس قرنی کہ برگزیدہ تابعین ست بمرتبہ ادنائے صحابی آن سرور علیہ السلوٰۃ والسلام نرسیدہ پس بہ فضیلت صحبت چیزے را برابر نباید ساخت ہر چہ باشد زیراکہ ایمان ایشاں بہ برکت صحبت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام و مشاہدہ نزول وحی شہودی شدہ بود و باین چنیں مرتبہ ایمان بعد اصحاب کرام ہیچ کس مشرف نگشتہ و اما اعمال پس متفرع اند بر ایمان کمال این ہا باندازۂ کمال ایمان ست و آنچہ از منازعات و محاربات میان ایشاں بوقوع درآمدہ محمول ست بر معانی صحیحہ و حکم بلیغہ از ہوائے نفسانی و جہالت و نادانی صادر نبودہ اند بلکہ از اجتہاد و علم و اگر بعضے شان در اجتہاد براہ خطا رفتہ پس مخطی را نیز یک درجۂ ثواب ثابت ست نزد حق سبحانہٗ وتعالیٰ این است راہ راست میان افراط و تفریط کہ اختیار نمودہ اند ویرا اہل سنت وہمیں ست طریق اسلم و سبیل احکم۔

(دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب ۵۹ صفحہ ۳۶ - ۳۳)

marfat.com

ترجمہ

: تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان میں سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام شافعیؒ جو اصحاب کے حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگ بہت بیقرار ہو گئے۔ پس ان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی شخص آسمان کے سایہ تلے نہ ملا۔ پس انہوں نے ان کو اپنا والی بنا لیا۔ یہ صریح دلالت ہے۔ اس بات پر کہ تمام صحابہؓ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے افضل ہونے میں متفق ہیں اور ان کے افضل ہونے میں یہ اجماع صدر اوّل میں ہوا اور یہ اجماع قطعی ہے جس میں انکار کو دخل نہیں ہے اور اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال کشتئ نوح علیہ السلام کی طرح ہے، جو اس پر سوار ہوا بچ گیا۔ اور جو اس سے پیچھے ہٹتا رہا وہ ہلاک ہو گیا۔ بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو ستاروں کی مانند فرمایا اور اہلِ بیت کو کشتئ نوح کی طرح اس میں اشارہ ہے کہ کشتی کے سوار کے لئے ستاروں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ ہلاک ہونے سے بچ جائے اور ستاروں کی رعایت کے بغیر نجات بالکل محال ہے اور اس بات کو اچھی طرح معلوم کریں کہ بعض کا انکار کرنا سب کے انکار کو مستلزم ہے کیونکہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی فضیلت میں سب صحابہؓ مشترک ہیں۔ اور صحبت کی فضیلت تمام فضیلتوں اور کمالوں سے بڑھ کر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اویس قرنی جو تمام تابعین میں سے اچھا ہے۔ ایک ادنیٰ صحابی کے درجے کو نہیں پہنچا ہے پس صحبت کی فضیلت کے برابر کوئی چیز نہیں۔ اور نہ ہوگی کیونکہ ان کا ایمان صحبت اور نزول وحی کی برکت سے شہودی ہو گیا تھا۔ اور صحابہؓ کے بعد کسی کو اس درجہ کا ایمان نصیب نہیں ہوا۔ اور اعمال ایمان پر مرتب ہوتے ہیں اور ان کا کمال ایمان کے کمال کے موافق حاصل ہوتا ہے اور جو کچھ ان کے درمیان جھگڑے واقع ہوتے ہیں۔ سب بہتر حکمتوں اور نیک گمانوں پر محمول ہیں۔ وہ حرص و ہوا اور جہالت سے نہ تھے بلکہ وہ اجتہاد اور علم کی رُو سے تھے۔ اور اگر ان میں سے کسی نے اجتہاد میں خطا کی تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خطا کار کے لئے بھی ایک درجہ ہے اور یہی افراط و تفریط کے درمیان سیدھا راستہ ہے جس کو اہل سنت نے اختیار کیا اور یہی بچاؤ والا اور مضبوط راستہ ہے۔

marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان

(۲۳)

ازیں تحقیق کہ ازیں فقیر باظہار آں موفق شدہ است اعتراضات مخالفاں کہ بر عدم زیادتی ونقصان ایمان نمودہ اند زائل گشت وایمان عامہ مومناں در جمیع وجوہ مثل ایمان انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات نشد نیز اکہ ایمان انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کہ تمام منجلی و نورانی است ثمرات ونتایج باضعاف مضاعفہ دارد از ایمان عامۂ مومنان کہ ظلمات وکدورات دارد علی تفاوت درجاتہم وہمچنیں ایمان ابی بکرؓ کہ در وزن زیادہ از ایمان ایں امت است باعتبار انجلاء ونورانیت باید داشت وزیادتی را راجع بصفات کاملہ باید ساخت نمے بینی کہ انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات با عامہ در نفس انسانیت برابر اند ودر حقیقت وذات ہمہ متحد تفاضل باعتبار صفات کاملہ آمدہ است وآنکہ صفات کاملہ ندارد گویا ازاں نوع خارج است واز خواص وفضائل آں نوع محروم باوجود ایں تفاوت در نفس انسانیت زیادتی ونقصان راہ نمی یابد ونمیتوان گفت کہ انسانیت قابل زیادتی ونقصان است واللہ سبحانہ الملہم للصواب

دفتر اول حصہ چہارم مکتوب ۲۶۶ صفحہ ۱۲۸

ترجمہ

اس تحقیق سے کہ جس کے اظہار کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو توفیق بخشی. مخالفوں کے وہ سب اعتراض جو انھوں نے ایمان کے کم وبیش نہ ہونے پر کئے ہیں زائل ہو گئے اور عام مومنوں کا ایمان تمام وجوہ میں انبیائے علیہم الصلوات والسلام کے ایمان کی طرح نہ ہوا۔ کیونکہ انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ایمان جو کامل طور پر منجلی اور نورانی ہے. عام مومنوں کے ایمان سے جو مومنوں کے درجوں کے اختلاف کے وجہ سے بہت سی ظلمتیں اور کدورتیں رکھتا ہے. کئی گنا زیادہ ثمرات ونتائج رکھتا ہے اور اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان جو وزن میں اس امت کے ایمان سے زیادہ ہے. انجلا اور نورانیت کے اعتبار سے سمجھنا چاہیئے اور زیادتی کو صفات کاملہ کی طرف راجع کرنا چاہیئے کیا نہیں دیکھتے کہ انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام نفس انسانیت میں عام لوگوں کے ساتھ برابر ہیں اور حقیقت اور ذات میں سب باہم متحد ہیں۔ تفاضل یعنی ایک کا دوسرے سے افضل

marfat.com

ہونا صفات کاملہ کے اعتبار سے ہے اور جس میں یہ صفات کاملہ نہیں ہیں گویا وہ اس نوع سے خارج ہے اور اس نوع کے فضائل اور خواص سے محروم ہے لیکن باوجود اس تفاوت کے نفس انسانیت میں زیادتی اور نقصان کا کوئی دخل نہیں۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ وہ انسانیت زیادتی و نقصان کے قابل ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ الْمُلْہِمُ لِلصَّوَابِ۔

فضیلت شیخین رضی اللہ عنہما

(۲۴)

حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرمودہ است کہ ابوبکرؓ و عمرؓ بہر دو افضل ایں امت اند کسیکہ مرا بر ایشاں فضل دہد مفتری است داو را تا زیانہ زنم چنانچہ مفتری را زنند و منازعات و محاربات کہ در میان اصحاب خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات واقع شدہ است بر محامل نیک محمول باید داشت۔

دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب ۷، صفحہ ۳۸

(ترجمہ)

حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ و حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ اس امت میں سب سے افضل ہیں جو کوئی مجھے ان پر فضیلت دے وہ مفتری ہے میں اس کو اتنے کوڑے لگاؤں گا۔ جتنے مفتری کو لگاتے ہیں ۔۔۔۔ حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے درمیان لڑائی جھگڑوں کو نیک وجہ پر محمول کرنا چاہیئے۔

خلفائے اربعہ کی فضیلت اُن کی خلافت کی ترتیب کے مطابق ہے

(۲۵)

افضلیت حضرات خلفائے اربعہ بترتیب خلافت ایشاں ست جہ اجماع اہل حق ست کہ افضل بشر بعد پیغامبراں صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتَسْلِیْمَاتُہٗ سُبْحَانَہٗ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ حضرت صدیق است رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بعد ازاں حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

marfat.com

حضرت خلفائے اربعہ کی افضلیت ان کی خلافت کی ترتیب کے موافق ہے کیونکہ تمام اہل حق کا اجماع ہے کہ پیغمبروں کے بعد تمام انسانوں میں سے افضل حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے بعد حضرت فاروق رضی اللہ عنہ۔

افضلیت شیخین رضی اللہ عنہما پر تفصیلی تبصرہ

(۲۶)

امام برحق و خلیفہ مطلق بعد حضرت خاتم الرسل علیہ و علیہم الصلوات و التسلیمات حضرت ابوبکر صدیق ست رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بعد ازاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ازاں حضرت عثمان ذو النورین ست رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بعد ازاں حضرت علی بن ابی طالب ست رضی اللہ تعالیٰ عنہ، و افضلیت ایشاں بترتیب خلافت ست افضلیت حضرت شیخین باجماع صحابہ و تابعین ثابت شدہ است چنانچہ نقل کردہ اند آنرا اکابر آئمہ کہ یکے از ایشاں امام شافعی ست شیخ ابوالحسن اشعری کہ رئیس اہل سنت ست فرماید کہ افضلیت شیخین بر باقی امت قطعی ست انکار نکند افضلیت شیخین را بر باقی صحابہ مگر جاہل یا متعصب حضرت امیر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ میفرماید کہ کسیکہ مرا بر ابی بکر و عمر فضل دہد مفتری ست او را تازیانہ زنم چنانکہ مفتری را زنند۔

(دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۶۷، صفحہ ۷۴)

(۲۷)

حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد امام برحق اور خلیفہ مطلق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بعد ازاں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور ان کی افضلیت ان کی خلافت کی ترتیب پر ہے حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی افضلیت صحابہ و تابعین کے اجماع سے ثابت ہو چکی ہے۔ چنانچہ اس کو آئمہ بزرگواران

marfat.com

کی ایک بڑی جماعت نے نقل کیا ہے۔ جن میں سے ایک امام شافعی علیہ الرحمۃ ہیں شیخ ابوالحسن اشعری جو اہل سنت کا رئیس ہے فرماتا ہے کہ شیخین کی افضلیت باقی امت پر قطعی ہے سوائے جاہل یا متعصب کے اس کا کوئی انکار نہیں کرتا۔ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی مجھ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے وہ مفتری ہے میں اس کو اسی طرح کوڑا لگاؤں گا۔ جس طرح مفتری کو لگاتے ہیں۔

صحابی کا مرتبہ ـــــ نگاہِ مجدّد میں

(۲۸)

اویس قرنی باں رفعت شاں کہ بشرف صحبت خیر البشر علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰات والتسلیمات نرسیدہ بمرتبہ ادنیٰ صحابی نرسد شخصے از عبداللہ بن المبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرسید ایّھما افضل معاویۃ ام عمر بن عبد العزیز در جواب فرمود الغبار الذی دخل انف فرس معاویۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خیر من عمر بن عبد العزیز کذا مرۃ۔ (دفتر اول حصہ سوم مکتوب ۲۰۷ صفحہ ۹۹)

(ترجمہ)

خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ باوجود اس قدر بلند مرتبہ ہونے کے چونکہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں حاضر نہیں ہوئے ادنیٰ صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکے کسی شخص نے عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز تو جواب فرمایا کہ وہ غبار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاویہ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہوا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی درجہ بہتر ہے۔

(۲۹)

صحابہ کرام کا کامل احترام

واسطہ میان ایمان و کفر از امام جدا شدہ دا امام در شان او فرمودہ اعتزل عنا علیٰ ھذا القیاس

marfat.com

سائرِ الفِرَقِ الباقیۃ و طعن کردن در اصحاب فی الحقیقت طعن کردن ست به پیغمبر خدا جلّ شانہٗ مَا اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ اَصْحَابَہٗ، چہ خبثِ ایں ہا منجر بہ خبث صاحب ایشاں میشود نعوذُ باللّٰہِ سُبْحَانَہٗ، مِنْ ھٰذَا الاعتقادِ السُّوْءِ و ایضاً شرائع کہ از راہ قرآن و احادیث بما رسیدہ است بتوسط نقل ایشاں ست ہرگاہ ایشاں مطعون باشند نقل ایشاں نیز مطعون خواہد بود و ایں نقل مخصوص بِبَعْضٍ دُوْنَ بَعْضٍ نیست بَلْ کُلُّھُمْ فِی الْعَدَالَۃِ وَالصِّدْقِ وَالتَّبْلِیْغِ سَوَآءٌ پس طعن ایشاں اَیَّ وَاحِدٍ کَانَ مِنْھُمْ مُسْتَلْزِمٌ طعن دین ست وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِنْہُ و اگر طاعنیان بگویند کہ ما ہم متابعت اصحاب میکنیم لازم نیست کہ جمیع اصحاب را متابع باشیم بلکہ ممکن نیست۔

(دفتر اول حصّہ دوم صفحہ ۲، مکتوب نمبر ۸)

ترجمہ

ایمان اور کفر کے درمیان واسطہ ثابت کرنے کے باعث امامؒ سے جُدا ہو گیا۔ اور امامؒ نے اس کے حق میں فرمایا اِعْتَزَلَ عَنَّا ہم سے جُدا ہو گیا اسی طرح باقی فرقوں کو قیاس کر لو۔ اور صحابہ کے حق میں طعنہ زنی کرنا درحقیقت پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذات گرامی پر نعوذ باللہ طعن کرنا ہے۔ مَا اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ اَصْحَابَہٗ یعنی جس نے صحابہؓ کی عزت و تکریم نہیں کی وہ رسول اللہ پر ایمان نہیں لایا کیونکہ اس کا حسد کفر کی حد تک پہنچا دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس بد اعتقادی سے بچائے اور جو احکام قرآن و حدیث سے ہم تک پہنچے ہیں وہ تمام صحابہؓ کی نقل اور وسیلہ سے پہنچے ہیں۔ جب صحابہؓ مطعون ہوں گے تو نقل بھی مطعون ہوں گی۔ کیونکہ نقل ایسی نہیں کہ بعض کے سوا بعض سے مخصوص ہو۔ بلکہ سب کے سب عدل اور صدق اور تبلیغ میں مساوی ہیں۔ پس ان میں سے کسی ایک کا طعن دین کے طعن کو مستلزم ہے اللہ تعالےٰ اس سے بچائے اور اگر طعن کرنے والے یہ کہیں کہ ہم بھی صحابہ کی متابعت کرتے ہیں تو پھر یہ لازم نہیں کہ ہم صحابہ کے تابع ہوں بلکہ ان کی آراء کے متضاد ہونے اور مذاہب کے اختلاف کے باعث سب کی فرمانبرداری ممکن نہیں۔

(۳۰) طریقت اور حقیقت کی بنیاد شریعت پر ہے۔

محمد و مابعد از طی منازل سلوک و قطع مقامات جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازیں سیر و سلوک بتحصیل مقام اخلاص ست کہ مربوط بفنائے اٰلِھَہٗ آفاقی و اَنفُسی ست و ایں اخلاص جزویست از اجزائے

marfat.com

شریعت چہ شریعت را سہ جزو ست علم و عمل و اخلاص پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثالث کہ اخلاص ست۔ حقیقت کار این ست امّا فہم ہر کس اینجا نرسد۔ اکثر عالم بخواب و خیال آرمیدہ اند بجوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بہ حقیقت طریقت و حقیقت چہ دارسند شریعت را پوست خیال میکنند و حقیقت را مغز می دانند۔ نمی دانند کہ حقیقت معاملہ چیست بہ ترہات صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون ہداہم اللہ سبحانہ سواء الطریق والسلام علینا وعلی عباد اللہ الصّلحین ط

(مکتوب نمبر ۳۶ دفتر اوّل صفحہ نمبر ۱۰۴)

ترجمہ

میرے مخدوم! سلوک کی منزلوں کو طے کرنے اور جذب و ضبط کے مقامات کو قطع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس سیر و سلوک سے مقصود مقام اخلاص حاصل کرنا ہے۔ جو آفاقی و انفسی معبودوں کی فنا پر منحصر ہے اور یہ اخلاص شریعت کے اجزا میں سے ایک جزو ہے۔ کیونکہ شریعت کے تین جزو ہیں۔ علم و عمل و اخلاص۔

پس طریقت حقیقت دونو شریعت کے تیسرے جزو یعنی اخلاص کی تکمیل کے لئے شریعت کے خادم ہیں۔ اصل مقصود یہی ہے۔ لیکن ہر شخص کا فہم یہاں تک نہیں پہنچا۔ اکثر عالم خواب و خیال میں آرام پسند ہیں نیز نکمی اور بیہودہ باتوں پر کفایت کرتے ہیں۔ وہ شریعت کے کمالات کو ہی نہیں جان سکتے تو طریقت اور حقیقت کا کیا پتہ لگا سکتے ہیں۔ یہ لوگ شریعت کو پوست خیال کرتے ہیں۔ اور حقیقت کو مغز جانتے ہیں۔ لیکن نہیں جانتے کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ صوفیا کی بعض بیہودہ باتوں پر مغرور اور احوال و مقامات پر فریفتہ ہیں۔ ھَدَاھُمُ اللہُ سُبْحَانَہٗ سَوَاءَ الطَّرِیْقِ وَالسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْن۔
اللہ تعالیٰ اُن کو سیدھے رستے کی ہدایت دے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔

(۳۱) شریعت و طریقت کا حسین امتزاج

حدیث لِیْ مَعَ اللہِ وَقْتٌ کہ از اں سرور علیہ و علی آلہ الصَّلوٰاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ نقل کردہ اند جمعی از وقت وقت مستمر مراد داشتہ اند و جمعی دیگر وقت نادر راجح با این بیان شد چہ نسبت بہ بعضی لطائف استمرار است و نسبت بہ بعضی دیگر ندرۃ فلا خلاف بالجملہ ظاہر را بشریعت غرّا متحلی

marfat.com

دانستہ بتکرار سبق باطن مداومت نمایند اندریں بحر بے کرانہ چو غوک دست و پائے بزن چہ دانی بوک ۔ اخوی لوی مولانا محمد صدیق در آگرہ اند ملاقات ایشاں غنیمت دانند ۔

(حوالہ ۔ دفتر اول حصّہ سوم صفحہ ۶۳ مکتوب نمبر ۷۵)

ترجمہ

لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ ؛ جو آنحضرت علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام سے منقول ہے اور بعض حضرات نے وقت سے وقت مستمر مراد لی ہے اور بعض نے وقت نادر سے حقیقتاً اس کے معنی اسی بیان کی طرف راجع ہیں ۔ کیونکہ بعض لطائف کی نسبت بطریق استمرار ہے اور بعض کی نسبت بطریق ندرت پس کچھ بھی خلاف نہیں ۔ یعنی اپنے ظاہر کو اتباع شریعت سے آراستہ کرکے باطنی سبق کے تکرار پر قائم و دائم رہیں ۔

اندریں بحرِ بے کرانہ چہ غوک

دست و پائے بزن چہ دانی بوک

عزیز محترم مولانا محمد صدیق آگرہ میں ہیں اُن کی ملاقات کو غنیمت سمجھئے ۔

(۳۲) دوامِ ذکر شریعت کی کامل پیروی سے حاصل ہوتا ہے

اے فرزند فرصت غنیمت ست وصحت و فراغ مغتنم ہموارہ اوقات را بذکر الٰہی جل شانہٗ مصروف باید ساخت ہر عملے کہ بر وفق شریعت غرا کردہ آید داخل بذکر ست اگرچہ بیع و شری بود پس در جمیع حرکات و سکنات مراعات احکام شرعیہ باید نمود تا آنہا ہمہ ذکر گردد چہ ذکر عبارت از طرد غفلت است و چوں مراعات اوامر و نواہی در جمیع افعال نمودہ آید از غفلت امرو ناہی آنہا نجات میسر شد و دوام ذکر ورا میسر یاد داشت حضرت خواجہاست قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْرَارَ ھُم کہ آں مقصود بر باطن ست و ایں در ظاہر نیز متمشی ست اگرچہ احسن تعبیر تَقَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اِیَّاکُمْ بِمُتَابَعَۃِ صَاحِبِ الشَّرِیْعَۃِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ ۔ (دفتر دوم حصّہ ششم صفحہ نمبر ۶۲ مکتوب نمبر ۲۵)

ترجمہ

پسر عزیز، فرصت، صحت اور فراغت کو غنیمت جاننا چاہئے ۔ اور تمام اوقات ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہئے جو عمل شریعت حقہ کے موافق کیا جائے ۔ ذکر ہی میں داخل ہے ۔ اگرچہ خرید و فروخت ہو ۔ پس تمام

marfat.com

حرکات و سکنات میں احکام شرعیہ کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے تاکہ سب کچھ ذکر میں شمار ہو جائے۔ ذکر سے مراد غفلت سے دور ہو جانا ہے۔ جب تمام افعال میں اوامر و نواہی کو مدنظر رکھا جائے۔ تو امر و نواہی کی غفلت دور ہو جاتی ہے۔ اور دوام ذکر الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن دوام حضرت خواجگان کی یادداشت سے الگ ہے وہ یادداشت صرف باطن تک ہی محدود ہے اور اس ذکر دوام کا اثر ظاہر میں بھی ہے۔ سگرچہ شوار ہے

وَفَّقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اِيَّاكُمْ بِمُتَابَعَةِ صَاحِبِ الشَّرِيْعَةِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ ۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو صاحب شریعت علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی متابعت کی توفیق دے۔

ریاضت و مجاہدہ کا شریعت کے مطابق ہونا لازم ہے

(۳۲)

ہر قدر کہ در شریعت راسخ تر باشد از ہوائے نفس بعید تر بود پس ہیچ چیز بر نفس امارہ شاق تر از امتثال اوامر و نواہی شریعت نبود و خرابی او جز در تقلید صاحب شریعت متصور نباشد ریاضات و مجاہدات کہ بماورائے تقلید سنت اختیار کنند معتبر نیست کہ جوگیہ و براہمہ ہند و فلاسفۂ یونان درین امر شرکت دارند و آں ریاضات در حق ایشاں جز ضلالت نمی افزاید و غیر خسارت راہ نے نماید۔

(دفتر اوّل حصہ چہارم مکتوب ۲۲۱ صفحہ ۹)

ترجمہ

سالک اتباع جس قدر شریعت میں راسخ اور ثابت قدم ہوگا۔ اسی قدر ہوائے نفس سے زیادہ دور ہوگا۔ پس نفس امارہ پر شریعت اور امر و نہی کے بجالانے سے زیادہ دشوار کوئی چیز نہیں۔ اور صاحب شریعت کی پیروی کے سوا کسی چیز میں اس کی خرابی متصور نہیں ہے وہ ریاضتیں اور مجاہدے جو سنت کی تقلید کے سوا اختیار کریں وہ معتبر نہیں کیونکہ جوگی اور برہمن اور یونان کے فلسفی اس امر میں شریک ہیں۔ اور وہ ریاضتیں ان کے حق میں گمراہی کے سوا کچھ زیادہ نہیں دیتیں۔ اور سوائے خسارے کے کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔

---

marfat.com

اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا طریق

(۳۴)

درویشانے کہ قدم راسخ در شریعت دارند و از عالم حقیقت نیک شناسا اند از ایشاں ہمتے باید طلب نمود و مددے باید جست تا عنایتِ حق سبحانہ از دریچۂ ایشاں ظاہر شدہ تمام بجانب جناب قدس خود تعالےٰ جذب نماید و مخالفت را در روے گنجائش نماند تا سر موئے راہ مخالفت شریعت کشادہ است محلِ خطر ست تمام سبلِ مخالفت را باید مسدود ساخت ؎

محال ست سعدی کہ راہ صفا
تو آں رفت جز در پے مصطفےٰ

صلوات اللّٰہ وسلامہٗ علیہ وعلیٰ آلہٖ (دفتر اوّل حصّہ دوم مکتوب نمبر ۸۷ صفحہ ۶۹)

(ترجمہ)

وہ درویش جو شریعت حقہ میں قدم راسخ رکھتے ہیں۔ اور عالم حقیقت سے بخوبی واقف ہیں ان سے اعانت طلب کرنی چاہیئے اور تاکہ حق تعالیٰ کی عنایت ان کے طفیل اپنی طرف کھینچ لے۔ اور کسی مخالفت کی گنجائش نہ رہے۔ اگر شریعت کی مخالفت کا راستہ بال بھر بھی کھلا رہے۔ تو خطرہ کا مقام ہے۔ مخالفت کے تمام راستوں کو بند کرنا چاہیئے ؎

طاعت ہو نہ جب تک مصطفےٰ کی
کبھی حاصل نہ ہو دولت صفا کی

فقراء کون ہیں؟

(۳۵)

مکتوب مرغوب اخوی اعزی وصول یافت چوں منبئ از محبت فقراء و التجا بایں طائفہ علیہ بود، موجب فرحت گشت المرءُ مع من احبّ نقد وقت دانند امّا بداند کہ دیوانگاں این راہ باین

marfat.com

معیت تسلّی میگیرند وبایں بُعدِ قربِ نما تسکین نمییابند قربے می خواہند کہ بُعد نما باشد و وصلے میجویند کہ ہجر آسا بود تسویف و تاخیر را تجویز نمینمایند تعطیل و تاجیل را مستہجن می انگارند نقدِ وقت را بمز خرفات بیہودہ صرف میکنند وسرمایۂ عمر را بہ مموہاتِ لاطائل تلف نمی فرمایند از شریف بخسیس نمیگرایند و از مرضی بمغضوب التفات نمینمایند بلقمہائے چرب و شیریں خود را نمیفروشند و بجامہائے رقیق و مزیّن حظ بندگی نمید ہند عار دارند از آنکہ تختِ شاہی را بقاذورات تعلقات ملوّث دارند و ننگ دارند از آنکہ در ملک خداوندی جل سلطانہٗ لات و عزّی را شرکت د ہند ای برادر اینجا ہمہ دین خالص میطلبند اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ و غبار ی از شرکت تجویز نہ فرمایند۔ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ ساعتے بحال خود در ر سید اگر دین خالص متیسر شدہ است بُشْرٰی لَکُمْ و الاعلاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد واقعہ کہ نوشتہ بودند ظہور جن بود و تصرف باطل او ایں قسم ظہور و تصرف امر بطالبان بسیار واقع می شود غم نیست (دفتر اول حصہ سوم صفحہ ۶۱-۶۲ مکتوب ۱۴۲)

ترجمہ

برادر عزیز کا مکتوب پہنچا۔ چونکہ فقیر کی محبت اور اس طائفہ عالیہ کی طرف التجا کرنے کے حال سے بھرپور تھا اس لئے خوشی کا باعث ہوا۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کو اپنا نقد وقت سمجھیں۔ لیکن جان لیں کہ اس راہ کے دیوانے اس طرح تسلی حاصل نہیں کر پاتے۔ نہ اس قرب نما بعد سے تسکین نہیں پاتے ہیں۔ بلکہ ایسا قرب چاہتے ہیں جو بعد نما ہو اور ایسا وصل ڈھونڈھتے ہیں۔ جو ہجر کی مانند ہو۔ تسویف و تاخیر کی تجویز نہیں کرتے۔ تعطیل و تاجیل کو برا خیال کرتے ہیں۔ وقت بے ہودہ زیب و زینت میں صرف نہیں کرتے اور عمر کے سرمایہ کو بے فائدہ ملمع امور میں تلف نہیں کرتے۔ شریف سے خسیس کی طرف میلان نہیں کرتے۔ اور پسندیدہ کو چھوڑ کر مغضوب کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور اپنے آپ کو چرب اور شیریں لقموں کے بدلے نہیں بیچتے۔ اور باریک و آراستہ لباس کے لئے غلامی اختیار نہیں کرتے۔ انہیں اس بات سے عار ہوتی ہے کہ شاہی تخت کے تعلقات سے آلودہ ہوں۔ وہ اس بات کو ننگ سمجھتے ہیں۔ کہ ملک خداوندی میں لات و عزیٰ کو شریک بنائیں۔ تو اے جان برادر وہ فقط دین خالص طلب کرتے ہیں اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ وہ شرک کا غبار پسند نہیں فرماتے۔ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ اگر تو نے شرک کیا تو تیرا تمام عمل اکارت گیا گھڑی بھر کے لئے اپنے حال پر غور کر۔ اگر دین خالص ہے۔ تو آپ کو بشارت اور مبارک ہو۔ اگر وہ نہیں تو وقوع سے پہلے واقع کا علاج کرنا چاہیئے۔ وہ واقعہ جو آپ نے لکھا تھا۔ اس کا ظہور باطل کا تصرف تھا۔ اور اس قسم کا تصرف اور ظہور طالبان حق پرست پر ہوتا ہے۔ آپ کچھ غم نہ کریں۔

marfat.com

شیخ کامل کون ہے

(۳۶)

پیر آنست کہ مرید را بحق سبحانہ راہنمائی فرماید ایں معنی در تعلیم طریقت بیشتر ملحوظ است و واضح تر است پیر تعلیم ہم استاد شریعت است و ہم رہنمائی طریقت بخلاف پیر خرقہ پس رعایت آداب پیر تعلیم بیشتر بجا باید آورد و باسم پیری او احق باشد و در ایں طریق ریاضات و مجاہدات با نفس امارہ با تیان احکام شرعیہ است۔
(دفتر اوّل حصّہ چہارم مکتوب نمبر ۲۲۱ صفحہ ۸)

(ترجمہ)

شیخ کامل وہ ہے۔ جو مرید کو حق سبحانہ کی طرف رہنمائی کرے یہ بات تعلیم طریقت میں زیادہ ملحوظ اور واضح ہے۔ کیونکہ پیر تعلیم شریعت کا استاد بھی ہے۔ اور طریقت کا رہنما بھی ہے۔ بخلاف پیر خرقہ کے۔ پس تعلیم کے آداب میں پیر کامل کی زیادہ تر رعایت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ شیخ کہلانے کا زیادہ مستحق ہے اور اس طریق میں ریاضتیں اور مجاہدے نفس امارہ کے ساتھ احکام شرعی کے بجالانے کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔

(۳۷) صحبت فقرا اختیار کرنی چاہیئے

اے برادر ظاہر از صحبت فقرا در دل تنگ گشتہ مجلس اغنیا را اختیار کردہ اید بسیار بد کردہ اید امروز اگرچہ چشم شما پوشیدہ است فردا خواہند کشاد و غیر از ندامت فائدہ نخواہد کرد خبر مشروط است اے بو الہوس امروز از دو حال خالی نیست در مجلس اغنیا جمعیت خواہند داد یا نہ اگر بدہند و اگر ندہند استدراج است عیاذاً باللہ سبحانہ من ذالک و اگر نہ دہند خسر الدنیا و الاخرۃ شان حال کنا سی فقرا بہ از صدر نشینی اغنیا است امروز ایں سخن معقول شما نشود بالآخر معقول خواہد شد و فائدہ نخواہد داشت۔ آرزوئے طعام چرب و تمنائے لباس فاخر شما را در بلا انداخت ہنوز ہم ہیچ نرفتہ است فکر بر اعلی بکنید ہرچہ از حق سبحانہ و تعالیٰ مانع آید آں را دشمن دانستہ از دے فرار نمائید و حذر کنید اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ نفس قاطع است حقوق

صحبت پیر آں داشت کہ یک مرتبہ پیشانی نصیحت کردہ شد و اصل در آوردہ باند (دفتر اوّل حصہ سوم مکتوب ۱۳۲ صفحہ ۱۱)

marfat.com

برادرم! آپ نے فقراء کی صحبت سے دل تنگ ہو کر دولتمندوں کی مجلس اختیار کی ہے۔ بہت بُرا کیا ہے۔ آج اگر آپ کی آنکھ بند ہے تو کل کھل جائے گی اور پھر ندامت کے سوا کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ اطلاع دینا شرط ہے۔ اے بوالہوس۔ تیرے لئے یہ احوال دو صورتوں سے خالی نہیں۔۔ دولتمندوں کی مجلس میں آپ کو جمعیت خاطر ملے گی یا نہ ملے گی اگر تو بد اور نہ ملے گی تو بدتر اور اگر مل جائے استدراج پر محمول ہو گی۔ نعوذ باللہ۔ اگر دین گئے تو دنیا و آخرت کا خسارہ شامل حال ہو گا، فقراء کی خاک روبی دولت مندوں کی صدر نشینی سے بہتر ہے۔ آج یہ بات آپ کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ آخر ایک دن سمجھ آجائے گی، پھر کچھ فائدہ نہ دے گی۔ چرب کھانوں کی خواہش اور قیمتی لباس کی تمنا نے آپ کو اس بلا میں ڈال دیا۔ ابھی کچھ نہیں گیا۔ مقصد کا فکر کریں! اور جو کچھ حق تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے سے مانع ہو۔ اس کو دشمن جان کر اس سے بھاگیں اور اس سے بچیں۔ اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ نص قاطع ہے۔ صحبت کے حق نے اس بات پر برانگیختہ کیا۔ کہ ایک مرتبہ آپ کو نصیحت کی جائے آپ عمل کریں یا نہ کریں۔

بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہونے کے آداب

(۳۸)

چون کسے پیش درویشاں برود باید کہ خود را خالی کردہ رود تا مملو باز گردد و در بیان آنکہ اول تصحیح عقاید باید کرد۔ دو مرتبہ شما قدم رنجہ نمودہ آمدہ اید و زود برخاستہ رفتید فرصت آں نشدہ کہ بعضی از حقوق صحبت ادا کردہ شود مقصود از ملاقات افادہ است یا استفادہ و چوں مجلس ازیں ہر دو خالی باشد از اعتداد خارج است پیش ایں طائفہ خالی شدہ باید آید تا مملو بازگردد و اظہار افلاس خود باید نمود تا ایشاں را بر و سے شفقت آید و راہ افاضہ بکشاید سیر آمدن و سیر رفتن مزہ ندارد امتلاء را جز علت یا ز نیست۔ (دفتر اول حصہ سوم صفحہ ۳۲ مکتوب ۱۵۷)

(ترجمہ)

جب کوئی سائل کسی درویش کی خدمت میں جائے تو اس کو چاہیئے کہ خالی ہو کر جائے تاکہ بھرا ہوا واپس آئے، اس کے لئے سب سے پہلے عقائد کی درستی ضروری ہے۔ چنانچہ حکیم عبدالوہاب کو)

marfat.com

لکھتے ہیں۔ کہ آپ نے دو دفعہ قدم رنجہ فرمایا۔ لیکن جلد ہی اٹھ کر چلے گئے۔ اس قدر فرصت بھی نہ ملی کہ بعض حقوق مجلس ادا کر جاتے۔ ملاقات کا مقصود افادہ ہوتا ہے یا استفادہ۔ جب مجلس ان دونوں فوائد سے خالی ہو۔ تو وہ کسی گنتی میں نہیں۔ اس گروہ کے پاس خالی ہو کر آنا چاہیئے تاکہ بھرے ہوئے واپس جائیں۔ اپنی مفلسی کا اظہار کرنا چاہیئے تاکہ ان کو شفقت آئے اور استفادہ کا راستہ کھل جائے۔ اسطرح سیر آنا اور سیر ہی چلا جانا کچھ مزا نہیں دیتا۔ امتلاء یعنی پر شکمی سوائے بیماری کے اور کچھ نہیں۔

صُحبتِ فقراء کے فیوض و برکات

(۲۹)

خداوند تعالیٰ فرشتگان را فرماید شمارا گواہ گرفتم ایشان را ہمہ بیامرزیدم ملائکہ گویند یارب در آن مجلس ذاکران فلاں از برائے ذکر نیامدہ بود حاجتِ دنیاوی داشت برائے آں آمدہ بود حق سبحانہٗ فرماید ایشاں جلیساں اند یعنی جلیسان منند بحکم اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ ہمنشیں ایشان بدبخت نباشد پس ازیں حدیث و از حدیث سابق کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ لازم می آید کہ محبانِ ایں طائفہ با ایشانند و ہر کہ با ایشاں است بدبخت نباشد صحبت ایں طائفہ از جملۂ ضروریات است حق سبحانہٗ و تعالیٰ در صحبت ایشاں اندازد۔

گر دمستان اگر دمے بخم رسد بوئے رسد
گرچہ بوئے ہم نباشد رویت ایشاں بس است

(دفتر اول حصہ سوم مکتوب ۲۰۳ صفحہ ۹۶)

(ترجمہ)

حق تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے۔ کہ تم گواہ رہو۔ میں نے سب کو بخش دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ یا الہٰی اس ذکر کی مجلس میں فلاں آدمی ذکر کے لئے نہیں آیا تھا۔ بلکہ کسی دنیاوی حاجت کے لئے آیا تھا۔ اور ان میں بیٹھ گیا تھا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ لوگ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ میں اس کا ہم نشیں ہوں جس نے میرا ذکر کیا) کے بموجب میرے ہم نشیں ہیں۔ اور اُن کا ہمنشیں بدبخت نہیں ہوتا۔

اس حدیث اور پہلی حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ سے لازم آتا ہے۔ کہ ان کے محب ان کے ساتھ ہیں اور جو کوئی ان کے ساتھ ہے۔ وہ بدبخت نہیں ہوتا۔ اہل اللہ کی صحبت نہایت ضروری ہے۔ حق تعالیٰ ان لوگوں کی صحبت نصیب فرمائے۔

marfat.com

گر دمستان گرد گرمے کم رسد بوئے رسد
گرچہ بوئے ہم نباشد رویت ایشاں بس است

فقراء کی صحبت میں بیٹھنے والا شقاوت سے محفوظ ہے

(۴۰)

(بر محبت ایں طائفہ علیہ و در بیان آنکہ جلیس ایشاں از شقاوت محفوظ است وما ینا سب ذالک)

اَحْسَنَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْوَالَکُمْ وَاَصْلَحَ سُبْحَانَہٗ اَعْمَالَکُمْ وَاٰمَالَکُمْ مکتوب شریف چوں منبئ از نسبتِ فقراء بود برسیدن آں فرحتِ فراواں روئے داد حق سبحانہٗ تعالیٰ محبتِ ایں طائفہ علیہ را روز بروز زیادہ گرداند و نیاز مندے نسبتِ بایشاں سرمایۂ روزگار سازد و بحکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ محبانِ ایشاں با ایشانند والیشانند کہ جلیس ایشاں از شقاوت محفوظ است (دفتر اوّل حصہ سوم مکتوب ۲۰۳ صفحہ ۹۵)

ترجمہ

(اس بزرگ گروہ کی محبت کی ترغیب میں اور اس بیان میں کہ ان کا ہم نشین بدبختی سے محفوظ ہے۔ ان کے مناسب حال بیان میں، ملا حسینی کی طرف لکھا ہے۔)

اَحْسَنَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْوَالَکُمْ وَاَصْلَحَ اَعْمَالَکُمْ وَاٰمَالَکُمْ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے احوال کو اچھا کرے اور آپ کے اعمال اور مقاصد کو نیک کرے۔

مکتوب شریف جو فقراء کی محبت پر مبنی تھا۔ پہنچا اور بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ حق تعالیٰ اس بلند گروہ کی محبت کو دن بدن زیادہ کرے اور ان کی نسبت نیاز مندی کو سرمایہ روزگار بنائے۔ اور اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کے بموجب ان کا محب انہی کے ساتھ ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشیں بدبخت نہیں ہوتا۔

بزرگوں کی زیارت سے خدا یاد آتا ہے۔

(۴۱)

صحیفہ شریفہ کہ از کمال محبّت و اخلاص صدور یافتہ بود مع ہدایا رسید حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ بر محبت ایں طائفہ استقامت کرامت فرماید و بایشاں محشور دارد ھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ

marfat.com

وَلَا یُحْرَمُ اَنِیْسُهُمْ وَلَا یُخَیَّبُ مُسْتَمِسُّهُمْ ۞ وَهُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ اِذَا رَاَوْا ذُکِرَ اللّٰهُ وَهُمْ مَنْ عَرَفَهُمْ وَجَدَ اللّٰهَ ۞ نَظَرُهُمْ دَوَاءٌ وَکَلَامُهُمْ شِفَاءٌ وَصُحْبَتُهُمْ ضِیَاءٌ وَبَهَاءٌ ۞ مَنْ رَاٰی ظَاهِرَهُمْ خَابَ وَخَسِرَ وَمَنْ رَاٰی بَاطِنَهُمْ نَجٰی وَاَفْلَحَ ۞

(دفتر دوم مکتوب نمبر ۵۲ صفحہ ۱۲۵)

ترجمہ

آپ کا صحیفہ شریفہ جو کمال و محبت و اخلاص سے صادر فرمایا تھا مع تحائف ملا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس گروہ کی محبت پر استقامت عطا فرمائے اور حشر بھی انہی کے ساتھ اٹھائے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشین بدبخت نہیں ہوتا اور ان کا انیس و حبیب محروم نہیں رہتا هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰهُ یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے دیکھنے سے خدا یاد آجاتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جس نے ان کو پہچانا اس نے اللہ تعالےٰ کو پا لیا ان کی نظر دوا ہے اور ان کا کلام شفا ہے اور ان کی صحبت سراپا نور و ضیاء ہے یہی وہ لوگ ہیں جس نے ان کے ظاہر کو دیکھا محروم و نا امید ہوا اور جس نے ان کے باطن کو دیکھا سرفراز ہوا اور نجات و خلاصی پا گیا۔

صحبتِ شیخ ذکرِ حق سے بہتر ہے

(۴۲)

حضرت خواجہ احرار قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ العزیز در فقرات می آرند کہ ع

سایہ رہبر بہ است از ذکر حق

بہ گفتن با عتبار نفع است یعنی سایہ رہبر نافع تر است۔ مرید را از ذکر گفتن او چہ مرید را دریں وقت بمذکور جل و علا مناسبت کامل حاصل نیست (دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر ۱۸۷ صفحہ ۴۷)

ترجمہ

حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ کا فرمان ہے۔ ع

سایہ رہبر بہ است از ذکر حق

ترجمہ: ذکر سے بہتر ہے سایہ پیر کا۔

یہاں بہتر کہنا نفع کے اعتبار سے ہے۔ یعنی رہبر کا سایہ مرید کے لئے اس کے ذکر کرنے سے زیادہ

marfat.com

فائدہ مند ہے۔ کیونکہ مرید کو ابھی مذکور کے ساتھ کامل مناسبت نہیں ہے۔

فقرا سے محبت باعث برکت اور ان سے بغض زہر قاتل ہے

(۴۳)

شیخ الاسلام ہروی میفرماید الہٰی چیست اینکہ دوستان خود را کردی کہ ہرکہ ایشاں را شناخت۔ بغض ایں ایں طائفہ سم قاتل ست وطعن ایشاں موجب حرمان ابدی ست نجّانا اللہ سبحانہٗ و ایّاکم عن ھٰذہ الابتلاء۔

(دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب ۱۰۷ صفحہ ۱۰۷)

(ترجمہ)

شیخ الاسلام ہروی فرماتے ہیں کہ الٰہی تو نے اپنے دوستوں کو کیا عطا کیا ہے کہ جس نے ان کو پہچانا تجھ کو پالیا۔ اور جب تک تجھ کو نہ پایا۔ ان کو نہ پہچانا۔ اس گروہ کا بغض زہر قاتل ہے اور ان پر طعن کرنا ہمیشہ کے لئے مایوسی کا باعث ہے نجّانا اللہ سبحانہٗ و ایّاکم عن ھٰذا الابتلاء اللہ تعالےٰ ہم کو اور آپ کو اس مصیبت سے بچائے۔

فقراء کی خدمت

(۴۴)

مکتوب شریف کہ از روئے التفات ارسال داشتہ بودند رسید محبت فقرا و توجہ بایں طائفہ از اجل نعم خداوندیست جلّ سلطانہٗ از حضرت حق سبحانہ و تعالےٰ استقامت برآں مسئول و مرجوست نیازیکہ بدرویشاں فرستادہ بودند نیز وصول یافت فاتحہ سلامت خواندہ شد۔

(دفتر اوّل حصہ سوم مکتوب ۴۲ صفحہ ۲)

(ترجمہ)

مکتوب جو توجہ کی بنا پر ارسال کیا تھا۔ پہنچا۔ فقرا کی محبت اور اس گروہ سے توجہ رکھنا خدائے تعالےٰ کی بڑی نعمت ہے۔ حق سبحانہٗ تعالےٰ اس پر استقامت فرمائے۔ وہ نیاز جو درویشوں کے لئے بھیجی تھی وہ بھی وصول ہوئی۔ جس کے لئے حمد و ثنا کافی ہے

marfat.com

فقراء سے محبت کی ترغیب کی وجہ

(۴۵)

در تحریص بر محبتِ فقراء و توجہ بایشاں و اتبّاعِ صاحب الشریعۃ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مراسلہ شریفہ و مفاوضہ لطیفہ در ود یافت حمداً للہ سبحانہ کہ از فحوائے آن محبتِ فقراء و توجہ درویشان مفہوم گشت کہ سرمایۂ سعادت است لِاَنَّھُمْ جُلَسَآءُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَ ھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ وَ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ فِیْ شَانِھِمْ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ ۔ (دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب ۴۴ صفحہ ۶۰)

(ترجمہ)

فقراء کی محبت اور ان کی توجہ کی ترغیب اور صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع میں مرزا بدیع الزمان کی طرف لکھا ہے۔

آپ کا شریف اور لطیف خط موصول ہوا۔ الحمد للہ کہ اس کے مضمون سے فقراء کی محبت اور ان کی طرف توجہ کی ترغیب ملتی ہے۔ جو سرمایہ آخرت ہے۔ کیونکہ یہی لوگ اہل اللہ ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے۔ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ : ترجمہ بہت سے ایسے پریشان حال لوگ ہیں۔ جو دروازہ سے ہٹائے ہوئے ہیں۔ اگر قسم کھائیں خدا کی تو پورا کردے اللہ تعالیٰ اس کو۔

مقامِ ولایت

(۴۶)

اے فرزند در مقام ولایت دست از دنیا و آخرت باید شست دگر فنائی آخرت را در رنگ گرفتاری دنیا باید شمرد و در آخرت را در رنگ در دنیا محمود نباید دانست امام داؤد طائی فرماید ان اردت السلامۃ

marfat.com

سلّم علی الدنیا وان اردت الکرامۃ کبّر علی الآخرۃ و دیگرے از طائفہ علیّہ بعد آیۂ کریمہ منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الآخرۃ شکایت از فریقین است بالجملہ فنا کہ عبارت از نسیان ماسوائے حق است جلّ وعلا شامل دنیا و آخرت ست و فنا و بقا ہر دو اجزائے ولایت اند پس در ولایت از نسیان آخرت چارہ نبود و در مرتبہ کمالات نبوت گرفتاری آخرت محمود است و دردِ آخرت مرضی و مقبول بلکہ درد در آن موطن درد آخرت است و گرفتاری گرفتاری آخرت کریمہ (دفتر اول حصہ پنجم مکتوب نمبر ۳۰۲ صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷)

ترجمہ

پسر عزیز! مقام ولایت میں دنیا کیا آخرت سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ آخرت کی صحبت کو دنیا کے مصائب کی طرح سمجھنا پڑتا ہے اور آخرت کے درد کو دنیا کے درد کی طرح نامناسب جاننا پڑتا ہے

امام داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ان اردت السلامۃ سلّم علی الدنیا وان اردت الکرامۃ کبّر علی الآخرۃ۔ اگر تو بچاؤ چاہتا ہے۔ تو دنیا کو سلام کہہ دے اور اگر تو کرامت چاہتا ہے تو آخرت پر تکبیر کہہ دے۔

اور اسی گروہ میں سے ایک اور بزرگ اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الآخرۃ (بعض تم میں سے دنیا چاہتے ہیں اور بعض تم سے آخرت چاہتے ہیں) گویا فریقین سے شکایت ہے۔

غرض فنا جو ماسوائے حق کو نسیان ہے۔ دنیا میں آخرت شامل ہے۔ فنا و بقا دونوں ولایت کے جزو ہیں۔ پس ولایت میں آخرت کا نسیان ضروری ہے۔ اور مرتبہ کمالات نبوت میں آخرت کی خواہش ہی ہی بہتر اور محمود ہے۔ آخرت کا درد پسندیدہ اور مقبول ہے۔ بلکہ اس مقام میں درد بھی آخرت کا درد ہے اور بہتری آخرت کی بہتری ہے۔

بزرگ اصول دین میں متفق ہیں

(۴۷)

و این بزرگواران در اصول دین متفق اند کلمۂ ایشان واحد است در ذات و صفات تعالیٰ و تقدس وحشر و نشر و ارسال رسل و نزول ملک و وحی و نعیم جنت و عذاب جحیم لا یزال و تا ابد اختلاف ایشان در بعض احکام است کہ بفروع دین تعلق دارد حق سبحانہ و تعالیٰ در ہر یک زمانے بہ پیغمبر

marfat.com

الوالعزم انبیاء آں زماں را بہ بعض احکام مناسبہ آنہا وحی فرستادہ و باحکام مخصوصہ تکلیف فرمودہ نسخ وتبدیل در احکام شرعیہ از حکم و مصالح حق ست سبحانہ، و بسیار ست کہ بر یک پیغمبر صاحب شریعت در اوقات مختلف احکام متضادہ بطریق نسخ و تبدیل وارد شوند و از جملہ کلمات متفقہ ایں بزرگواران نفی عبادت غیر حق ست سبحانہ، و منع اشراک است باوتعالی و تقدس ناگرفتن بعضے مخلوقات مر بعضے دیگر را ارباب غیر از حق سبحانہ،

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۶۳ صفحہ ۱۴۱)

ترجمہ

یہ تمام بزرگ اس اصول میں متفق ہیں کہ ذات و صفات اور حشر و نشر پیغمبروں کا وجود و فرشتوں اور وحی کا نزول ہمیشہ کے لئے جنت کے آرام اور دوزخ کے عذاب کے بارے میں ان سب کا ایک ہی پیغام ہے۔ ان کا اختلاف صرف بعض احکام میں ہے۔ جو دین کے فروع سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور حق تعالے نے ہر ایک زمانہ میں اولوالعزم پیغمبر پر مناسب احکام کے ساتھ وحی بھیجی ہے اور اس زمانہ کے لوگوں کو احکام مخصوصہ کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے۔

احکام شرعیہ میں نسخ اور تبدیل خدائے تعالے کی حکمتوں اور مصلحتوں پر مبنی ہے اور اس قسم کی اکثر مثالیں ملتی ہیں۔ کہ ایک ہی صاحب شریعت پیغمبر پر مختلف اوقات میں متضاد احکام نسخ اور تبدیل کے طور پر وارد ہوئے ہیں۔۔ اور ان بزرگوں کے متفق علیہ کلمات میں سے ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور مخلوقات میں سے کسی کو خدا کے سوا اپنا رب نہ بنانا۔

عارف کے قلب کی وسعتیں

(۴۸)

شیخ ابو یزید بسطامی قدس سرہ گوید اگر عرش و آنچہ در عرش است در زاویہ قلب عارف نہند عارف را از فراخی قلب ہیچ احساس بآں نشود۔ شیخ جنید تائید ایں سخن مے نماید و بدلیل اثبات آں میکنند و میگویند کہ حادث چوں بقدیم مقترن گردد آنرا اثر نماند۔ یعنی عرش و ما فیہ حادث است قلب عارف کہ محل ظہور انوار قدم است چوں آں حادث را بآں قلب اقتران واقع شود مضمحل و متلاشی گردد تکیف کہ محسوس شود عجب ہزار عجب مر دُ سا و صوفیہ کہ سلطان العارفین و سید الطائفہ باشند ہرگاہ چنیں گویند و عرش مجید را در جنب قلب عارف ہیچ اعتبار نہند و عرش را خالی از

marfat.com

ظہورات انوار قدم دانستہ حادث گویند و قلب را بواسطہ ظہور انوار قدم قدیم نامند از دیگراں چہ گویم
وچہ نویسید نزد ایں فقیر کہ مربائے جذبات الٰہی ست جَلَّ سُلْطَانُہٗ آنست کہ قلب عارف چوں
بمقتضائے استعداد خاص خود بنہایۃ النہایۃ برسد و کمالے حاصل کند کہ فوق آن متصور نہ باشد
قابلیت آں پیدا میکند کہ لمعہ از لمعات بے نہایت ظہور انوار عرشی بروے فائض گردد ایں لمعہ نسبت
باآں لمعات قطرہ باشد۔ (دفتر دوم۔ حصہ ششم مکتوب نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹)

ترجمہ

حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر عرش اور جو کچھ عرش میں ہے سب عارف کے گوشۂ دل میں رکھ دیں تو عارف کو قلب کی فراخی کے باعث کچھ محسوس نہ ہو۔
شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ اس بات کی تائید کرتے ہیں اور دلیل کے ساتھ ثابت کر کے کہتے ہیں کہ جب حادث قدیم کے ساتھ مل جاتا ہے۔ تو اس کا اپنا اثر باقی نہیں رہتا۔ یعنی عرش وما فیہا حادث ہے اور عارف کا قلب جو انوار کے قدم کے ظہور کا محل ہے۔ جب اس حادث کو قدم کے ساتھ ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ تو مضمحل اور متلاشی یعنی فانی و ناچیز ہو جاتا ہے۔ تو پھر کس طرح محسوس ہو سکے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جب صوفیہ کے رئیس یعنی سلطان العارفین اور سید الطائفہ اس طرح کہیں اور عرش مجید کا قلب عارف کے مقابلہ میں کچھ اعتبار نہ کریں اور عرش کو انوار قدم کے ظہورات سے خالی جان کر حادث کہدیں اور قلب کو انوار قدم کے ظہورات کے باعث قدیم بیان کریں تو پھر اوروں کا کیا ذکر۔
اس فقیر کے نزدیک جو جذبات الٰہی سے تربیت یافتہ ہے۔ یہ ہے کہ عارف کا قلب جب اپنی خاص استعداد کے موافق نہایت النہایت تک پہنچ جاتا ہے۔ اور وہ قابلیت پیدا کر لیتا ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی کمال متصور نہیں ہو سکتا تو اس بات کی قابلیت پیدا کر لیتا ہے کہ انوار عرشی کے ظہور کے بے نہایت لمعات میں سے ایک لمعہ اس پر فائض ہو۔ اس لمعہ کو ان لمعات کے ساتھ وہ نسبت ہوتی ہے جو قطرے کو دریائے محیط اور بحر بیکراں کے ساتھ ہوتی ہے۔

---

(۴۹) بزرگوں کا وجود مسعود غنیمت ہے

ثَبَّتَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَاِیَّاکُمْ عَلٰی جَادَّۃِ اٰبَائِکُمُ الْکِرَامِ عَلٰی اَفْضَلِھِمْ اَصَالَۃً وَعَلٰی بَوَاقِیْھِمْ مُتَابَعَۃً عَلَی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ہم انبیا صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ وتحیاتہ کاملہ علیٰ جمیعہم عموماً وعلیٰ اَفْضَلِھِمْ خصوصاً رحمتہا اند کہ بتوسط ایں بزرگواراں عالمے بنجات ابدی مستسعد گشتہ است و از گرفتاری سرمدی خلاصی یافتہ اگر وجود شریف شان نمی بود حق سبحانہ وتعالیٰ کہ غنی مطلق ست عالم را از ذات وصفات خود تعالیٰ وتقدس خبر نمی داد و بآن راہ نمی نمود ہیچ کس او را نمی شناخت، و بہ اوامر و نواہی کہ عباد را بمحض کرم از برائے نفع ایشاں مکلف ساختہ است تکلیف نمی فرمود و مرضیات او تعالیٰ از نامرضیات جدا نمی گشت پس شکر ایں نعمت عظمیٰ بکدام زبان راست آید و کرا مجال آنکہ از عہدہ آں برآید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَھَدَانَا اِلَی الْاِسْلَامِ وَجَعَلَنَا مِنْ مُصَدِّقِی الْاَنْبِیَاءِ۔

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۱۶۳ صفحہ ۴۱)

ترجمہ

ثَبَّتَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ عَلٰی جَادَّۃِ اٰبَائِکُمُ الْکِرَامِ عَلٰی اَفْضَلِھِمْ اَصَالَۃً وَعَلٰی بَوَاقِیْھِمْ مُتَابَعَۃً عَلَی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کے بزرگوں باپ دادوں کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھے۔ ان تمام پر متابعت کی رو سے صلوٰۃ وسلام ہو۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اللہ کی صلوٰۃ اور سلام اور برکات ان سب پر بالعموم اور بالخصوص رحمتیں نازل ہوں۔ کیونکہ ان بزرگوں کی طفیل جہاں کو نجات ابدی کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اور ہمیشہ کی گرفتاری سے آزادی حاصل ہوئی ہے۔ اگر ان کا وجود گرامی نہ ہوتا تو حق تعالیٰ جو مطلق غنی ہے۔ جہان کو اپنی ذات وصفات کی نسبت کچھ خبر نہ دیتا اور راہ مستقیم نہ دکھاتا۔ نہ ہی کوئی شخص اس کو پہچانتا۔ امر و نواہی جن کے ساتھ بندوں کو محض اپنے کرم سے ان کے نفع کے لئے مکلف کیا ہے۔ ان کے بجا لانے کی تکلیف نہ دیتا۔ اور اس کی رضامندی اس کی ناراضامندی سے جدا نہ ہوتی۔ پس اس نعمت عظیم کا شکریہ ادا کس زبان سے ادا کیا جائے۔ اور کس کی طاقت ہے۔ کہ اس کا شکریہ ادا کر سکے۔ اللہ کی تعریف ہے جس نے ہم پر انعام کیا۔ اور ہم کو اسلام کی طرف ہدایت کی۔ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ کے تصدیق کرنے والوں میں سے بنایا۔

marfat.com

(۵۰) اہلُ اللہ کا وجُود ہی کرامت ہے۔

خواجہ محمد پارسا قدس سرہ در رسالہ قدسیہ میفرمائید کہ احیائے جسدی پیش اکثر مردم چون اعتبار داشت اہل اللہ از اں احیا اعراض نمودہ باحیائے روحی پرداختہ اند و متوجہ احیائے دلِ مُردہ طالب گشتہ اند وَالحق کہ احیائے جسدی نسبت باحیائے قلبی کالمطروح فی الطریق ست و نظر بایں داخلِ عبث چہ ایں احیا سبب حیاتِ چند روزہ است و آں احیا وسیلہ حیات دائمی ست بلکہ گوئم کہ فی الحقیقت وجود اہل اللہ کرامتے ست از کرامات و دعوتِ ایشاں مر خلق را بحق جَلَّ سلطانہٗ رحمتے است از رحمتہائے حق جَلَّ سُلطانہٗ و احیائے قلوب اَموات آیتیست از آیتہائے عُظمےٰ ایشان امانِ اہلِ ارض اند و غنیمت روزگار اند بِهِمْ يُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ يُرْزَقُوْنَ در شان ست کلام شان دوا است و نظر شان شفا هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ وَهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ وَلَا يَخِيْبُ اَنِيْسُهُمْ علامتے کہ مُحِق ایں طائفہ از مُبطل ایں ہا جدا شود آنست اگر شخصے باشد کہ استقامت بر شریعت داشتہ باشد۔

(دفتر دوم حصہ ہفتم صفحہ ۹۲، ۹۳ مکتوب ۹۲)

ترجمہ

خواجہ محمد پارسا قدس سرہٗ رسالہ قدسیہ میں فرماتے ہیں کہ جسم کا زندہ کرنا چونکہ اکثر لوگوں کے نزدیک بڑا اعتباری تھا اس لئے اہل اللہ اس طرف سے مُنہ پھیر کر روح و قلب کے زندہ کرنے میں مشغول ہوئے ہیں۔ واقعی جسدی زندگی قلبی و روحانی کے مقابلہ میں راستہ کے خس و خاشاک کی طرح ہے اور اس کی طرف نظر کرنا عبث و بے فائدہ ہے۔ کیونکہ جسدی زندگی چند روزہ زندگی کا باعث ہے اور روحانی و قلبی زندگی حیات دائمی کا موجب ہے۔

ہم تو کہتے ہیں کہ اہل اللہ کا وجود ہی درحقیقت کرامت ہے اور خلقت کو حق تعالیٰ کی طرف رجوع کی دعوت دینا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور مُردہ دلوں کا زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک عظیم نشان ہے۔ یہی لوگ اہلِ زمین کا امن اور غنیمت روزگار ہیں بِهِمْ يُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ يُرْزَقُوْنَ (انہی کے طفیل لوگوں پہ بارش کا نزول ہوتا ہے اور اُن کو رزق ملتا ہے) انہی کی شان میں وارد ہے ان کا کلام دعا ہے اور اُن کی نظر شفا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہمنشیں ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشین بدبخت نہیں ہوتا۔ اور ان کا دوست رحمتِ حق سے ناامید نہیں ہوتا۔

marfat.com

بزرگوںؒ کے اِرشادات

(۵۱)

پس ایں بزرگواران ہرچہ می گویند از حق می گویند تعالیٰ وتقدس وہرچہ می رسانند از حق می رسانند و احکام اجتہادیہ ایشاں نیز مؤید بوحی اند اگر بالفرض زلتے واقع میشد فی الحال حق سبحانہ تدارک آں بوحی قطعی میفرمود در ئیسان منکراں کہ مدعیان اُلوہیت اند ہرچہ گویند از خود گویند وہماں را صواب دانند بواسطہ زعم اُلوہیت پس انصاف درکار است شخصیکہ از کمال بخردی خود را الٰہ بگیرد و مستحق عبادت داند و افعال ناشائستہ بایں زعم فاسد بوقوع آرد سخناں اُورا چہ اعتبار ست وبر اتباع او چہ مدار مصرع سالیکہ نکوست از بہارش پیداست

(دفتر اول حصہ دوم صفحہ ۴۲ مکتوب ۲۳)

ترجمہ

پس یہ بزرگ جو کچھ کہتے ہیں۔ خدا کی طرف سے کہتے ہیں۔ اور جو کچھ پہنچاتے ہیں، خدا کی طرف سے پہنچاتے ہیں اور اُن کے اجتہادی احکام بھی وحی سے مؤید ہیں۔ اگر بالفرض کسی قسم کی لغزش واقع ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ فوراً اس کا تدارک وحی قطعی سے فرما دیتا ہے۔ اور منکروں کے رئیس جو اُلوہیت کے مدعی ہیں۔ جو کچھ کہتے ہیں۔ اپنی طرف سے کہتے ہیں۔ اور الوہیت کے خیال سے اسی کو بہتر جانتے ہیں۔ پس انصاف سے کام لینا چاہیئے۔ کہ جو شخص کمال بے عقلی سے اپنے آپ کو خدا ٹھہرائے اور عبادت کا مستحق جانے اور اسی زعم فاسد کے باعث ناشائستہ افعال کا مرتکب ہو۔ تو اس کی گفتگو کا کیا اعتبار۔ اور اس کی اتباع کا کیا مدار ہے

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

ترجمہ: ہوتا ہے سال ویسا جیسی بہار ہووے۔

marfat.com

بزرگوں کی عظمت

(۵۲)

اگر کعبہ از برکات ایں بزرگواراں دریوزہ نماید چہ عجب

(دفتر اول حصہ سوم صفحہ ۱۰۷ مکتوب ۲۰۹)

(ترجمہ)

اگر کعبہ بھی ان بزرگوں سے بھیک مانگے تو کیا عجب

اولیاء کی تربیت روحانی فضل خداوندی سے ہوتی ہے

(۵۳)

مشائخ در فنا و بقا سخنان گفتہ اند کہ ہمہ بہ رمز و اشارت ست از خود کس چہ دریابد و حضرت حق سبحانہ ہمہ را علم احوال نمے بخشد شخصے را علم باحوال عطا فرمودہ پیشوا میسازد و جمع را باو مربوط ساختہ بمرتبہ کمال و تکمیل میرساند

خاص کند بندہ مصلحت عام را

کاش شیخ حسن را چند روز دیگر نگاہ داشتہ اطلاع بر بعضے احوال او دادہ بخدمت شما میفرستاد چرا آمدن شما مشکل دانند یاران رشید و قابل شما اگر کسے می آمد و چند روز اقامت میکرد و فہم سخن ہم میداشت چہ بلا خوب بود ناچیز ہائے ضروری بے نمودہ می شد مقصود آنست کہ احوال حاصل شوند اطلاع بر احوال امر دیگر است۔

وانما فی عند اللہ فی انشاء اللہ تعالیٰ والسلام

(دفتر دوم حصہ ششم صفحہ ۴۸ مکتوب نمبر ۴۲)

(ترجمہ)

مشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے فنا و بقا کے بارے میں مختلف باتیں کہی ہیں جو سب کی سب بطور رمز و اشارہ ہیں۔ کوئی شخص اپنی نسبت کیا معلوم کر سکتا ہے۔ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ سب کو احوال کا علم نہیں بخشتے۔ بعض کو احوال کا علم عطا فرما کر پیشوا بنا دیتے ہیں۔ اور بعض کو ان کے حوالہ کر کے کمال و تکمیل کے مرتبہ

marfat.com

تک پہنچاتے ہیں۔

خاص کنند بندہ مصلحت عام را۔ کیا اچھا ہوتا اگر ہم شیخ حسن کو چند روز اور اپنے پاس رکھ کر بعض ظاہر شدہ احوال پہ اطلاع دے کر آپ کی طرف بھیجتے۔ آپ کا آنا مشکل ہے۔ اور اگر آپ کے قابل اور مخلص دوستوں میں سے کوئی آجاتا۔ اور چند روز ہمارے پاس رہتا۔ اور ہماری بات کو سمجھتا تو کیا اچھا ہوتا۔ تاکہ ضروری باتیں اس پر ظاہر کی جاتیں۔ اصل مقصود یہی ہے۔ کہ احوال حاصل ہو جائیں۔ اور احوال سے اطلاع پانا امر دیگر ہے۔ وَالْبَاقِي عِنْدَ التَّلَاقِي إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالسَّلَام۔

اولیائے کرام کی تربیت روحانی اور اُن کے مدارج

(۵۴)

اے برادر حضرت امیر چونکہ حامل بار ولایت محمدی اند علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ، تربیت مقام اقطاب و ابدال و اوتاد کہ از اولیاء عزلت اند و جانب کمالات ولایت در ایشاں غالب است، مفوض بامداد و اعانت آنحضرت است سر قطب الاقطاب کہ قطب مدار است زیر قدم اوست۔ قطب مدار بحمایت و رعایت او مہم خود را سرانجام مے نماید و از عہدہ مداریت برمے آید حضرت فاطمہ و امامین نیز دریں مقام با حضرت امیر رضی اللہ علیہم شریک اند۔ بداند کہ اصحاب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات ہم بزرگ اند و ہمہ را ببزرگی یاد باید کرد۔

(ترجمہ)

اے برادر! حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ چونکہ ولایت محمد علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کے حامل ہیں۔ اس لئے زمانے کے قطب، ابدال، اوتاد جو تارک دنیا اولیاء میں سے ہیں۔ اور جن پر ولایت کا رنگ غالب ہے۔ ان سب کی تربیت حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امداد و اعانت کے سپرد ہے۔ قطب الاقطاب جس کو قطب مدار بھی کہتے ہیں۔ اس کا سر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم مبارک کے نیچے ہے۔ اور قطب مدار آپ کی حمایت و رعایت سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔ اور اپنی ذمہ داری کو پورا کرتا ہے اور اس معاملہ میں حضرت فاطمۃ الزہرا اور آپ کے دونوں صاحبزادے سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ شریک ہیں اور اس بات کو یاد رکھیں کہ نبی کریمؐ کے سب اصحاب بزرگ ہیں اور سب کو بندگی سے ہی یاد کرنا چاہئے۔

marfat.com

اولیائے کرام کی باہمی روحانی استمداد

(۵۴)

حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ باوجود پیر ظاہر چونکہ امدادے از روحانیت حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ یافتہ بودند۔ اویسی مے گفتند ہم چنیں حضرت خواجہ نقشبند باوجود پیر ظاہر چونکہ مددہا از روحانیت حضرت خواجہ عبد الخالق قدس سرہما یافتہ بودند اویسی بودند دفتر سوم حصہ نہم مکتوب نمبر ۱۲۱ صفحہ ۱۲۴

(ترجمہ)

حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار قدس سرہٗ نے باوجود ظاہری پیر (یعقوب چرخی) رکھنے کے چونکہ خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کی روحانیت سے مدد حاصل کی ہے۔ اس لئے ان کو بھی اویسی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہما ظاہری پیر (میر سید کلال ؒ) رکھنے کے باوجود چونکہ کئی طرح کی امداد خواجہ عبد الخالق غجدانی کی روحانیت سے حاصل کی ہے۔ اس لئے یہ بھی اویسی کہلائے۔

اولیاء اللہ کے لطائف کی وسعتیں

(۵۵)

آنچہ از بعضے اولیاء اللہ نقل میکنند کہ در یک آن در امکنہ متعددہ حاضر میگردند و افعال متباینہ بوقوع می آرند اینجا نیز لطائف ایشان متجسد باجساد مختلفہ اند و متشکل باشکال متباینہ و ہمچنیں عزیزیکہ مثلاً در ہندوستان توطن وارد و از آن دیار نہ برآمدہ است جمع از حضرت مکہ معظمہ می آیند و میگویند کہ آں عزیز را در حرم کعبہ دیدہ ایم و چناں و چنین درمیان ما و آن عزیز گزشتہ است و جمع دیگر نقل میکنند کہ ما در روم دیدہ ایم و جمع دیگر در بغداد دیدہ اند ایں ہمہ تشکل لطائف آں عزیز است باشکال مختلفہ و گاہ ہست کہ آں عزیز را ازاں تشکلات اطلاع بود ہند او در جواب آن جماعت گاہ میگوید کہ ایں ہمہ برمن تہمت است من از خانہ نہ برآمدہ ام و حرم کعبہ را نہ دیدہ ام و روم و بغداد را نمی شناسم و نمیدانم کہ شما چہ کسا ہید و ہمچنیں ارباب حاجات از اعزہ احیاء و اموات در مخاوف و مہالک مدد طلب میخوانند و می بینند کہ صور آن اعزہ حاضر شدہ و دفعہ بلیہ از ایشاں نمودہ است گاہ ہست کہ آن اعزہ را از دفع آں بلیہ اطلاع بود و گاہ نبود

از ما و شما بہانہ بر ساختہ اند

marfat.com

ایں نیز تشکل لطائف آں عزیزہ است و ایں تشکل گاہ در عالم شہادت بودہ و گاہ در عالم مثال چنانچہ در یک شب ہزار کس آں سرور علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام بصور مختلفہ در خواب می بینند و استفادہ ہا مینمایند ایں ہمہ تشکل صفات و لطائف اوست علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام بصور تہائے مثالی و ہمچنیں مریدان از صُورِ مثالی پیران استفادہ ہا مینمایند و حل مشکلات میفرمایند۔ (دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۸۰ صفحہ ۲۴-۲۵)

ترجمہ

جو بعض اولیاء اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک ساعت میں مختلف مکانوں میں حاضر ہوتے ہیں اور مختلف کام ان سے وقوع میں آتے ہیں۔ یہاں بھی ان کے لطائف مختلف جسدوں میں متجسد ہو کر اور مختلف شکلوں میں متشکل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اس عزیز کا حال ہے جو ہندوستان میں وطن رکھتا ہے اور کبھی اپنے وطن سے باہر نہیں نکلا۔ بعض بعض حضرات مکہ معظمہ سے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اس عزیز کو حرم کعبہ میں دیکھا ہے اور ہمارے اور اس عزیز کے درمیان ایسی ایسی باتیں ہوئی ہیں۔ بعض نقل کرتے ہیں کہ ہم نے اس کو روم میں دیکھا ہے اور بعض بغداد میں دیکھ کر آئے ہیں۔ یہ سب اس عزیز کے لطائف ہیں جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور اس عزیز کو ان شکلوں کی نسبت اطلاع نہیں ہوتی اسی واسطے لوگوں کے جواب میں کہتا ہے کہ یہ سب مجھ پر تہمت ہے میں اپنے گھر سے باہر نہیں گیا نہ میں نے حرم کعبہ کو دیکھا ہے اور نہ میں روم و بغداد کو جانتا ہوں اور نہیں پہچانتا کہ تم کون ہو۔ اسی طرح حاجت مند لوگ زندہ اور مردہ بزرگوں سے خوف و ہلاکت کے وقت مدد طلب کرتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ ان بزرگوں کی صورتوں نے حاضر ہو کر ان کی بلا کو دفع کیا ہے۔ اور ان بزرگوں کو اس بلیہ کے دفع کرنے کی اطلاع کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں

از ما و شما بہانہ ساختہ اند (ترجمہ) ہمارا اور تمہارا ہے بہانہ۔

یہ بھی ان بزرگوں کے لطائف کی شکلیں ہیں یہ شکلیں کبھی عالم شہادت میں ہوتی ہیں اور کبھی عالم مثال میں جس طرح ایک ہی رات میں ہزار آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں مختلف صورتوں میں دیکھتے ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور لطائف کی مثالی صورتیں ہیں۔ اسی طرح مرید اپنے پیروں کی مثالی صورتوں سے مستفید ہوتے ہیں اور مشکلات کو حل کرتے ہیں۔

---

marfat.com

ارواح کو قدرت کاملہ اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ ہے

(۵۶)

جائز است کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ارواح مجردہ را قدرتے بدہد کہ افعال اجسام صادر نماید ازیں قبیل است آنچہ بعضے از کبراء از افعال شاقہ خود خبر دادہ اند کہ پیش از وجود عنصری بقرون متطاولہ صادر شدہ بودند آں صدور افعال از ارواح مجردہ ایشاں بودہ۔ (دفتر دوم حصہ ششم مکتوب ۲۸ صفحہ ۶۵)

(ترجمہ)

اور جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم سے مجرد روحوں کو ایسی قدرت مرحمت فرمائے کہ ان سے اجسام کے سے افعال صادر ہوں۔ اور اسی قسم کی ہیں وہ باتیں بھی جنہوں نے متعلق بعض کبرا نے اپنے افعال شاقہ سے خبر دی ہے۔ جن کو ان کی ارواح نے ان کے ظاہری اجسام پیدا ہونے سے زمانہ دراز پہلے صادر کیا ہے۔ وہ افعال ان کی ارواح مجردہ سے صادر ہوئے۔

اولیاء اللہ کے اختیارات

(۵۷)

ایں بزرگواران ہمچناں کہ قدرت کاملہ بر اعطاء نسبت دارند و حضور و آگاہی را در اندک وقت بطالب صادق عطا میفرمایند در سلب آں نسبت نیز قدرت تامہ دارند و بیک بے التفاتی صاحب نسبت را مفلس مے سازند بلے آنہا کہ میدہند میتانند اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ غَضَبِہٖ وَغَضَبِ اَوْلِیَاءِہِ الْکِرَامِ و در دیں طریقہ علیہ بیشتر افادہ و استفادہ بسکوت نسبت فرمودہ اند ہر کہ از سکوت ما منتفع نشد از کلام ما چہ نفع خواہد گرفت و ایں سکوت را بہ تکلف اختیار نہ کردہ اند بلکہ از لوازم طریق ایشاں است چہ از ابتداء توجہ ایں بزرگواران باحدیت مجردہ است از اسم صفت چیزے ذات نمیخواہند معلوم است کہ مناسب آں توجہ و ملائم آں مقام سکوت و خرس است مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ مصداق ایں سخن است وَاَخْتِمُ ھٰذِہِ الْمَقَالَۃَ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَبِصَلٰوۃِ حَبِیْبِہٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَالسَّلَامُ۔

marfat.com

(دفتر اوّل حصّہ چہارم مکتوب ۲۲۱ صفحہ ۹)

ترجمہ

شیخ کامل جس طرح نسبت کے عطا کرنے پر کامل طاقت رکھتے ہیں اور تھوڑے عرصہ میں طالب صادق کو حضور آگاہی بخش دیتے ہیں اس طرح نسبت کے سلب کرنے میں پوری طاقت رکھتے ہیں اور ایک ہی بے التفاتی سے صاحب نسبت کو مفلس کر دیتے ہیں۔ سچ ہے جو دیتے ہیں وہ لے بھی لیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے غضب اور اپنے اولیائے کرام کے غصہ سے بچائے۔ البتہ اس طریقہ میں زیادہ تر افادہ اور استفادہ خاموشی میں ہے۔ ان بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس کو ہماری خاموشی سے نفع حاصل نہ ہوا وہ ہمارے کلام سے کیا نفع حاصل کرے گا۔ یہ خاموشی انہوں نے تکلّف سے اختیار نہیں کی ہے وہ ان لوازمات کو بھی ضروریات کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ کیونکہ ان بزرگوں کی توجہ ابتدا ہی سے احدیت مجردہ کی طرف ہے۔ اور اسم و صفت سے سوائے ذات کے کچھ نہیں چاہتے۔ معلوم ہونا چاہیئے اس توجہ کے مناسب اور اس مقام کے موافق خاموشی اور گونگا ہونا ہے۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ جس نے اللہ کو پہچانا اس کی زبان گنگ ہوگئی اس بات کی مصداق ہے۔ اب ہم اس گفتگو کو اللہ کی حمد اور اس کے حبیب کی صلوٰت پر ختم کرتے ہیں۔ الحمد للہ رب العلمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ سید المرسلین وَ اٰلِہ الطاہرین وعلیہم اجمعین۔
اللہ رب العالمین کی حمد ہے اور حضرت سید المرسلین اور آپ کی آل پاک پر صلوٰۃ وسلام ہو۔

اہل اللہ دِل کی بیماریوں کے طبیب ہیں

(۵۸)

اہل اللہ اطبّاءِ امراض قلبیہ اند ازالہ عِلَل باطنیہ منوط بتوجہ این بزرگواراں ست کلام ایشاں دوات و نظر ایشاں شفا هُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقیٰ جَلِیْسُهُمْ وَهُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ بِهِمْ یُمْطَرُوْنَ وَ بِهِمْ یُرْزَقُوْنَ راس امراض باطنیہ و رئیس عِلَل معنویہ گرفتاری قلب ست باِدونِ حق سبحانہٗ و تعالیٰ و تا ازیں گرفتاری بتمام آزادی میسّر نشود سلامتی محال ست چہ شرکت را در ان حضرت جل سلطانہٗ اصلا بار نیست اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ خُصُوْصًا کہ شریک را غالب ساختہ باشند نہایت بیحیائی است محبّت غیر حق را سبحانہٗ برمحبّت غالب ساختن کہ محبّت او تعالیٰ در جنب آں معدوم گردد یا مغلوب

marfat.com

اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ مگر ایں حیا را گفتہ باشند و علامت عدم گرفتاریِ قلب نسیانِ اوست مر ما سوا را بالکلیۃ و ذہولِ اوست از اشیا جملۃً کہ اگر بتکلف یادِ اشیا کنند ہرگز بیادش نیاید پس گرفتاریِ اشیا در آن موطن چہ مجال ایں حالت نزد اہل اللہ معبّر بفنا است و قدم اول ست دریں راہ و مبداءِ ظہورِ انوارِ قدم ست و منشاءِ ورودِ معارفِ و حِکَمِ وَبِدُوْنِہَا خَرْطُ الْقَتَادِ ٭ بیت

ہیچ کس را تا نگردد او فنا نیست رہ در بارگاہِ کبریا

(دفتر اوّل حصّہ دوم صفحہ ۱۱۳ مکتوب ۱۰۹)

ترجمہ

اہل اللہ دلی امراض کے طبیب ہیں۔ باطنی امراض کا دور ہونا ان بزرگوں کی توجہ سے وابستہ ہے۔ ان کا کلام دوا ہے اور ان کی نظر شفا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا۔ اور یہی لوگ اللہ تعالےٰ کے ہم نشین ہیں۔ انہی کے طفیل بارانِ رحمت نازل ہوتی ہے اور انہی کے طفیل مخلوقات کے رزق میں فراخی۔ باطنی امراض سے مراد اندرونی بیماریاں ہیں اور ماسوائے ذکرِ حق کے دل کی گرفتاری ہے جب تک اس قید سے پوری طرح آزادی نہ ملے سلامتی محال ہے۔ کیونکہ شرکت کو اس بارگاہِ اعلےٰ میں ہرگز دخل نہیں۔ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ خبردار دین خالص اللہ ہی کے لئے ہے۔ پس کیا حال ہے جبکہ شریک کو غالب کیا ہو۔ غیر کی محبت کو اس طرح غالب بنایا ہو کہ حق تعالےٰ کی محبت اس کے مقابلہ میں معدوم یا مغلوب ہو جائے نہایت بے حیائی ہے۔ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ (حیا ایمان کی شاخ ہے) میں شاید اسی حیا کی طرف اشارہ ہو۔ اور دل کے گرفتار نہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ ماسوائے حق کے کلی طور پر سب کو بھول جائے۔ اور تمام اشیاء سے بے خبر ہو جائے۔ حتیٰ کہ اگر از راہِ تکلف بھی کسی کو یاد کرے تو کچھ یاد نہ آئے۔ پس چیزوں کی گرفتاری کو اس مقام میں کیا مجال ہے اس حالت کو اہل اللہ فنا سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اس راہ میں یہ پہلا قدم ہے اور قدم کے انوار ظاہر ہونے کا مبداء اور معرفتوں اور حکمتوں کے وارد ہونے کا منشا ہے۔ وَبِدُوْنِہَا خَرْطُ الْقَتَادِ اور اس کے سوائے بے فائدہ رنج ہے۔

جب تلک انسان نہ ہو جائے فنا
درگہِ حق میں نہیں ملتی ہے جا

---

marfat.com

بزرگوں کی دعا سے قضاء بدل جاتی ہے

(۵۹)

حضرت قبلہ گاہی ام قدس سرہٗ میفرمودند کہ حضرت سیّد محی الدین جیلانی قدس سرہٗ در بعضے از رسائل خود نوشتہ اندکہ در قضائے مبرم ہیچکس را مجال نیست کہ تبدیل بدہد مگر مرا کہ اگر خواہم آنجا ہم تصرف بکنم وازیں سخن تعجب بسیار میکردند و استبعاد میفرمودند وایں نقل مدتہا در خزینہ ذہن ایں فقیر بود تا آنکہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ باین دولت عظمیٰ مشرف ساخت۔

(دفتر اوّل حصّہ سوم مکتوب ۲۱۷ صفحہ ۱۲۴)

(ترجمہ)

حضرت قبلہ گاہی قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہٗ نے اپنے بعض رسالوں میں لکھا ہے۔ کہ قضائے مبرم میں کسی کو تبدیلی کی مجال نہیں ہے۔ مگر مجھے۔ اگر چاہوں تو میں اس میں تصرّف کروں — میں اس بات پر بہت تعجب کیا کرتا تھا۔ کہ آپ کا فرمان بعید از فہم تھا۔ اور بہت مدت تک یہ خیال فقیر کے ذہن میں رہا۔ یہاں تک کہ حضرت حق تعالیٰ نے اس دولت سے مشرف فرمایا۔

اولیاء اللہ کے مشاہدات وتجلّیات

(۶۰)

اگر حقیقت ایں مشاہدات وتجلّیات را کماہی بگویم فتورے در طلب مبتدیان ایں راہ افتد و قصورے در شوق ایشاں پیدا آید و ازاں نیز میترسم کہ اگر نہ گویم باوجود علم تجویز التباس حق بباطل کردہ باشم۔

(دفتر اوّل حصّہ سوم مکتوب ۲۱ صفحہ ۱۲۵)

(ترجمہ)

اگر ان مشاہدوں اور تجلّیوں کی پوری پوری وضاحت یا حقیقت بیان کروں۔ تو اس راہ حق کے مبتدی حضرات کی طلب میں فتور پڑ جائے گا۔ اور ان کے شوق میں حرج واقع ہو جائے گا۔ نیز اس سے بھی ڈرتا ہوں کہ باوجود علم کچھ نہ کہوں تو حق و باطل میں امتیاز نہ ہو سکے گا۔

marfat.com

پیری مریدی کا صحیح تصوّر اور اس کے آداب

(۶۱)

سالکاں ایں راہ از دو حال خالی نیستند مرید اند یا مُراد اگر مُراد اند طوبیٰ لھم براہِ انجذاب ومحبت ایشان را کشاں کشاں خواہند برد و بطلب اعلیٰ خواہند رسانید و ہر ادبے کہ در کار شود بتوسط یا بلتوسط تعلیم شان خواہد شد و اگر فترتے واقع شود زود متنبہ خواہند فرمود و بآن مواخذہ نخواہند کرد و اگر بہ پیر ظاہر احتیاجے داشتہ باشد بے سعی ایشان بآن دولت دلالت خواہند فرمود بالجملہ عنایت ازلی جَلَّ سُلْطَانُہٗ متکفل حال این بزرگواران است بسبب و بے سبب کار ایشاں را کفایت خواہند کرد اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ و اگر مرید اند کار ایشاں بتوسط پیر کامل مکمل دشوار است پیرے باید کہ بدولت جذبہ وسلوک مشرف شدہ باشد و بسعادت فنا و بقا مستعد گشتہ وَسَیْرِ اِلَی اللّٰہِ وَسَیْرِ فِی اللّٰہِ وَسَیْرِ عَنِ اللّٰہِ بِاللّٰہِ وَسَیْرِ فِی الْاَشْیَآءِ بِاللّٰہِ را بانصرام رسانیدہ واگر جذبہ او بر سلوک او مقدم است وتربیت مُرادان مُربّیٰ شدہ کبریت احمر است کلام او دوا است ونظرِ او شفا احیاءِ مے دلہائے مردہ بتوجہ شریف او منوط است وتازگی جانہائے فسردہ بالتفاتِ لطیف و مربوط و اگر ایں طور صاحب دولت پیدا نشود سالکِ مجذوب ہم مغتنم است وتربیت ناقصاں از و نیز مے آید وبتوسطِ او بدولت فنا و بقا مے رسند۔ آسمان نسبت بعرش آمد فرود ورنہ بس عالیست پیش خاک تود۔ واگر بعنایت خداوندی جَلَّ سُلْطَانُہٗ طالبے را باین طور پیرِ کاملِ مکملِ دلالت فرمودند باید کہ وجودِ شریف او را مغتنم داند وخود را بتمام باو بسپارد وسعادت خود را در مرضیاتِ او داند وشقاوتِ خود را در خلاف مرضیات او شناسد بالجملہ ہوائے خود را تابع رضائے او سازد در خبر نبویست عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اتمہا واکملہا لَنْ یُّؤْمِنَ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ و بداند کہ رعایتِ آدابِ صحبت ومُراعاتِ شرائط از ضروریات ایں راہ است تا راہِ افادہ واستفادہ مفتوح گردد۔ وبدونہا لا نتیجۃ للصحبۃ ولا ثمرۃ للمجلس بعضے از آداب وشرائط ضروریہ در معرضِ بیان آوردہ مے شود بگوش ہوش باید شنید بدانکہ طالب را باید کہ روئے دلِ خود را از جمیع جہات گردانیدہ متوجہ پیر خود سازد و باوجود پیر بے اذنِ او بنوافل واذکار نپردازد و در حضور او بغیر او التفات نماید و بکلیتِ خود متوجہِ او بنشیند حتی کہ بذکر ہم مشغول نہ شود مگر آنکہ او امر کند و غیر از نمازِ فرض وسنت در حضور او ادا نکنند نقل کردہ اند از سلطان ایں وقت کہ وزیرش پیش او ایستادہ بود اتفاقاً دریں اثنا آں وزیر

marfat.com

التفاتے بجانب جامہ خود کردہ بند آں را بدست خود راست می ساخت دریں حالِ نظرِ سلطان بران وزیر افتاد دید کہ او کہ بغیر او متوجہ است بزبانِ عتاب گفت کہ ایں را ہضم نمیتوانم کرد کہ تو وزیر من باشی و در حضور من بہ بند جامہ التفات نمائی باید اندیشید کہ ہرگاہ وسائل دنیاء دنیہ را آداب دقیقہ درکار است وسائل وصول الی اللہ را بروجہ اتم واکمل رعایت ایں آداب لازم خواہد بود وہیچا امکن در جائے نہ ایستد کہ سایہ او بر جامہ او یا بر سایہ او افتد و بر مصلائے او پا نند و در متوضائے او طہارت نہ کند و بظروفِ خاصہ او استعمال نکند و در حضور او آب نخورد و طعام تناول ننماید و بکسے سخن نکند بلکہ متوجہ احدے نگردد و در غیبت پیر در جانب کہ او ست پا دراز نکند و بزاق دہن بآنجانب نیندازد و ہر چہ از پیر صادر شود آنرا ثواب داند اگرچہ بظاہر صواب ننماید او ہر چہ میکند از الہام میکند و باذن کار میکند بریں تقدیر اعتراض را گنجائش نباشد و اگر در بعضے صُوَر و الہامش خطا یابد خطائے الہامی در رنگ خطائے اجتہادی است ملامت و اعتراض بران تجویز نیست و ایضاً چوں ایں را محبتے بہ پیر پیدا شدہ است در نظر محب ہرچہ از محبوب صادر می شود محبوب نماید پس اعتراض را مجال نباشد و در کلی و جزئی اقتدا بہ پیر کند چہ در خوردن و پوشیدن و چہ در خفتن و طاعت کردن نماز را بطرز او ادا باید کرد و فقہ را از عمل او باید اخذ نمود - آں را کہ در سرائے نگار یست فارغ است - از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار - و ہیچ اعتراض را در حرکات و سکنات او مجال ندہد اگرچہ آں اعتراض مقدار حبۃ خردلہ باشد زیرا کہ اعتراض را غیر از حرمان نتیجہ نیست و بے سعادت ترین جمیع خلائق عیب بین این طائفہ علیہ است نجّانا اللہ سبحانہ عن ھذا البلاء العظیم و طلب خوارق و کرامات از پیر خود نکند اگرچہ آں طلب بطریق خواطر و وساوس باشد ہیچ شنیدہ کہ مومنے از پیغمبر معجزہ طلب کردہ باشد معجزہ طلبان کفارند و اہل انکار -

معجزات از بہر قہر دشمن است ؛ بوئے جنسیت پے دل بُردن است ؛ موجب ایمان نباشد معجزات بوئے جنسیت کند جذب صفات ؛ اگر شبہ پیدا شود در خاطر آں را بے توقف عرض نماید اگر حل نشود تقصیر بر خود بنہد و ہیچ منقصت را بجناب پیر عائد نسازد و واقعہ کہ رُو دہد از پیر پنہان ندارد و تعبیر وقائع از و طلب کند و تعبیر یکہ بر طالب منکشف شود نیز عرض نماید و صواب و خطا را از و جوید و بر کشوف خود زنہار اعتماد ننہد کہ حق با باطل دریں دار ممتزج است و صواب با خطا مختلط و بے ضرورت و بے اذن از و جدا نشود کہ غیر او را بر وے گزیدن منافی ارادت است و آواز خود را بر آواز او بلند نکند و سخن بلند با او نگوید کہ سوء ادب است و ہر فیضے و فتوحیکہ برسد آں را بتوسط پیر تصور نماید و اگر در

marfat.com

و اقعه بلند کہ فیضے از مشائخ دیگر رسیدہ است آن را نیز از پیر داند و بداند کہ چون پیر جامع کمالات و فیوض است فیض خاص از پیر مناسب استعداد خاص پیر ملائیم کمال شیخ از شیوخ کہ صورت افاضہ از وے ظاہر شدہ است بمرید رسیدہ است و لطیفہ از لطائفِ پیر کہ مناسبت بآن فیض دارد و بصورت آں شیخ ظاہر شدہ است بواسطہ ابتلاء مرید آن لطیفہ را شیخ دیگر خیال کردہ است و فیض را ازاں دانستہ ایں مغلطہ عظیم است حق سبحانہ از زلتِ قدم نگاہدارد و بر اعتقاد و محبت پیر مستقیم دارد بحرمۃ سید البشر علیہ و علیٰ الہ الصلوات و التسلیمات بالجملہ الطریق کلّہ ادب مثل مشہور است ہیچ بے ادبے بخدا نرسد و اگر مرید در رعایت بعضے از آداب خود را مقصر داند و در ادائے ما ینبغی و اگر بسعی ہم نتواند از عہدہ بر آید مغفور است اما از اعتراف بتقصیر ناچار است و اگر عیاذاً باللہ سبحانہ رعایت آداب نکند و خود را مقصر ہم نداند از برکات ایں بزرگواراں محروم است ؎ ہر کرا رُوئے بہ بہبود نہ بود ؛ دیدنِ رُوئے نبیؐ سود نہ بود۔ آرے مریدے کہ ببرکت توجہ پیر بمرتبہ فنا و بقا برسد و راہ الہام و طریق فراست بروے ظاہر شود پیر آنہا را مسلّم دارد و بکمال او گواہی دہد آں مرید را میرسد کہ در بعضے امور الہامی بہ پیر خلاف کند و بمقتضائے الہام خود عمل کند اگرچہ نزد پیر خلاف آں متحقق بود چہ آں مرید درین وقت از ربقہ تقلید بر آمدہ است و تقلید در حق وے خطا است نمے بینی کہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ الہ الصلوات والتسلیمات در امور اجتہادیہ و در احکام غیر منزلہ بآن سرور خلاف کردہ اند و در بعضے اوقات صواب بجانب اصحاب ظاہر شدہ است کما لا یخفی علیٰ ارباب العلم پس معلوم شد کہ خلاف پیر مرید را بعد از رسیدن بمرتبہ کمال مجوّز است و از سوءِ ادب مبرّا است بلکہ اینجا ہمین ادب است اگر نہ اصحاب پیغمبر علیہ و علیہم الصلوات و التسلیمات کہ بکمال آداب مؤدب بودند غیر از تقلید امر دیگر نمیکردند ابو یوسف را بعد از رسیدن بمرتبہ اجتہاد تقلید ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما خطا است صواب در متابعت رائے خود است نہ رائے ابی حنیفہ قول مشہور است از امام ابو یوسف کہ نازعت ابا حنیفۃ فی مسئلۃ خلق القراٰن ستۃ اشہر شنیدہ باشی کہ تکمیلِ صناعت بتلاحُقِ افکار است اگر بریک فکر کاندے زیادتی پیدا نکردے نحویکہ در زمان سیبویہ بودہ امروز باختلاف آراء و تلاحُقِ انظار دہ صد زیادتی و کمال پیدا کردہ است اما بجون بنا را او نہادہ است فضل او را است ؛ الفضل للمتقدّمین لیکن کمال اینہا را مثل امتی کمثل المطر لا یدری اوّلہم خیر ام اٰخرہم حدیث نبویست علیہ و علیٰ الہ الصلوٰۃ و السلام

marfat.com

تذنیب لرفع شبہہ بعض المریدین

بدآنکه گفته اند الشیخ یحیی ویمیت۔ احیا و امانت روحی است نہ امانت جسمی و مراد از حیوٰۃ و موت فنا و بقا است کہ بمقام ولایت و کمال میرساند و شیخ مقتدا باذن اللہ سبحانہ متکفل ایں دو امر است پس شیخ را ازیں احیا و امانت چارہ نہ باشد۔ یحیی و یمیت یعنی در لغی احیا و امانت جسمی را بمنصب شیخی کارے نیست مریداں بمناسبتِ معنویہ منجذب میگروند و آنکه بااین بزرگوار اں مناسبت ندارد از دولت کمالاتِ ایشاں محروم است اگرچہ ہزار معجزہ و خوارق و کرامات بیند ابوجہل و ابولہب را شاہد این معنیٰ باید گرفت۔ قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ فی حق الکفار۔ وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَۃٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِہَا حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْکَ یُجَادِلُوْنَکَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِنْ ھٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ۔

(دفتر اول حصہ پنجم صفحہ ۱۱۲، ۱۱۶ مکتوب ۲۹۲)

ترجمہ

جاننا چاہیئے کہ سالکان راہ حق دو حال سے خالی نہیں ہیں۔ یا مرید ہیں یا مراد۔ اگر مراد ہیں تو قابل مبارکباد ہیں۔ محبت اور انجذاب کی راہ منزل کی طرف ان کو کشاں کشاں لے آئے گی اور مقصود اعلےٰ تک پہنچا دے گی۔ جیسا ادب و عقیدت ان کے لئے درکار ہو گا بوسیلہ یا بے وسیلہ ان کو سکھا دے گی۔ اگر ان سے کوئی لغزش بھی ہو جائے گی تو ان کو جلد ہی اس سے آگاہی ہو جائے گی۔ جس پر کوئی مواخذ نہ ہو گا۔ اگر شیخ طریقت کی حاجت ہو گی تو سعی و کوشش کے بغیر اس دولت کی طرف راہ نمائی بھی ہو جائے گی۔ غرض حق تعالےٰ کی عنایت ازلی ان بزرگان دین کے شامل حال ہوتی ہے۔ باسبب یا بے سبب ان کی کفایت کرتے ہیں۔ وَاللّٰہُ یَجْتَبِیْ مَنْ یَّشَآءُ اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے برگزیدہ کر لیتا ہے۔

اور اگر مرید ہیں تو رہنمائے کامل کے بغیر ان کا کام دشوار ہے۔ رہنما ایسا ہونا چاہیئے جو جذبہ اور سلوک کی دولت سے مشرف ہو اور فنا و بقا کے رموز و سعادت سے بہرہ ور ہو اور سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی الاشیا باللہ کے انجام تک پہنچا ہو لیکن اگر اس کا جذبہ اس کے سلوک پر مقدم ہے اور مرادوں کا تربیت یافتہ ہے تو اس کا وجود کبریت احمر کی مانند ہے اس کی کلام دوا اور نظر شفا ہے۔ مردہ دل اس کی توجہ سے زندہ ہوتے ہیں اور مرجھائی ہوئی روحیں اس کے الطاف و کرم سے تازہ ہوتی ہیں اگر اس قسم کا صاحب نظر پیر نہ ملے تو سالک مجذوب بھی غنیمت ہے۔ وہ بھی ناقصوں کی تربیت کر سکتا ہے اور فنا اور بقا کے اسرار تک پہنچا سکتا ہے۔

marfat.com

عرش سے نیچے ہے گرچہ آسمان ایک اونچا ہے زمین سے اے جواں

اللہ تعالیٰ کی عنایت سے کسی طالب کو اس قسم کا کامل پیر مل جائے تو چاہیئے کہ اس کے وجود کو غنیمت جانے اور اپنے آپ کو ہمہ تن اس کے حوالے کردے اور اپنی سعادت اس کی رضامندی میں تلاش کرے غرض اپنی ہر خواہش اس کی رضا کے تابع بنا دے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے۔ لن یؤمن احدکم حتّٰی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہٖ تم سے کوئی ایماندار نہ ہوگا جب تک اس کی خواہش اس امر کی تابع نہ ہو جائے جس کو میں لایا ہوں۔

جاننا چاہیئے کہ مجلس صحبت کے آداب و شرائط کو مدنظر رکھنا اس راہ کی ضروریات میں سے ہے تاکہ افادہ اور استفادہ کا راستہ کھل جائے ورنہ صحبت سے کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوگا نہ ہی مجلس سے کوئی فائدہ حاصل ہوگا۔ بعض ضروری آداب و شرائط لکھے جاتے ہیں جو گوش ہوش سے سننے چاہیئیں۔

طالب کو چاہیئے کہ اپنے دل کو تمام اطراف سے پھیر کر اپنے شیخ کی طرف متوجہ کرے اس کے اذن کے بغیر نوافل و اذکار میں مشغول نہ ہو اور حضوری میں اس کے سوا کسی اور کی طرف توجہ نہ کرے حتیٰ کہ جب تک حکم نہ ملے ذکر میں بھی مشغول نہ ہو۔ البتہ نماز اور دیگر فرائض ضروریہ ادا کر سکتا ہے۔

کسی بادشاہ کا واقعہ ہے کہ اس کا وزیر حضور میں کھڑا تھا اتفاقاً وزیر کی نظر اپنے جامہ پر پڑی تو اس کے بند درست کرنے لگا جب بادشاہ نے دیکھا کہ وزیر میرے سوا غیر کی طرف متوجہ ہے تو جھڑک کر کہا کہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تو وزیر ہو کر میرے حضور میں کپڑے کے بند درست کرے۔

سوچنا چاہیئے کہ دنیا کے لئے بھی وسائل کے لئے چھوٹے چھوٹے آداب ضروری ہیں تو حصول الی اللہ کے وسائل کے لئے ان آداب کی رعایت نہایت ہی ضروری ہوگی۔ مرید کو چاہیئے کہ ہو سکے تو ایسی جگہ وانستہ کھڑا نہ ہو کہ اس کا سایہ پیر کے پیراہن یا سایہ پر پڑے نیز اس کے مصلے پر پاؤں نہ رکھے اور اس کے وضو کی جگہ میں طہارت نہ کرے۔ یہاں تک کہ اس کے برتن بھی استعمال نہ کرے اس کے حضور میں پانی نہ پیئے۔ کھانا نہ کھائے اور کسی سے گفتگو نہ کرے بلکہ کسی دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور شیخ کی عدم موجودگی میں جس طرف اس کا قیام ہو پاؤں دراز نہ کرے۔ بلکہ تھوکے بھی نہیں اور جو کچھ بھی پیر سے صادر ہو اس کو بہتر جانے۔ اگرچہ بظاہر بہتر معلوم نہ ہو۔ کیونکہ شیخ کامل کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوتا ہے۔ شیخ سے بہ تقاضائے بشریت اگر غلطی بھی سرزد ہو جائے تو اس پر گرفت نہ کرے بلکہ اُسے اجتہادی غلطی سمجھے۔ جب مرید کو پیر سے محبت ہو تو محبوب سے جو کچھ بھی صادر ہو محب کی نظر میں محبوب ہی دکھائی دیتا ہے۔ پھر اعتراض کی کہاں گنجائش ہے۔ کھانے پینے پہننے اتباع کے چھوٹے بڑے

marfat.com

کاموں میں شیخ ہی کی اقتدا کرنی چاہیئے۔ اور فقہ بھی اسی طریقہ سے سیکھنی چاہیئے۔

آں راکہ درسرائے نگار یست فارغ است ۔ از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار

شیخ کی حرکات و سکنات پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرے خواہ وہ رائی کے برابر ہو۔ کیونکہ اعتراض سے سوائے مایوسی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ تمام مخلوقات میں سے بدبخت وہ شخص ہے جو اس بزرگ گروہ کا عیب بین ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم کو اس بلائے عظیم سے بچائے۔ اپنے شیخ سے خوارق و کرامات طلب نہ کرے۔ اگرچہ وہ طلب خطرات اور وساوس کی وجہ سے ہو۔ کبھی کسی مومن نے پیغمبر سے معجزہ طلب نہیں کیا معجزہ طلب کرنا کافروں اور منکروں کا کام ہے۔

معجزات از بہر قہر دشمن است ۔ بوئے جنسیت پے دل بردن است

موجب ایمان نہ باشد معجزات ۔ بوے جنسیت کند جذب صفات

البتہ دل میں کوئی شبہ پیدا ہو تو بے توقف عرض کرے اگر حل نہ ہو تو شیخ پر کسی قسم کی کوتاہی یا عیب منسوب نہ کرے۔ اور جو واقعہ ظاہر ہو پیر سے پوشیدہ نہ رکھے۔ واقعات کی تعبیر بھی اسی سے دریافت کرے اور اپنے کشف پر ہرگز بھروسہ نہ کرے کیونکہ اس جہاں آب و گل میں حق و باطل اور خطا و ثواب ملے جلے ہیں بے ضرورت اور بے اذن علیحدگی نہ اختیار کرے۔ کیونکہ یہ عقیدت اور ارادت کے خلاف ہے۔ اپنی آواز کو شیخ کی آواز سے بلند نہ کرے۔ نہ ہی بلند آواز سے گفتگو کرے کہ یہ سوء ادب ہے اور جو فیض و فتوح پہنچے اپنے شیخ کا ہی ذریعہ سمجھے اور اگر محسوس کرے کہ فیض دیگر مشائخ سے پہنچا ہے اس کو بھی اپنے ہی شیخ سے منسوب کرے۔ جان لے کہ جب شیخ تمام کمالات اور فیوض کا جامع ہے پیر کا فیض مرید کی خاص استطاعت کے مناسب ہوتا ہے۔ یہ بھی پیر کے لطائف میں سے ایک لطیفہ ہے۔ سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل پیر کے اعتقاد اور محبت پر ثابت قدم رکھے۔ غرض الطریق کلہ ادب مثل مشہور ہے کہ بے ادب خدا تک نہیں پہنچتا۔ اگر مرید بعض آداب کے بجا لانے میں اپنے آپ کو خطاکار سمجھے اور آداب کما حقہ ادا نہ کر سکے کوشش کرنے کے بعد بھی اس سے عہدہ برآنہ ہو سکے تو قابل مواخذہ نہیں۔ البتہ اپنے قصور کا اعتراف ضروری ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ آداب کی رعایت نہ کرے اور اپنے آپ کو قصوروار بھی نہ جانے تو وہ ان بزرگوں کی برکات سے محروم رہتا ہے۔

ہر کہ را روئے بہ بہبود نداشت ۔ دیدن روئے نبی سود نداشت

ہاں وہ مرید جو شیخ کی توجہ اور برکت سے فنا و بقا کے مرتبہ تک پہنچ جائے اور الہام و فراست کا راستہ

marfat.com

اسما پر کھل جائے یہاں تک کہ شیخ بھی اس کے کمال پر شہادت دے۔ ایسے مرید کو لائق ہے کہ بعض الہامی امور میں شیخ کے خلاف اپنے الہام کے موافق عمل کرے کیونکہ مرید اب مقام تقلید سے آگے نکل چکا ہے۔ اب تقلید اس کے حق میں خطا ہے جیسا کہ اصحاب کبار رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے بعض امور اجتہادیہ اور احکام غیر منزلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برعکس رائے کا اظہار کیا بسا اوقات حق بجانب صحابہؓ ظاہر ہوا۔ کما لا یخفی علی ارباب العلم جیسے کہ صاحبان علم پر پوشیدہ نہیں ہے۔

پس معلوم ہوا کہ مرتبہ کمال تک پہنچنے کے بعد مرید کو پیر کے برعکس آئے گا۔ اظہار جائز ہے یہ بے ادبی نہیں ہے بلکہ ادب ہے۔ ورنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین جو بذر جہ کمال موؤب تھے تقلید کے سوا کوئی امر نہ کرتے۔ جیسا کہ ابو یوسف کے لئے مرتبہ اجتہاد تک پہنچنے کے بعد ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید نہ کرنا کوئی خطا نہ تھی۔ ایسے مقام پر بہتری ان کی اپنی رائے کی متابعت میں تھی نہ کہ حضرت ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی رائے میں۔

ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کا قول مشہور ہے۔ نازعت ابی حنیفۃ فی مسئلۃ خلق القرآن ستۃ اشہر میں نے ابو حنیفہؒ کے ساتھ قرآن کے مخلوق ہونے کے مسئلہ پر چھ ماہ تک جھگڑا کیا۔ تو نے سنا ہوگا کہ ہر ایک صفت بہت سے فکروں کے ملنے کے بعد (بنتی ہے) کامل ہوتی ہے۔ اگر ایک ہی فکر پر رہتی تو کچھ زیادتی حاصل نہ کرتی وہ نحو جو سیبویہ کے زمانے میں تھا آج وہ مختلف راؤں اور بہت سی نظروں اور فکروں کے ملنے سے کئی گنا زیادہ ہوگیا ہے۔ چونکہ بنیاد اسی نے رکھی ہے اس لئے فضیلت اسی کے لئے ہے۔ کیونکہ فضیلت متقدمین کے لئے ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔ مثل امتی کمثل المطر لایدری اولہم خیر ام اٰخرھم میری اُمت کی مثال بارش کی طرح ہے۔ نہیں معلوم اس کا اول اچھا ہے یا آخیر۔ تذنیبل بعض مریدوں کے شبہ رفع کرنے کے بیان میں۔

جاننا چاہیے کہ بزرگوں نے فرمایا ہے۔ الشیخ یحیی و یمیت شیخ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ احیاء و اماتت۔ مقام شیخی کے لوازم سے ہے۔ اس احیاء و اماتت سے مراد روحانی احیاء و اماتت ہے نہ جسمانی۔ اور اسی حیات و موت سے مراد فنا و بقا ہے۔ جو مقام ولایت و کمال تک پہنچائے اور شیخ مقتدا اللہ تعالےٰ کے اذن سے ان دو امر کا متکفل ہے۔ پس شیخ کے لئے یہ احیاء و اماتت ضروری ہے اور یحی و یمیت کے معنی یبقی و یفنی ہیں یعنی باقی رکھنا اور فنا کرنا جسمانی احیاء و اماتت کو مرتبہ شیخی سے کچھ واسطہ نہیں۔ شیخ مقتدا کبریا کا حکم رکھتا ہے اور جس کسی کو اس سے مناسبت ہو جاتی ہے خس

marfat.com

وخاشاک کی طرح اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے اور اپنا حصہ اس سے لے لیتا ہے۔ خوارق وکرامات مریدوں کے جاذب کرنے کے لئے نہیں ہیں۔ مرید روحانی اور باطنی مناسبت سے کھچے چلے آتے ہیں اور جو شخص ان بزرگواروں کے ساتھ نسبت نہیں رکھتا وہ ان کے کمالات کی دولت سے محروم رہتا ہے اگرچہ ہزارہا معجزے اور خوارق وکرامات دیکھے۔ ابوجہل اور ابولہب کا حال اس بات کا شاہد ہے۔

اللہ تعالےٰ کفار کے حق میں فرماتے ہیں۔ وان یروا کل ایۃ لا یومنوا بہا حتّٰی اذا جاؤوک یجادلونک یقول الذین کفروا ان ھذا الا اساطیر الاوّلین۔

خواہ یہ لوگ کتنے ہی نشانات ومعجزات دیکھیں ان پر ایمان نہیں لائیں گے۔ حتیٰ کہ جب وہ تیرے پاس آتے ہیں اور جھگڑتے ہیں اور کافر لوگ کہتے ہیں۔ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ والسلام۔

طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت

(۶۲)

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ فرمودہ اند طریق ما اقرب طرق است وفرمودہ اند از حق سبحانہٗ وتعالےٰ طریقے خواستم کہ البتہ موصل باشد وایں خواست ایشاں باجابت مقرون گشتہ است۔ چنانچہ در رشحات از حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ نقل کردہ است چرا اقرب نباشد وموصل نبود کہ انتہا در ابتداء آن اندراج یافتہ است خیلے بیدولتے باشد کہ دریں طریق داخل شود واستقامت نہ ورزد وبے نصیب برود۔ ع

خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست
آرے اگر طالبے بدست ناقصے افتد گناہ طریق چیست

(دفتر اوّل حصہ چہارم مکتوب ۲۲۱ صفحہ ۷)

(ترجمہ)

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ (اتباع شریعت محمدیہ) سب طریقوں سے افضل واقرب ہے۔ اور فرمایا کہ حق تعالےٰ سے میں نے ایسا طریق طلب کیا ہے جو بیشک

marfat.com

موصل ہے اور آپ کی یہ ابتدا قبول ہو گئی ہے۔ چنانچہ رشحات میں حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ یہ طریق افضل کیوں نہ ہو جبکہ اس کی ابتدا میں انتہا ہے۔ اور وہ شخص بہت بدقسمت ہے جو اس طریق میں داخل ہو اور استقامت اختیار نہ کرے اور پھر بدنصیب رہ جائے۔

خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست ؛ اگر کوئی اندھا ہے تو سورج مجرم نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی طالب کسی ناقص کے ہاتھ پڑ جائے تو طریق کا کیا گناہ ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ میں پیری و مریدی کے آداب

(۶۳)

مخدوما مکرما پیری و مریدی در طریقہ علیہ نقشبندیہ بتعلیم و تعلّم طریقہ است نہ بکلاہ و شجرہ کہ در سلاسل دیگر متعارف است طریق ایں بزرگواران صحبت است و تربیت ایشاں انعکاسی است لاجرم در بدایت ایشاں نہایت دیگراں اندراج یافتہ است و راہ اقرب گشتہ نظر ایشاں شافی امراض قلبیہ است و توجہ شان دافع علل معنویہ ؎ نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند ؛ کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را معذور خواہند داشت وَالعذر عند کرام النّاس مقبول"۔

(دفتر دوم حصہ ششم صفحہ ۴۶ مکتوب ۱۸)

(ترجمہ)

میرے مخدوم مکرم۔ طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں پیری و مریدی طریقہ کے سیکھنے اور سکھانے پر منحصر ہے۔ نہ کہ کلاہ و شجرہ پر جیسا کہ دوسرے سلسلوں میں متعارف اور مشہور ہے۔ ان بزرگوں کا طریق صحبت ہی صحبت ہے اور ان کی تربیت انعکاسی ہے۔ اسی لئے ان کی ابتدا میں دوسروں کی انتہا مندرج ہے اور دیگر راستوں سے زیادہ قریب راستہ یہی ہے۔ ان کی نظر دلی امراض کو شفا بخشتی ہے۔ اور ان کی توجہ روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہے

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند

کہ برند از راہ پنہاں بحرم قافلہ را

امید ہے کہ معذرت خواہ کو معاف فرمائیں گے ع

والعذر عند کرام النّاس مقبول

marfat.com

وقد جزم شیخ الاسلام ابن حجر فی کتاب بذل الماعون فی فضل الطاعون بانّ المیّت بالطعن لا یسال لانّه نظیر المقتول فی المعرکۃ فبانّ الصابر فی الطاعون محتسبًا یعلم انّه لایصیبہ الّا ماکتب له اذا مات فیه بغیر الطعن لایفتن ایضا لانّه نظیر المرابط کذا ذکرالشیخ الاجلّ السیوطی فی کتاب شرح الصدور بشرح احوال الموتی والقبور وقال وهو متّجه،

چون او بجنین گیبکه نگریخت ونمرد از جملہ غازیان ومجاہد است و از مرگ صابران وبلاکشان ہر کسے را اجلے است معیّنے که گنجائش تقدیم وتاخیر ندارد واکثر گریزپایان که سلامت ماند بعلّت آنکه اجل ایشان نرسیده بود نه آنکه گریختن ایشان را از مرگ خلاص ساخت واکثر صابران که ہلاک شدند ہم باجل ہلاک شدند فلیس الفرار ینجی ولا الاستقرار یہلک این فرار در رنگ فرار یوم زحف است وگناه کبیره است از مکر خدا وندایست جلّ سلطانه که گریزندیا سلامت مانند وصبر کنندگان ہلاک شوند یضلّ به کثیرًا وّ یهدی به کثیرًا ۔ شنیده می شد از صبر تحمّل شما وافتاده واعانت شما مسلمانان جزاکم الله سبحانه خیرًا در تربیت طفلان وتحمّل اذا ر ایشان دلتنگ نشوند که امید داری اجر جزیل بران مرتّب است زیاده چه نویسد والسلام (دفتر اول حصّہ پنجم مکتوب نمبر ۲۷۹ صفحہ ۱۳۸)

ترجمہ

شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب بذل الماعون فی فضل الطاعون میں بالتحقیق لکھا ہے کہ جو شخص طاعون سے مرجائے۔ اس سے قبر میں کوئی سوال نہیں ہوتا۔ وہ ایسا ہی جیسے جنگ میں قتل ہوا۔ اور جو شخص طاعون میں طلب اجر کی نیت سے صبر کرتا ہے اور جانتا ہے کہ مجھے وہی کچھ پہنچے گا جو میرے لئے اللہ تعالیٰ نے لکھا اور مقدر کیا ہے۔ تو وہ شخص اگر طاعون کے سوا کسی اور بیماری سے بھی مرجائے تو اس صورت میں بھی اس کو عذاب وسوال قبر نہ ہوگا کیونکہ وہ مرابط یعنی جہاد کے لئے مستعد اور تیار ہے۔

marfat.com

جیسے شیخ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شرح الصدور فی حال الموتی والقبور میں ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابن حجرؒ نے اس کی بہت عمدہ توجیہہ کی ہے۔ اور جو شخص نہ بھاگا اور نہ فوت ہوا وہ غازیوں، مجاہدوں اور صابروں اور بلاکشوں کے زمرہ میں سے ہے۔ کیونکہ ہر شخص کے لئے اجل مقرر ہے۔ جو ہرگز آگے پیچھے نہیں ہو سکتی اور اکثر بھاگنے والے جو سلامت رہے ہیں۔ اسی واسطے رہے ہیں کہ ابھی ان کی اجل نہیں آئی تھی نہ کہ یہ بھاگ کر مرگ سے بچ گئے اور اکثر صابر لوگ جو ہلاک ہو گئے وہ بھی اجل سے ہلاک ہوئے ہیں۔ پس نہ بھاگنا ہی بچا سکتا ہے اور نہ ہی ٹھہرنا ہلاک کرتا ہے۔ طاعون سے بھاگنا یوم زحف یعنی جنگِ کفار سے بھاگنے کی طرح ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ یہ اللہ تعالٰے کی طرف سے مکر و استدراج ہے۔ کہ بھاگنے والے سلامت رہتے ہیں۔ اور صبر کرنے والے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یضل بہ کثیرًا و یھدی بہ کثیرًا اکثر کو گمراہ کرتا ہے اور اکثر کو ہدایت دیتا ہے۔

آپ کے صبر و تحمل اور مسلمانوں کے ساتھ آپ کی امداد اعانت کی نسبت بہت کچھ سنا جاتا ہے اللہ تعالٰے آپ سب کو جزائے خیر دے۔ بچوں کی تربیت اور ان کی تکلیف برداشت کرنے سے دل تنگ نہ ہوں کیونکہ سب سے اجر کی امید اسی پر مرتب ہوتی ہے۔ زیادہ کیا لکھا جائے۔ والسلام

(۶۵) شیخ طریقت کی تقلید

تقلید شیخ طریقت ثمرات دارد و در خلاف طریق او خطرہ ہا است۔ زیادہ چہ نویسد

(دفتر سوم حصہ ہشتم صفحہ ۲۳ مکتوب ۱۳)

ترجمہ

شیخ طریقت کی تقلید سے بڑے فوائد اور بڑے ثمرات حاصل ہوتے ہیں اور شیخ طریق کے خلاف چلنے میں سراسر خطرات ہیں اس سے زیادہ کیا لکھا جائے۔

marfat.com

توجّہ کا مرکز ایک ہونا چاہیئے

(۶۶)

امّا یک شرط را مرعی دارند و آں وحدت قبلہ توجہ است قبلہ توجّہ را متعدد ساختن خود را در تفرقہ انداختن ست مثل مشہور است کہ ہر یکجا ہمہ جا و ہر کہ ہمہ جا ہیچ جا حضرت حق سُبحانہٗ و تعالیٰ برجادہ شریعت مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ و السّلام و التحیۃ استقامت کرامت فرماید و السّلام علیٰ من اتّبع الھدیٰ وَالتزم متابعۃ المصطفٰے علیہ وعلیٰ اٰلہ الصّلوات و التّحیات ؂

(دفتر اوّل حصّہ دوم مکتوب ۵، صفحہ ۶۲)

ترجمہ

آپ یہ شرط بھی مدنظر رکھیں کہ اپنی توجہ کا مرکز ایک ہی بنائیں۔ توجہ کے متعدد مراکز بنانا اپنے آپ کو تفرقہ میں ڈالنا ہے۔ مثل مشہور یک جاست ہمہ جاست و ہر کہ ہمہ جاست ہیچ جا۔ جو ایک جگہ ہے وہ سب جگہ ہے۔ اور جو سب جگہ ہے وہ کسی جگہ بھی نہیں۔ حق تعالےٰ شریعت مصطفوی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ و السّلام کی راہ مستقیم پر چلنے میں استقامت بخشے۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ و التزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ الصّلوات و التحیات۔

اور سلام ہو اس شخص پر جو ہدایت کی راہ پر چلا۔ اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو لازم پکڑا۔

پیر و مُرشد پر اعتراض سمّ قاتل ہے

(۶۷)

اعتراض بر اہل اللہ خصوصًا کہ اسم پیری و مرشدی درمیان باشد و راہ افادہ کشادہ شدہ باشد نباید کرد و آنرا سمّ قاتل باید انگاشت زیادہ بریں اطناب ایں چند حروف بواسطہ ارتباط محبت و اخلاص بتحریر آمدہ امید ست کہ موجب مَلال نشود ثانیًا مصدّع میگردد کہ مُلّا عُمر و شاہ حسن آدمی زادہ اند خواہان ملازمت ایشاں اند امید ست کہ داخل ملازمانِ خاصہ گردند اسمٰعیل نیز بہمین ارادہ بخدمت آمدہ است اگرچہ پیادہ است امیدوار ست کہ فراخورِ حالت خود بہرہ یابد زیادہ تصدیع نداد و السّلام والاکرام

marfat.com

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۶۸ صفحہ ۶۹)

(ترجمہ)

اہل اللہ پر خاص کر جبکہ پیر و مرشد کا واسطہ ہو اور راہ ، افادہ بھی کشادہ ہو تو ہر گز ہر گز معترض نہ ہونا چاہیئے بلکہ اُسے زہر قاتل سمجھنا چاہیئے - اس سے زیادہ لکھنا طول کلامی ہوگی - یہ چند باتیں بھی محبت و اخلاص کے رابطہ کے باعث لکھی گئی ہیں امید ہے کہ ملال کا باعث نہ ہوں گی ۔

دوسرے یہ کہ ملا عمر و شاہ حسین شریف زادہ اور خاندانی شریف ہے - اور یہ آپ کے ہاں ملازمت کا خواہاں ہے - امید ہے اس کو آپ اپنے خاص ملازمین میں جگہ دیں گے - نیز اسمٰعیل بھی اسی خیال سے حاضر خدمت ہے اگرچہ پا پیادہ ہے لیکن توقع ہے یہ بھی اپنی حالت کے مطابق حصہ پائے گا تکلیف کا شکریہ - والسلام والاکرام -

اہلُ اللہ سے دُشمنی تباہی ہے -

(۶۸)

قال اللہ تعالیٰ مَنْ عمل صالحًا فلنفسہٖ ومن اساء فعلیہا خواجہ عبد اللہ انصاری میفرمایند الٰہی ہر کرا خواہی براندازی با ما در اندازی بیت ترسم آں قوم کہ بر دُردکشاں میخندند بر سر کار خرابات کنند ایمان را ؛ حق سبحانہ و تعالیٰ کافۂ اہل اسلام را از انکار فقرا و طعن در ایشان نگاہ دارد بحرمۃ سید البشر علیہ وَعلیٰ آلہِ الصَّلواتُ والتسلیمات والسّلام ؛ (دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۱۱۸ صفحہ ۱۲۱)

(ترجمہ)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَن اساءَ فَعَلَیْہا - جس نے کوئی نیک کام کیا تو وہ اس کے اپنے نفس کے لئے ہے اور جس نے کوئی بُرائی کی وہ اسی کے لئے وبال ہے ۔

خواجہ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الٰہی جس کو تو تباہ کرنا چاہتا ہے اس کو تو ہمارا دشمن بنا دیتا ہے ۔

بیت

ترسم آں قوم کہ بر دردکشاں میخندند

بر سر کار خرابات کنند ایماں را

حق تعالیٰ سید البشر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طفیل تمام مسلمانوں کو فقرا کے انکار اور درویشوں کے طعن سے بچائے ۔

marfat.com

(٦٩)

تصوّرِ شیخ

اگر در وقت ذکر گفتن صورت پیر بے تکلف ظاہر شود۔ آنرا نیز بقلب باید برد و در قلب نگاہ داشتہ ذکر باید گفت میدانی کہ پیر کیست پیر آنکس ست کہ از و طریق وصول بجناب قدس خداوندی جلّ شانہٗ استفادہ نمائی و مددہا و اعانت ہا درین طریق یابی مجرّد کلاہ و دامنی و شجرہ کہ عُرف شدہ است از حقیقت پیری و مریدی خارج است و داخل رسوم و عادات مگر آنکہ جامہ تبرک از شیخ کامل و مکمّل بدست آری و باعتقاد و اخلاص باو زندگانی نمائی۔ احتمال ثمرات و نتائج دریں صورت نیز قوی است۔ (دفتر اوّل حصّہ سوم صفحہ نمبر ۷، مکتوب نمبر ۱۹)

(ترجمہ)

اگر ذکر کے وقت بھی شیخ کا تصور بے تکلف ظاہر ہو تو اُس کو بھی قلب کی طرف لے جانا چاہیئے اور قلب پر نگاہ رکھ کر ذکر کرنا چاہیئے۔ تو جانتا ہے پیر کون ہے؟ پیر وہ ہے جس سے تو خدا اسکے تعالےٰ کی پاک جناب کی طرف پہنچنے کا رستہ سیکھے۔ اور اس رستہ میں تو اس سے مدد و اعانت حاصل کرے۔ صرف کلاہ و دامن اور شجرہ پر نظر رکھنا جو آج کل معروف ہے۔ پیری و مریدی کی حقیقت سے خارج ہے۔ البتہ یہ رسم و عادت میں داخل ہے۔ ہاں اگر شیخ کامل سے کوئی کپڑا بطور تبرک مل جائے تو اعتقاد و اخلاص کے ساتھ اُسے پہن کر زندگی بسر کرنی چاہیئے ایسی صورت میں بے شمار فوائد و ثمرات کے حاصل ہونے کی قوی توقع ہے۔

نماز کی حالت میں شیخ کا تصوّر بے ساختہ آنا

(٧٠)

خواجہ محمد اشرف در زِش نسبتِ رابطہ را نوشتہ بودند کہ بجدے استیلا یافتہ است کہ در صلوٰۃ آنرا مسجود خود میدانند و مے بینند و اگر فرضاً نفی میکنند منتفی نیگردد محبّت اطوار ایں دولت متمنّائے طُلّاب ست یحتمل کہ بادنیٰ صحبتِ شیخ مقتدا جمیع کمالاتِ او را جذب نماید رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ ست، نہ مسجود لہٗ چرا محاریب و مساجد را نفی نکنند ظہور ایں قسم دولت سعادتمندان را میسر ست تا در جمیع احوال صاحبِ رابطہ را متوسّطِ خود دانند و در جمیع اوقات متوجّہ او باشند نہ در رنگ جماعہ بیدولت کہ خود را

marfat.com

مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند۔ (دفتر دوم حصہ ششم صفحہ ۶۷ مکتوب ۳۰)

ترجمہ

خواجہ محمد اشرف نے لکھا تھا کہ رابطہ کی نسبت یہاں تک غالب ہوگئی ہے کہ نمازوں میں اس کو اپنا مسجود جانتا اور دیکھتا ہوں۔ اگر بالفرض اس کو دور بھی کرنا چاہتا ہوں تو نہیں ہوسکتا۔

اے محب محترم طالبان حق اسی دولت کی تمنا کرتے ہیں اور ہزاروں میں سے ایک کو ملتی ہے۔ ایسے حال والا شخص کامل مناسبت کی استعداد رکھتا ہے۔ اور شیخ مقتداء کی قلیل صحبت سے تمام کمالات کو جذب کر لیتا ہے۔ رابطہ کی نفی کیوں کرتے ہو۔ رابطہ مسجود الیہ ہے نہ مسجود لہٗ محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے اس قسم کی دولت سعادت مندوں کو میسر ہوتی ہے تاکہ تمام احوال میں صاحب رابطہ کو اپنا وسیلہ سمجھیں۔ اور تمام اوقات اسی طرف متوجہ رہیں۔ نہ ان بدبخت لوگوں کی طرح جو اپنے آپ کو مستغنی جانتے ہیں۔ اور توجہ کے مرکز کو اپنے شیخ کی طرف سے پھیر لیتے ہیں۔

اولیاء اللہ کی خانقاہ کے فیوض و برکات

(۴۷)

امیر تیمور گورگان علیہ الرحمۃ در کوچہ بخارا میگذشت اتفاقاً درویشان خانقاہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ دران کوچہ گلیمہائے خانقاہ خواجہ مے افشاندند و از گرد پاک می کردند امیر از حسن نشاء مسلمانی کہ داشت دران کوچہ توقف فرمود تا گردہائے خانقاہ را عبیر و صندل خود ساختہ برکات و فیوض درویشاں مشرف گردد مگر بایں تواضع و فروتنی کہ باہل اللہ نمودہ بود بحسن خاتمہ مشرف گشت منقول است کہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ بعد از وفات امیر میفرمودند تیمور مُرد و ایمان برد۔ (دفتر دوم حصہ ہفتم صفحہ ۹۴ مکتوب ۹۲)

ترجمہ

ایک دن صاحب قِران امیر تیمور علیہ رحمۃ بخارا کی گلی سے گذر رہا تھا۔ اتفاقاً اس وقت حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کی خانقاہ کے درویش خانقاہ کی دریوں اور بستروں کو جھاڑ رہے تھے اور گرد سے پاک کر رہے تھے۔ امیر مذکور مسلمانی کے حُسن خلق سے جو اس کو حاصل تھا اس کوچہ میں ٹھہر گیا تاکہ خانقاہ کی گرد کو اپنے لئے صندل و عبیر بنا کر درویشوں کی برکات و فیوض سے مشرف ہو۔ شاید اس تواضع اور فروتنی کے باعث جو اس کو اہل اللہ کے ساتھ حاصل تھی حُسن خاتمہ سے مشرف ہوا۔

marfat.com

منقول ہے کہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ امیر کے مرجانے کے بعد فرمایا کرتے تھے۔ کہ تیمور زر گیا اور ایمان لے گیا۔

عرس

(۴۷)

در ایام عرس حضرت خواجہ جیو قدس سرہٗ بحضرت دہلی رسیدہ بخاطر داشت کہ در ملازمت علیّہ نیز برسد دریں اثنا خبر کوچ منتشر گشت بضرورت توقف نمودہ بچند کلمہ نامربوط تصدیع دہ گشت اگر در حضور است و اگر در غیبت بہمگی ہمت خواہاں سلامتی ایشاں است از انچہ نباید و نشاید و در بعضے اوقات غلبہ خیر اندیشی بر آں می آرد کہ گفتہ ایشاں را اختیار کردہ از انچہ شایان عتبہ علیّہ ایشاں نباشد بتاکید و مبالغہ مانع آیند و در مجلس شریف نااہلاں را نگذارد اما امید اند کہ جمیع آرزوہا میسر نیست بضرورت بدعائے ظہر الغیب رطب اللسان است شاید کہ در معرض قبول افتد حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ از بزرگی و کلانی خود می فرمودند کہ ہر چند کفر است کہ کسے چناں کلاں شود کہ اگر او برہم شود ہمہ عالم برہم شود اما چہ توان کرد کہ مارا بے ما کلاں ساختہ اند امروز آں قسم بزرگے و کلانے نزدیک است کہ در مادہ جناب شما صادق آید چہ رفاہیت شمار فاہیت خلائق است و بالعکس از ہیں جاست کہ نزد مردم دعائے خیر شمادر رنگ دعا نزول مطر است۔

(دفتر اول حصّہ چہارم صفحہ ۲۳-۲۴ مکتوب ۲۴۳)

ترجمہ

حضرت خواجہ قدس سرہٗ کے عرس شریف کے دنوں میں دہلی حاضر ہو کر ارادہ تھا کہ آپ کی خدمت میں بھی پہنچے اسی اثنا میں روانگی کی خبر پھیل گئی اس لئے توقف کر کے چند نامربوط کلموں سے آپ کو تکلیف دی ہے۔ فقیر خواہ حضور میں ہو خواہ غیر حاضر ہو ہر دم آپ کے لئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالٰے آپ کو نامناسب اور نالائق امر سے سلامت رکھے۔ بعض اوقات آپ کی خیر خواہی کا غلبہ اس بات پر لاتا ہے کہ ان کی دلیری اختیار کر کے ان چیزوں سے جو آپ کی بلند درگاہ کے لائق نہیں تاکید و مبالغہ کے ساتھ آپ کو ان سے منع کرے اور مجلس شریف میں نااہلوں کو نہ رہنے دے۔ لیکن جانتا ہے کہ امیدیں حاصل نہیں ہوتیں۔ ناچار آپ کے حق میں غائبانہ دعا سے تر زبان ہے شاید قبول ہو جائے۔

حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ اپنی بزرگی اور کلانی نزدیک ہے کہ آپ کی جناب کے بارے میں

marfat.com

صادق آئے کیونکہ آپ کی خوشحالی خلقت کی خوشحالی ہے۔ اور خلقت کی خوشحالی آپ کی خوشحالی بھی وجہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک آپ کی دعائے خیر بارش کی طرح برس رہی ہے۔

(٧٣) ایصال ثواب کا صحیح تصوّر

ایضاً پرسیدہ بودند کہ ختم کلام اللہ کردن و نماز نفل گزاردن و تسبیح و تہلیل کردن و ثواب آنرا بوالدین یا باستاد یا باخوان دادن بہتر ست یا بکسے نہ دادن بہتر بدانند کہ دادن بہتر ست کہ ہم نفع بغیر ست و ہم نفع بخود و در دادن نفع مخصوص بخود ست و نیز شاید بطفیل دیگران آن عمل را قبول فرمائند والسلام

(دفتر دوم حصہ ہفتم صفحہ ، مکتوب نمبر،،)

ترجمہ

نیز آپ نے پوچھا تھا۔ کہ کلام اللہ ختم کرنا۔ اور نماز نفل کا پڑھنا۔ اور تسبیح و تہلیل کرنا اور اس کا ثواب ماں۔ باپ یا استاد یا بھائیوں کو بخشنا بہتر ہے یا نہیں۔ واضح ہو کہ بارگاہ الٰہی میں بخشنا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں اپنا بھی نفع ہے اور ان کا بھی اور عجب نہیں کہ یہ عمل صالح دوسروں کی طفیل ہی قبول ہو جائے۔

(٧٤) نذر مشائخ کا غلط طریق

وحیوانات را کہ نذر مشائخ میکنند و بر سر قبرہائے ایشاں رفتہ آں حیوانات را ذبح می نمایند در روایات فقہیہ ایں عمل را نیز داخل شرک ساختہ اند و دریں باب مبالغہ نمودہ و ایں ذبح را از جنس ذبائح جن انگاشتہ اند کہ ممنوع شرعیت و داخل دائرہ شرک ازیں عمل نیز اجتناب باید نمود کہ شائبہ شرک دارد وجوہ نذر بسیار چہ در کار ست کہ نذر ذبح حیوانے کنند و ارتکاب ذبح آن نمایند و بذبائح جن ملحق سازند و تشبیہ بعبدۂ جن پیدا کنند و از بیحاصلست صیام نساء کہ بنیت پیراں و بیبیاں نگاہ دارند و اکثر نامہائے ایشاں را از نزد خود تراشیدہ روزہائے خود را بنام آنہا نیت کنند و در وقت افطار از برائے ہر روزہ طعام خاص بوضع مخصوص تعین می نمایند و تعین ایام نیز میکنند از برائے صیام و مطالب و مقاصد خود را بایں روزہ ہا مربوط می سازند و توسل ایں روزہ ہا ازیں ہا حوائج خود میخواہند و روائے حاجات خود را از آنہا میدانند ایں شرکت

marfat.com

در عبادت ست و بتوسل عبادت غیر حاجات خود را از اں غیر خواستن ست. شناعت ایں فعل را نیک باید دریافت

(دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب صفحہ ۹۴)

ترجمہ

اور جانوروں کو جو کہ مشائخ کی نذر کئے جاتے ہیں اور ان کی قبروں کے سرہانے جا کر ان کو ذبح کرتے ہیں۔ فقہ کی روایات میں اس عمل کو شرک میں شامل کیا گیا ہے اور اس معاملہ میں مبالغہ پیدا ہوتا ہے اور اس ذبح کو ذبائح جن کی قسم سمجھتے ہیں جو کہ شرعی طور پر منع اور شرک میں داخل ہے۔ اور اس عمل سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں شرک کا شائبہ پایا جاتا ہے۔ نذر کے بہت سے طریقے ہیں کیا ضروری ہے کہ کسی حیوان کا ذبح ہی نذر کریں۔ اور اس کے ذبح کے مرتکب ہوں اور اُسے ذبائح جن کی مانند ٹھہرائیں اور اس کے بندوں کو جن سے تشبیہہ دیں۔ ایسا بھی ہے کہ عورتیں پیروں اور بیبیوں کے لئے نیت کر کے روزے رکھتی ہیں اور اکثر اپنے پاس سے ان کے نام مقرر کر لیتی ہیں۔ اپنے ان روزوں کو ان کے نام سے منسوب کر دیتی ہیں اور افطار کے وقت ہر روزہ کے لئے خاص طرز کا کھانا تعین کرتی ہیں ایسے روزوں کے لئے دن بھی مقرر کر لیتی ہیں پھر اپنی مرادیں اور مقاصد ان روزوں کے ساتھ مربوط کر لیتی ہیں اور ان روزوں کی وساطت سے ان سے (پیروں اور بیبیوں) اپنی حاجات چاہتی ہیں اور ان کو اپنا حاجت روا سمجھتی ہیں۔ یہ عبادت میں شرک ہے اور غیر کی عبادت کے وسیلہ سے اپنی حاجات کو ان غیروں سے طلب کرنا ہے۔ اس بُرے عمل کو اچھی طرح جان لینا چاہیئے۔

ایصالِ ثواب کا مجددی طریق

(۸۵)

پیش ازیں بچند سال داب فقیر آن بودہ کہ اگر طعامے بجہت مخصوص بروحانیت مطہرہ اہل عباء ساختے و آن سرور و حضرت امیر و حضرت فاطمہ رضؓ و حضرت امامین رضؓ را ضم میکرد وعلیہم الصلوٰاتُ و التسلیماتُ شبے در خواب می بیند کہ آں سرور حاضر است علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃُ و السلامُ فقیر بر ایشاں عرض سلام میکنند متوجہ فقیر نمی شوند و رُو بجانب دیگر دارند دریں اثنا بفقیر فرمودند کہ من طعام در خانہ عائشہ می خورم ہر کہ مرا طعام فرستد در خانہ عائشہ فرستد ایں زمان فقیر دریافت کہ سبب عدم توجہ شریف ایشاں آں بود کہ فقیر حضرت صدیقہ را دراں طعام شریک نمی

ساختت بعد ازاں حضرت صدیقہ را بلکہ سائر ازواج مطہرات را کہ ہمہ اہل بیت اند شریک میساخت وجمیع اہل بیت توسل می نمود۔

(دفتر دوم حصہ ششم صفحہ ۵ مکتوب نمبر ۳۶)

ترجمہ

چند سال پیشتر فقیر کا یہ طریق تھا۔ کہ طعام پکاتا اور اس کا ثواب اہل عبا کی ارواح پاک کو نذر کر دیا کرتا جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت امیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ و حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت امامین رضی اللہ عنہما کو بھی شامل کر لیتا۔ ایک رات فقیر نے عالم خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ فقیر نے سلام نیاز عرض کیا تو حضور فقیر کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ چہرہ مبارک پھیر لیا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں کھانا کھاتا ہوں جس کسی نے مجھے طعام بھیجنا ہو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیجا کرے۔ اس طرح معلوم ہوا کہ آنحضور کی توجہ نہ فرمانے کا باعث یہ تھا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو شریک طعام نہ کرتا تھا بعد ازاں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بلکہ تمام امہات المومنین کو جو اہل بیت ہیں شریک کیا کرتا۔ اور تمام اہل بیت کو اپنے لئے وسیلہ بناتا۔

ایصال ثواب کا مقصد

(۷۶)

ثالثاً لائح باد کہ مکتوب مرغوب اخوی شیخ حبیب اللہ رسید از فوت والد مرحوم خود نوشتہ بودند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ از جانب فقیر دعا رسانیدہ عزائے مصیبت مائید و گوئید کہ بدعا و فاتحہ و صدقہ و استغفار امداد و اعانت والد مرحوم خود نمائید فَاِنَّ الْمَیِّتَ کَالْغَرِیْقِ یَنْتَظِرُ دَعْوَۃً تَلْحَقُہٗ مِنْ وَلَدٍ اَوْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ۔

(دفتر اول حصہ پنجم صفحہ ۲۳ مکتوب ۲۷۸)

ترجمہ

تیسرے واضح ہو کہ شیخ حبیب اللہ کا مرغوب مکتوب پہنچا۔ انہوں نے اپنے والد مرحوم کے فوت ہو جانے کی نسبت لکھا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فقیر کی طرف سے دعا پہنچا کر ماتم پرسی بجا لائیں اور کہیں کہ دعا و فاتحہ و صدقہ و استغفار سے اپنے والد مرحوم کی امداد و اعانت کریں۔ فَاِنَّ الْمَیِّتَ کَالْغَرِیْقِ یَنْتَظِرُ دَعْوَۃً تَلْحَقُہٗ مِنْ وَلَدٍ اَوْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ۔ مردہ غریق کی مثال ہوتا ہے جو دعا کا منتظر رہتا

marfat.com

ہے جو اس کے لواحقین و خاندان ماں باپ بیٹے برادر یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔

ایصال ثواب کا فائدہ

(۷۷)

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب در شان او ثابت مصیبت بر فتن نیست بر حال رونده الی الحبیب ست تا با او چه معامله کنند بدعا و استغفار و تصدق امداد باید نمود قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من اب او ام او اخ او صدیق فاذا لحقتہ کان احب الیہ من الدنیا وما فیہا و ان اللہ تعالیٰ لیدخل علی اہل القبور من دعاء اہل الارض امثال الجبال من الرحمۃ و ان ہدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لہم التفات نامہ رسید ہوئے سرما بر فقرا بسیار شدید است والا خود را معاف نمیداشت سفارش بتاکید نوشتہ است انشاء اللہ تعالیٰ سود مند گردد زیادہ تصدیع است محبت شعاری قاضی حسن و سائر اعزہ دعوات فراواں مطالعہ نمایند و از حق تعالیٰ در جمیع امور راضی و شاکر باشند (دفتر اول حصہ دوم صفحہ ۱۰۶، ۱۱ مکتوب ۱۰۴)

(ترجمہ)

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب اس کی شان میں ثابت ہے۔ چلے جانے (مرنے) پر مصیبت نہیں ہے۔ بلکہ جانے والے کے حال پر ہے کہ دیکھئے اس کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں دعا و استغفار و صدقہ سے امداد کرنی چاہیئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت قبر میں فریاد چاہنے والے غریق کی طرح ہوتی ہے اور اس دعا کی منتظر ہوتی ہے جو اس کو ماں باپ برادر یا دوست کی طرف سے پہنچے۔ پس جس وقت وہ دعا پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک دنیا و ما فیہا سے بھی بہتر ہوتی ہے۔ اور بے شک اللہ تعالے زمین پر رہنے والوں کی دعا سے اہل قبور پر بڑی رحمت نازل فرماتے ہیں۔ اور بے شک زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگنا ہے۔ آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ موسم سرما کی ہوا فقیروں پر سخت ہوتی ہے۔ ورنہ کبھی اپنے آپ کو معذور نہ رکھتا۔ سفارش تاکید سے لکھی ہے انشا اللہ تعالے فائدہ مند ہوگی۔ زیادہ لکھنا سر دردی ہے۔ محبت سے سرشار قاضی حسن اور تمام عزیز بہت بہت دعوات کا مطالعہ کریں۔ اور تمام امور میں حق تعالے سے شاکر اور راضی رہیں

marfat.com

مرحوم کے لئے فاتحہ کہنی چاہیئے

(۷۸)

فوت مغفرت پناہی میاں شیخ جمال جمیع اہل اسلام را باعثِ حزن و تفرقہ است مخدوم زادہ ہائے ایشاں را از جانب فقیر عزا نمودہ فاتحہ خوانند۔ وَالسَّلَامُ

(حوالہ: دفتر اوّل حصّہ اوّل صفہ ۹۹ مکتوب نمبر ۳۶)

(ترجمہ)

مغفرت پناہ میاں شیخ جمال کے فوت ہونے سے تمام اہل اسلام کو غم والم لاحق ہوا۔ ان کے مخدوم زادوں کے ہاں فقیر کی طرف سے ماتم پرسی کریں۔ نیز ایصال ثواب کے لئے فاتحہ بھی پڑھیں۔ والسّلام

اپنے مُحسن کے لئے ایصال ثواب لازم ہے

(۷۹)

ولیٔ نعمت مرحوم شما درین اوان بے مغتنم بود ند الحال بر شمایان لازم ست کہ مکافاتِ احسان باحسان بکنید و بدعا و صدقہ و ساعت فساعت مدد نمائید۔ (حوالہ: دفتر اوّل حصّہ دوم صفہ ۱۶ مکتوب نمبر ۸۹)

(ترجمہ)

آپ کے ولی نعمت مرحوم کا وجود اس زمانے میں بہت غنیمت تھا۔ اب آپ پر لازم ہے کہ احسان کا بدلہ احسان سے ادا کریں۔ اور دعا صدقہ سے سرگرمی ان کی مدد کریں۔

دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

(۸۰)

دفوق جمیع اینہا آن موطن است کہ مخبر صادق عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوٰاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ

marfat.com

ازاں خبر دادہ و فرمودہ اِنَّ لِلّٰہِ جَنَّۃً لَیْسَ فِیْھَا حُوْرٌ وَّلَا قُصُوْرٌ یَتَجَلّٰی فِیْھَا رَبُّنَا ضَاحِکًا پس پایانِ ترجمیع ظہوراتِ دُنیا و ما فیہا آمد و بالاتر جمیع آنہا جنّت بلکہ دنیا اصلاً مواطنِ ظہور نیست ظہوراتِ ظلال و نمودارِ مثالی کہ مخصوص بدنیا است نزدِ فقیر محدود داز اُمورِ دنیویہ اند و فی الحقیقت داخلِ دائرہ امکان آن ظہورات را خواہ تجلیاتِ صفات گویند و خواہ تجلیاتِ ذات تَعَالَی اللّٰہُ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا فقیر دنیا را بتمام کر ملاحظہ مینماید خالی محض می یابد و رائحہ مطلوب آنجا بمشام او نمیرسد غَایَۃُ مَا فِی الْبَابِ مزرعہ ایست مر آخرت را مطلوب را آنجا جُستن خود را پریشان کردن است یا غیر مطلوب را مطلوب دانستن چنانچہ اکثرے بآن گرفتار اند در خواب و خیال آرام گرفتہ اند نمازِ است دریں موطن کہ خبرے از اصل دارد و بوئے از مطلوب می آرد وَ دُوْنَہٗ خَرْطُ الْقَتَادِ ،

(دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر ۲۲ صفحہ ۱۰۱)

ترجمہ

تمام مقامات سے اعلیٰ و برتر مقام وہ ہے جس کے متعلق مخبرِ صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے اور فرمایا ہے اِنَّ لِلّٰہِ جَنَّۃً لَیْسَ فِیْھَا حُوْرٌ وَّلَا قُصُوْرٌ یَتَجَلّٰی فِیْھَا رَبُّنَا ضَاحِکًا۔ اللہ تعالےٰ کی ایک جنت ہے جس میں نہ کوئی حور ہے۔ نہ کوئی محل۔ اس میں اللہ تعالےٰ مسکراتے ہوئے تجلی فرمائیں گے۔

پس تمام ظہورات میں سے ادنےٰ ظہور دنیا و ما فیہا کا ہے اور اعلےٰ ظہور جنت الفردوس کا۔ بلکہ یہ دنیا ظہور کا مقام نہیں ہے۔ جو ظلی ظہورات اور مثالی نمائش جو دنیا کے ساتھ مخصوص ہیں۔ فقیر کے نزدیک سب امور دنیا میں شمار ہیں اور حقیقت میں وہ ظہورات خواہ تجلیاتِ صفات ہوں خواہ تجلیاتِ ذات سب دائرہ امکان میں داخل ہیں۔ تَعَالَی اللّٰہُ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا اللہ تعالےٰ اس بات سے جو لوگ کہتے ہیں بہت بلند ہے۔

فقیر جب دنیا کو پورے طور پر ملاحظہ کرتا ہے تو محض خالی پاتا ہے اور مطلوب کی خوشبو اس کے دماغ میں نہیں پہنچتی ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اس جگہ مطلوب کو ڈھونڈنا اپنے آپ کو پریشان کرنا یا مطلوب کے غیر کو مطلوب جاننا ہے۔ چنانچہ اکثر لوگ اس میں گرفتار ہیں اور محو خواب و خیال ہیں اس مقام میں صرف نماز ہی ہے جو اصل سے کچھ خبر رکھتی ہے۔ اور مطلوب کی خوشبو لاتی ہے۔ وَدُوْنَہٗ خَرْطُ الْقَتَادِ اس کے سوا سب کچھ بے فائدہ اور رنج آور ہے۔

marfat.com

درستی عقائد

(۸۱)

پس تا تصحیح عقائد نماید علم باحکام شرعیہ فائدہ مند نہ و تا این ہر دو متحقق نشوند عمل نافع نیابید و تا این ہر سہ میسر نگردد حصول تصفیہ و تزکیہ محال است بعد ازیں چہار رکن یا متممات و مکملات اینہا کالسُّنَّۃِ مُکَمِّلَۃٌ لِلْفَرْضِ ہر چہ ہست از فضول است و داخل دائرہ مالایعنی وَمِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَایَعْنِیْہِ وَ اِشْتِغَالُہٗ بِمَا یَعْنِیْہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَالتَّحِیَّاتُ۔ (دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر ۱۵ صفحہ ۳۳)

(ترجمہ)

جب تک عقائد درست نہ ہوں احکام شرعیہ کا علم کچھ فائدہ نہیں دیتا اور جب تک دونوں متحقق نہ ہوں اعمال و افعال نافع نہیں ہوتے۔ پھر جب تک یہ تینوں حاصل نہ ہوں تصفیہ و تزکیہ نفس حاصل ہونا محال ہے بعد ازاں ان ہی چار ارکان سے متمات و مکملات ہے (جیسا کہ سنت فرض کو مکمل کرنے والی ہے) اس کے سوا سب کچھ فضول ہے اور حلقۂ لایعنی میں داخل ہے۔ وَمِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَایَعْنِیْہِ وَاِشْتِغَالُہٗ بِمَا یَعْنِیْہِ لایعنی اور بے ہودگی کو ترک کرنا اور فائدہ مند بات میں مشغول ہونا انسان کے لئے احسن ہے وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلَوٰتُ وَالتَّحِیَّاتُ سلام ہو اس شخص پر جو ہدایت کے راستہ پر چلا اور حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کو لازم پکڑا

(۸۲) اہل السنت والجماعت

اما دلیلے کہ پیغمبر صادق علیہ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُھَا بر تمیز فرقۂ واحدہ ناجیہ از ان فرق متعدد فرمودہ است اَلَّذِیْنَ ہم عَلٰی مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ یعنے آن فرقۂ واحدہ ناجیہ آنانند کہ ایشانان بطریقے اند کہ من بر آں طریقم و اصحاب من بر آں طریق اند ذکر اصحاب با وجود کفایت

marfat.com

بذکر صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ دریں موطن برائے آن تواند بود۔

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر ۷۰ صفحہ نمبر ۱۷)

ترجمہ

ایک دلیل جو پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے ان متعدد فرقوں میں سے ایک فرقہ ناجیہ کے متعلق تمیز کے لئے بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ میں وہ لوگ ہیں جو اس طریق پر ہیں جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں۔ صحابہ کرام کے طریقہ کا ذکر ہی صاحب شریعت علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان مبارک سے کافی ہے۔ دین کے لئے کسی دیگر دلیل کی ضرورت نہیں۔

پیر کامل طالب کی استعداد سے زیادہ مدارج طے کرا سکتا ہے

۸۳

پرسیدہ بودند محبت آثار را ختفائی بعضے از لطائف در مرتبہ قلب مقصود برآں لطائف است کہ قلب متضمن آنہا است نہ آں لطائف کہ درماورائے قلب تحقق دارند اختفائے آن ہا در مرتبہ قلب معنی ندارد و دیگر شخصے راکہ استعدادش تا مرتبہ قلب یا روح است پیر صاحب تصرف تا بمراتب فوق رسانید اما ایں جا دقیقہ ایست کہ بحضور تعلق دارد و بتحریر بیاں آن متعسر است و دیگر چوں ظاہر برنگ باطن متلون شود و باطن بلون ظاہر منصبغ گردد چہ دشوار است کہ احکام ظاہر در باطن و احوال باطن در ظاہر پیدا آید۔ (دفتر اول مکتوب نمبر ۱۸۰ حصہ سوم صفحہ ۴۲)

ترجمہ

آپ نے دریافت کیا تھا اسے محبت کے نشان والے مرتبہ قلب میں بعض لطائف کا پوشیدہ رہنا ان لطائف پر ہی موقوف ہے جن کا متضمن قلب ہے نہ ان لطائف پر جو قلب کے ماسوا متحقق ہیں۔ کیونکہ مرتبہ قلب میں ان کا پوشیدہ ہونا کچھ معنی نہیں رکھتا۔ دوسرے یہ کہ اس شخص کو جس کی استعداد مرتبہ روح یا قلب تک ہے پیر صاحب تصرف اس کو مرتبہ فوق تک پہنچا سکتا ہے۔ لیکن یہاں ایک ایسا دقیقہ ہے جو حضور سے تعلق رکھتا ہے جس کا بذریعہ تحریر بیان کرنا مشکل ہے دوسرے یہ کہ جب ظاہر باطن کے رنگ میں اور باطن ظاہر کے رنگ میں رنگا جائے تو پھر کیا مشکل ہے کہ ظاہر کے احکام باطن میں اور باطن کے احوال ظاہر میں پیدا ہو جائیں۔

marfat.com

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا

(۸۴)

جمہور علما اہل حق بر آنند کہ خواص بشر افضل اند از خواص ملک امام غزالی و امام الحرمین و صاحب فتوحات مکیہ بافضلیت خواص بشر قائل اند و آنچہ برین فقیر ظاہر ساختہ اند آنست کہ ولایت ملک افضل است از ولایت نبی علیہم الصلوات والتسلیمات اما در نبوت و رسالت درجہ ایست مر نبی را کہ ملک بآن نرسیدہ است و آن درجہ از راہ عنصر خاک آمدہ است کہ مخصوص بہ بشر است و نیز برین فقیر ظاہر ساختہ اند کہ کمالات ولایت را نسبت بکمالات نبوت ہیچ اعتدادے نیست کاش حکم قطرہ داشت نسبت بدریائے محیط پس مرتبہ کہ از مراتب نبوت انبیا را اضعاف زیادہ خواہد بود از آن مرتبہ کہ از راہ ولایت حاصل شود پس افضلیت مطلق مر انبیا را بود علیہم الصلوات والتسلیمات. افضلیت جزوی مر ملائکہ کرام راست علی نبینا وعلیہم الصلوات والتسلیمات فالصواب ما قال الجمہور من العلماء شکر اللہ تعالیٰ سعیہم ازین تحقیق لائح گشت کہ ہیچ ولی بدرجہ نبی از انبیا نرسد علیہم الصلوات والتسلیمات بلکہ سر آن ولی ہمیشہ زیر قدم آن نبی بود و باید دانست کہ در ہر مسئلہ از مسائل کہ علما و صوفیہ در آن خلاف اند چون نیک ملاحظہ می نماید حق بجانب علما می یابد سرش آنست کہ نظر علما بواسطہ متابعت انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات بکمالات نبوت و علوم آن نفوذ کردہ است و نظر صوفیہ بر کمالات ولایت و معارف آنست پس ناچار علمیکہ از مشکوٰۃ نبوت اخذ نمودہ شود اصوب و احق خواہد بود از آنچہ از مرتبہ ولایت ماخوذ شود تحقیق بعضے ازین معارف در مکتوبیکہ بنام فرزندی ارشدی در بیان طریق نوشتہ است۔

(دفتر اوّل حصّہ چہارم مکتوب ۲۶۶ صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴)

(ترجمہ)

جمہور علما اہل حق اس بات کے قائل ہیں کہ بشر کے خصائص فرشتوں کے خصائص سے افضل ہیں امام غزالی اور امام الحرمین اور صاحب فتوحات مکیہ اس بات کے قائل ہیں کہ خواص ملک خواص انسان سے افضل ہیں اور جو کچھ اس فقیر پہ ظاہر کیا گیا ہے کہ فرشتہ کی ولایت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولایت سے افضل ہے۔ لیکن نبوت اور رسالت کے درمیان نبی کے لئے ایک ایسا درجہ ہے جہاں تک فرشتہ نہیں پہنچا ہے۔ اور وہ درجہ عنصر خاک کی راہ سے ظاہر ہوا ہے۔ جو بشر کے ساتھ مخصوص ہے۔ نیز اس فقیر پر یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ کمالات ولایت کمالات نبوت کے مقابلہ میں کسی

marfat.com

گنتی میں نہیں ہیں۔ کاش ان کے درمیان وہ نسبت ہی ہوتی جو قطرہ کو دریائے محیط کے ساتھ ہے مگر افسوس ایسا نہیں ہے۔ نبوت کی افضلیت ولایت سے کئی گنا زیادہ ہے۔ پس افضلیت مطلق انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام کا حصہ ہے۔ فضیلت جزوی ملائکہ مقربین کے لئے ہے۔ پس بہتر وہی ہے جو جمہور علماء شکر اللہ تعالےٰ سعیھم نے کہا ہے۔ اس تحقیق سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ کوئی ولی کسی نبی کے درجہ تک نہیں پہنچتا۔ بلکہ اس ولی کا سر ہمیشہ نبی کے قدموں میں ہوتا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ ان مسائل میں صوفیا وعلماء کا باہم اختلاف ہے۔ لیکن جب اچھی طرح غور وفکر کیا جائے تو حق بجانب علماء ہی معلوم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے علماء کی نظر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی متابعت کے باعث نبوت کے کمالات پر ہوتی ہے۔ اور صوفیہ کی نظر ولایت کے کمالات اور اس کے معارف تک محدود۔ پس وہ علم جو نبوت کی مشکوٰۃ سے حاصل کیا جائے وہ بالضرور اس علم سے جو مرتبہ ولایت سے اخذ کیا جائے کئی درجے بہتر اور حق ہوگا۔ بعض معارف کی تحقیق اس مکتوب میں جو اپنے فرزند ارشد کے نام ہے درج ہو چکی ہے۔

کمال ایمان اور خطرات و وساوس

(۸۵)

کمال ایمان عبارت از کمال یقین است وکمال یقین مرتبت۔ کمال قرب ہر چند قلب وما فوق او را از لطائف قرب الٰہی جل شانہ بیشتر پیدا شود ایمان ویقین زیادہ تر خواہد بود وہی تعلقی او بقالب افزوں تر خواہد گشت این زمان خطرات در قلب بیشتر ظہور خواہد یافت و وساوس نامناسب ترلائح خواہد گشت پس ناچار سبب خطرات شوکمال ایمان بود پس منتہی نہایت النہایت را ہر چند خطرات بیشتر و نامناسب ترامکیت ایمان زیادہ تر چہ کمال ایمان تقاضای بی مناسبتی تمام دارد الطف لطائف را بالطیفہ قالب واین بی مناسبتی ہر چند افزوں تر قالب خالی تر وبظلمت وکدورت نزدیک تر و وردو خواطر و وساوس در آن بیشتر بخلاف مبتدی ومتوسط کہ این قسم خواطر ایشان را سم قاتل ست وزیادتی بخش باطن فلاتکن من القاصرین این معرفت از معارف غامضہ این درویش است والسلام علی من اتبع الہدی والتزم متابعۃ المصطفےٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات۔

(دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر ۸۲ / صفحہ ۶۴)

marfat.com

ترجمہ

کمال ایمان مراد ہے کمال یقین سے۔ اور کمال یقین کمال قرب سے مترتب ہے۔ اور قلب اور اس کے اوپر کے لطائف کو جس قدر قرب الٰہی زیادہ حاصل ہوگا اُسی قدر کمال و یقین بھی زیادہ ہوگا۔ اور قالب کے ساتھ اس کی بے تعلقی زیادہ ہوگی۔ اس وقت خطرات قالب میں زیادہ تر ہوں گے۔ اور بہت نامناسب وسوسے ظاہر ہوں گے۔ پس ناچار بُرے خطرات کا سبب کمال ایمان ہوگا۔ پس نہایت النہایت کے منتہی کو جس قدر خطرات زیادہ اور نامناسب ہوں گے اسی قدر ایمان کی اکملیت زیادہ تر ہوگی۔ کیونکہ کمال ایمان اس امر کا مقتضی ہے کہ الطف لطائف کو لطیفہ قالب کے ساتھ زیادہ بے مناسبتی ہو۔ اور یہ بے مناسبتی جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر قالب زیادہ خالی اور ظلمت و کدورت کے زیادہ نزدیک اور خطرے اور وسوسے اس میں زیادہ ہوں گے۔ برخلاف مبتدی اور متوسط کے کہ اس قسم کے خطرات ان کے لئے زہر قاتل ہیں اور باطن کو نقصان دینے والے "پس تو کم ہمت نہ ہو" یہ معرفت اسی درویش کے پوشیدہ معارف میں سے ہے۔ اور سلام ہو اس پر جو ہدایت کے راستے پر چلا۔ اور جس نے حضرت محمد مصطفےٰ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت کو لازم پکڑا۔

نماز میں لذّت کا حصُول

(۸۶)

بحاجی خضر افغان صدور یافتہ در علو شان نماز کہ منوط ست کمال آن بنہایتہ النہایت و ما یناسب ذلک مکتوب مرغوب رسید مضمون بوضوح پیوست التذاذ در عبادات و رفع کلفت در ادائی آنہا از اجل نعم حق است سبحانہ خصوصاً در ادائی صلوٰۃ کہ غیر منتہی را میسر نیست علی الخصوص در ادائی فرائض صلوٰۃ زیرا کہ در ابتدا نہایت باداے صلوٰۃ نافلہ ملتذ می سازند و در نہایت نہایت این نسبت بفرائض منوط می گردد و در ادائے نوافل خود را بیکار می داند کار عظیم نزد ما ادائی فرائض ست و بس مصرع این کار دولت ست کنوں تا کرا رسد۔ باید دانست التذاذی کہ در حین ادا صلوات دست می دہد نفس را اصلا دران حظی نیست در عین این التذاذ فی در نالہ و فغان ست سبحان اللہ چہ رتبہ الیست مصرع ھنیئاً لارباب النعیم نعیمہا امثال ما مردم بوالہوس را گفت و شنود این سخناں ہم مغتنم ست مصرع باری بہیچ خاطر خود شاد میکنم و نیز بدانند

marfat.com

که رتبه نماز در رنگ رتبه رویته ست در آخرت نهایت قرب در دنیا در نماز ست و نهایت قرب در عین رویته است و بدانند که سائر عبادات وسائلند از برائی نماز از مقاصد است والسلام والاکرام۔

(دفتر اول حصہ چہارم صفہ۱ مکتوب نمبر ۲۲۲)

ترجمہ

حاجی خضر افغان کی طرف صادر فرمایا۔

مکتوب مرغوب پہنچا۔ مضمون معلوم ہوا۔ عبادات میں لذت حاصل ہونا اور ان کے ادا کرنے میں تکلف کا رفع ہونا۔ حق تعالےٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے۔ خاص کر نماز کے ادا کرنے میں جو غیر منتہی کو میسر نہیں ہے اس سے زیادہ خاص کر نماز فریضہ کے ادا کرنے میں۔ کیونکہ ابتدا میں نماز نفل کے ادا کرنے میں لذت بخشتے ہیں اور نہایت النہایت میں یہ نسبت فرائض سے وابستہ ہو جاتی ہے اور نوافل کے ادا کرنے میں اپنے آپ کو بیکار جانتا ہے اس کے نزدیک فرائض کا ادا کرنا ہی بڑا کام ہے۔

ایں کار دولت است کنوں تا کرا دہند

بڑی اعلیٰ ہے یہ دولت خدا جانے ملے کس کو

جاننا چاہیئے کہ وہ لذت جو نماز ادا کرنے کے وقت حاصل ہوتی ہے نفس میں اس کا کچھ فائدہ نہیں ہے بلکہ عین اس لذت حاصل کرنے کی صورت وہ نالہ و فغان میں ہے۔ سبحان اللہ کیا عجیب رتبہ ہے۔

ھنیئاً لارباب النعیم نعیمہا

مبارک منعموں کو اپنی دولت

ہم جیسے حریص آدمیوں کو اس قسم کی باتیں کہنی اور سننی بھی غنیمت ہیں۔

بارے بہ ہیچ خاطرِ خود شاد میکنم۔ ترجمہ۔ بارے اسی خیال سے کرتا ہوں دل کو خوش۔

اور نیز جان لیں کہ دنیا میں نماز کا رتبہ آخرت میں رویت کے رتبہ کی طرح ہے۔ دنیا میں بہت قرب نماز میں ہے۔ اور آخرت میں نہایت قرب رویت کے وقت اور جان لیں کہ باقی تمام عبادات نماز کے لئے وسیلہ ہیں۔ اور نماز اصلی مقصد ہے۔ والسلام والاکرام۔

marfat.com

نمازِ تہجّد کو باجماعت ادا کرنا خلافِ سُنّت ہے

(۸۷)

بعضی از خلفای متاخرین این طریقه علیه دریں طریق بیز احداثها نموده اند و روش اصل اکابر از دست داده جمعی از مریدان ایشان اعتقاد آن دارند که باین محدثات تکمیل این طریقه نموده اند حاشا وکلا کبرت کلمةً تخرج من افواههم بلکه در تخریب و تضیع آن کوشیده اند افسوس ہزار افسوس بعضی از بدعتہا که در سلاسل دیگر اصلا موجود نیست دریں طریقه علیه احداث نموده اند و نماز تہجد را بجماعت می گزارند از اطراف وجوانب در آن وقت مردم از برای نماز تہجد جمع می گردند و بجمعیت تمام ادا می نمایند و این عمل مکروه است بکراہتِ تحریمیه از جمعی فقہا که تداعی شرط کراہت داشته اند جواز جماعت نفل را مقید بناحیهٔ مسجد ساخته زیاده از سه کس را باتفاق مکروه گفته اند و ایضاً نماز تہجد را بایں وضع سیزده رکعت می دانند که دوازده رکعت را ایستاده می گزارند و دو رکعت را نشسته تا حکم یک رکعت پیدا کنند و بآن سیزده گردد و نه چنیں ست حضرت پیغمبر ما علیه و علیٰ آله الصلوات و التسلیمات که گاہی سیزده رکعت ادا فرموده اند و گاہی یازده و گاہی نه و گاہی ہفت نماز تہجد ہمراہِ وتر حکم فردیته پیدا کرده است نه آنکه در دو رکعت قعود را حکم یک رکعت قیام داده اند منشاء امثال این علم و عمل عدم تتبع سنت سنیّه مصطفویه است علی صاحبہا الصلوٰة والسلام والتحیّة عجب است در بلاد علما که ماوراء این مجتہدین ست علیہم الرضوان این قسم محدثات رواج یافته باآنکه ما فقیران علوم اسلامیه را از برکات ایشان استفاضه می نمایم والله سبحانه الملہم للصواب ؎

دانند کہ دردِ شِں تو گفتم غم دل نرسیدم

که دل آزرده شوے ورنه سخن بسیار است ۔

(دفتر اوّل حصہ سوم مکتوب نمبر ۹۸ صفحہ ۸۷)

(ترجمہ)

طریقہ علیہ کے بعض متاخرین خلفا نے اس طریق میں بھی نئی نئی باتیں نکالی ہیں ۔ اور ان بزرگواروں کے اصل راستہ کو ہاتھ سے چھوڑ دیا ہے ۔ ان کے بعض مریدوں کا یہ اعتقاد ہے ۔ کہ ان نئی نئی باتوں نے اس طریقہ کو کامل کر دیا ہے ۔ ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے ۔ کبرت کلمةً تخرج من افواھھم منہ چھوٹا اور بات بڑی ۔ بلکہ انہوں نے اس کے خراب اور ضائع کرنے میں کوشش کی

marfat.com

ہے۔ افسوس ہزار افسوس کہ جن بدعتوں کا دوسرے سلسلوں میں نام ونشان تک نہیں پایا جاتا وہ اس طریقہ علیہ میں پیدا کردی ہیں۔ نماز تہجد کو جماعت سے ادا کرتے ہیں۔ اور گرد ونواح سے اس وقت لوگ تہجد کے واسطے جمع ہو جاتے ہیں۔ اور جمعیت سے ادا کرتے ہیں۔ اور یہ عمل مکروہ ہے بکراہت تحریمیہ۔

بعض فقہا نے جن کے نزدیک تداعی (یعنی ایک دوسرے کو بلانا) کراہت کی شرط ہے اور نفل کی جماعت کو مسجد کے ایک کونے میں جائز قرار دیا ہے۔ تین آدمیوں سے زیادہ کی جماعت کو بالاتفاق مکروہ کہا۔ اور نیز نماز تہجد کو اس وجہ سے تیرہ رکعت جانتے ہیں۔ جن میں سے بارہ رکعت کھڑے ہو کر ادا کرتے ہیں اور دو رکعت کو بیٹھ کر۔ تاکہ ایک رکعت کا حکم پیدا کرے اور ان سے مل کر تیرہ ہو جائیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کبھی تیرہ رکعت ادا کئے ہیں اور کبھی گیارہ رکعت اور کبھی نو اور کبھی سات۔ تو اس میں نماز تہجد کے ساتھ وتر نے مل کر فردیت کا حکم پیدا کیا ہے نہ یہ کہ بیٹھ کر دو رکعت ادا کرنے کو کھڑے ہو کر ایک رکعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس قسم کے علم وعمل کا باعث سنت سنیہ مصطفوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی عدم اتباع ہے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ علما ہی کے شہروں میں جو مجتہدین علیہم الرضوان کا وطن ہے اس قسم کے محدثات اور بدعات رواج پاگئے ہیں۔ حالانکہ ہم فقیر اسلامی علوم انہی کی برکت سے حاصل کرتے ہیں۔ واللہ سبحانہ الملہم للصواب اللہ تعالیٰ بہتری کی طرف الہام کرنے والا ہے۔ غم دل کو ظاہر اس لئے نہیں کرتا کہ ڈرتا ہوں کہ میرا دل ہی سن سن کر آزردہ نہ ہو جائے

فقراء کی اغنیاء سے ملاقات میں قابل اعتراض پہلو

۸۸

مخدوما فقرا را باغنیا آشنائی کردن درین زمان بسیار متعسر است اگر فقرا بگفتن یا نوشتن راہ تواضع وحسن خلق کہ از لوازم فقرا است پیش می گیرند گونہ اندیشاں از سوء ظن خود می انگارند کہ طامع ومحتاج اند لاجرم درین ظن خسر الدنیا والآخرۃ می گردند۔ واز کمالات این بزرگواران محروم می مانند واگر فقرا باستغنا کہ از لوازم

فقراست حرف می زنند قاصر نظران از بدخلقی خود قیاس می کنند که متکبر و بدخلق اند نمی دانند که استغنا نیز از لوازم فقر است که جمع ضدین از اینجا از استحالہ برآمده است ابوسعید خراز می فرماید عرفت ربی بجمع الاضداد ہر چند ارباب نظر این مقدمہ را قبول نمی کنند و محال انگارند لیکن غم نیست طور ولایت ورای طور نظر عقل است باقی احوال را میر مولانا بہ تفصیل معروض خواہند داشت والسلام علی من اتبع الہدی۔

(دفتر اول مکتوب نمبر ۱۹۸ صفحہ ۸ حصہ سوم)

ترجمہ

میرے مخدوم! فقیروں کو دولت مندوں کے ساتھ واقفیت پیدا کرنا اس زمانہ میں بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اگر فقرا کچھ کہتے یا لکھتے ہیں تو اضع اور حسن خلق جو فقر کے لوازم میں سے ہے ظاہر کرتے ہیں۔ تو کوتاہ اندیش لوگ اپنی بدظنی سے خیال کرتے ہیں کہ طامع اور محتاج ہیں اس لئے اس بدظنی سے دنیا و آخرت کا خسارہ حاصل کرتے ہیں اور ان کے کمالات سے محروم رہتے ہیں۔ اگر فقرا استغنا اور لاپرواہی سے کہ یہ بھی لوازم فقر سے ہے کوئی بات کریں تو کوتاہ نظر اپنی بدخلقی سے قیاس کرتے ہیں کہ متکبر اور بدخلق ہیں اور نہیں جانتے کہ استغنا بھی لوازم فقر میں سے ہے۔ کیونکہ جمع ضدین اس جگہ محال نہیں ہے۔ حضرت ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کو ضدوں کے جمع ہونے سے پہچانا۔" اگرچہ اہل نظر اس مقدمہ کو قبول نہیں کرتے اور انکار کرتے ہیں اور محال جانتے ہیں۔ لیکن کچھ غم نہیں کیونکہ ولایت نظر و عقل کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ باقی احوال کو مفصل طور پر میر مولانا عرض کریں گے۔ اور سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت اختیار کی۔

ضروری کام آج ہی کرنا چاہیئے

(۸۹)

نیز بملا محمد صدیق صدور یافتہ در منع از تسویف حضرت حق سبحانہ و تعالے در مدارج قرب عروجات بی اندازہ کرامت فرماید بحرمتہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات انہما مجبت آثار الوقت سیف قاطع معلوم نیست تا فردا فرصت دہند یا نہ امر اہم را امروز باید کرد و غیر اہم را فردا باید انداخت حکم عقل اینست نہ عقل معاش بلکہ عقل معاد زیادہ بریں چہ نویسد والسلام۔

(دفتر اول مکتوب نمبر ۲۴۴ صفحہ ۳۰ حصہ دوم)

marfat.com

ترجمہ

ملا محمد صدیق کی طرف لکھا گیا۔ حق تعالیٰ نے سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طفیل قرب کے درجوں میں بے اندازہ عروج کرامت فرمائے۔ اے محبت کے نشان والے اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ وقت کاٹنے والی تلوار ہے۔ معلوم نہیں کل تک فرصت دیں یا نہ دیں۔ ضروری کام آج ہی کرنا چاہیئے اور غیر ضروری کام کو کل پر ڈالنا چاہیئے۔ عقل کا حکم یہی ہے۔ عقل معاش کا نہیں۔ بلکہ عقل معاد کا اس سے زیادہ کیا لکھا جائے والسلام۔

مطلوب حقیقی کے حاصل کرنے میں تاخیر سے کام نہیں لینا چاہیئے

(۹۰)

نیز بملا محمد صدیق صدور یافتہ در منع از تسویف و تاخیر در تحصیل مطلوب حقیقی مکتوب مرغوب وصول یافت چوں قاصد اواخر عشرہ متبرکہ رسید بعد از مضی آں بجواب کتب تنہا پرداخت جواب کتابت خانخاناں درجواب کتابت خواجہ عبد اللہ را نیز نوشتہ فرستادہ است ملاحظہ خواہند نمود رفتن شما دریں دفعہ بلشکر معقول فقیر نمی شود تا حکمت چہ باشد والامر عند اللہ سبحانہ، ملاحظہ فرمایند کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ از کمال کرم قوت یومیہ عطا فرمودہ است ایں را غنیمت شمردہ فکر کار خود باید کرد نہ آنرا وسیلۂ قوت دیگر باید ساخت کہ کار بہ تسلسل می کشد در درویشی طول امل کفر است و معاملہ تخلیص از قرض معلوم نیست کہ از خواجگی صورتے پیدا کند دیگر اشتباہی وارند بخواجگی بتیزی نوشت منقح و صریح اگر او در جواب ہم منقح بنویسد و علاوۂ موکد مفہوم شود باین نیست بروند اما علاج تسویف و تاخیر چہ باشد ہر چہ کنند زود تر بکنند کہ فرصت بسیار غنیمت ست۔

(دفتر اول مکتوب نمبر ۱۳۶ صفحہ ۱۶ حصہ سوم)

ترجمہ

ملا محمد صدیق کو لکھا گیا۔ مکتوب مرغوب موصول ہوا چونکہ قاصد عشرہ متبرکہ کے اخیر میں پہنچا تھا اس لئے اس کے گزرنے کے بعد خطوں کا جواب لکھا گیا اور خان خانان کے خط کا جواب اور خواجہ عبد اللہ کے خط کا جواب بھی لکھ کر بھیج دیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس دفعہ آپ کا لشکر میں جانا فقیر کے پسند نہیں ہے۔ دیکھئے اس میں کیا حکمت ہے۔ والامر عند اللہ سبحانہ سب کام اللہ کے اختیار

marfat.com

ہیں ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت حق تعالےٰ نے بڑی مہربانی سے یومیہ "قوت" عطا فرمائی ہے اس کو غنیمت سمجھ کر اپنے کام کا فکر کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اس کو اور "قوت" کو وسیلہ بنایا جائے۔ کیونکہ یہ کام تسلسل تک پہنچ جاتا ہے۔ درویشی میں طول امل کفر ہے اور قرض سے فارغ ہونے کا معاملہ معلوم نہیں کہ خواجگی سے کوئی صورت پیدا کرلے اور کچھ شبہ ہے تو خواجگی کی طرف صاف وصریح طور پر لکھنا چاہیئے اگر وہ بھی جواب صاف لکھے اور پختہ وعدہ مفہوم ہو تو اس نسبت سے چلے جائیں لیکن تسویف وتاخیر کا علاج کیا ہوگا۔ جو کچھ کرنا ہو بہت جلدی کریں کیونکہ فرصت بہت غنیمت ہے۔

اولیائے کرام سے خوارق بے ساختہ صادر ہوتے ہیں

(۹۱)

چنانکہ مشہور راست علم بوجود خوارق خود ہم شرط نیست بلکہ بسیار است کہ مردم از وی خوارق نقل کنند و او را از آن خوارق اصلا اطلاع نہ داولیاء کہ صاحب علم وکشف اند جائز ہست کہ بر بعضی از خوارق خود اطلاع پیدا نکنند بلکہ صور مثالیہ ایشاں را در امکنہ متعددہ ظاہر سازند و در مسافات بعیدہ کارہائی عجیبہ وغریبہ از آن صور بظہور آرند کہ صاحب آن صور را از انہا اصلا اطلاع نیست مصرع از ما و شما بہانہ بر ساختہ اند۔

(دفتر اول مکتوب نمبر ۲۱۶ صفحہ ۲۱ حصہ دوم)

ترجمہ

جیسے مشہور ہے ولی کو اپنے خوارق کے وجود کا علم ہونا بھی شرط نہیں ہے۔ بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لوگ کسی ولی سے خوارق نقل کرتے ہیں اور اس کو ان خوارق کی نسبت بالکل اطلاع نہیں ہوتی اور وہ اولیاء جو صاحب علم وکشف ہیں ان کے لئے جائز ہے کہ اپنے بعض خوارق پر ان کو اطلاع دیں۔ بلکہ ان کی مثالیہ صورتوں کو متعدد مکانوں میں ظاہر کریں۔ اور دور دراز جگہوں میں ان صورتوں سے ایسے عجیب وغریب کام ظہور میں لائیں۔ جن کی اس صورتوں والے کو ہرگز اطلاع نہیں ہے۔ بہانہ ہے ہمارا اور تمہارا درمیان میں۔

marfat.com

بسیّدنا غوث الاعظمؒ امام ربّانی کی نگاہ میں

(۹۲)

اما آں قدر خوارق کہ از حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ ظاہر گشتہ است از ہیچ کدام آنہا ظہور نیافتہ آخر الامر حضرت حق سبحانہ سر ایں معما را ظاہر ساخت ومعلوم فرمود کہ عروج ایشاں از اکثر بلند تر واقع شدہ است و در جانب نزول تا مقام روح فرود آمدہ اند کہ از علم اسباب بلند تر است مناسب ایں مقام۔
(دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر ۲۱۶ صفحہ ۱۳۰)

(ترجمہ)

مگر جس قدر خوارق حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہٗ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ویسے خوارق ان میں سے کسی سے ظاہر نہیں ہوتے۔ آخر کار حق تعالےٰ نے اس معمہ کا بھید ظاہر کر دیا اور جتلا دیا کہ ان کا عروج اکثر اولیاء اللہ سے بلند تر واقع ہوا ہے۔ اور نزول کی جانب میں مقام روح تک نیچے آرہے ہیں۔ جو عالم اسباب سے بلند تر ہے۔

دُنیا کی بے ثباتی۔ بادشاہوں کے تر لقمے دل کی دُنیا تباہ کر ڈالتے ہیں

(۹۲/۲)

عذاب آخرت ابدیست ومتاع دنیا قلیل ست و دنیا مبغوضہ حق ست سبحانہ و آخرت مرضیۂ او تعالےٰ و تقدس عش ماشئت فانک میت ؛ والزم ماشئت فانک مفارقہ آخر زن و فرزند را باید گذاشت وتدبیر ایں بارا بحق سبحانہ باید سپرد امروز خود را مردہ باید انگاشت ومہمات اینہا را باو تعالےٰ باید تفویض نمود ان اولادکم عدو لکم فاحذروھم نص قاطع ست مکرر شنیدہ باشند کہ خواب خرگوش تا چند خواہد بود آخر چشم باید کشود صحبت اہل دنیا واختلاط باایشاں سم قاتل است کشتۂ ایں سم بموت ابدی گرفتار ست العاقل تکفیہ الاشارۃ نکیف التصریح مع المبالغۃ و التاکید لقمہ چرب ملوک و ازدیاد مرض قلبی میکوشند نکیف الفلاح و النجاۃ الحذر الحذر من انچہ شرط بلاغ ست باتو میگوئیم ؛ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ؛ فر من صحبتہم اکثر مما تفر من الاسد فانہ یوجب

marfat.com

الموت الدنیوی و هو قد یفید فی الاخرۃ و اختلاط الملوک یوجب الھلاک الابدی و الخسارۃ سرمدی فایاک و صحبتھم و ایاک لقمتھم و ایاک محبتھم و ایاک رؤیتھم وقد ورد فی الخبر الصحیح من تواضع غنیاً لغناہ ذھب ثلثا دینہٖ و نیز باید اندیشید کہ ایں ہمہ تواضع و چاپلوسی از جہت غنارا ایشاں ست یا بچیز دیگر شک نیست کہ از جہت غنا ایشاں ست و نتیجہ ذہاب دو ثلث دین ست۔

دفتر مکتوب صفحہ

ترجمہ

آخرت کا عذاب ہمیشہ کے لئے ہے۔ اور دنیا کا اسباب بہت تھوڑا۔ دنیا حق تعالےٰ کی مبغوضہ ہے اور آخرت حق تعالےٰ کی پسندیدہ ہے "جی لے جس قدر تو چاہتا ہے ایک دن ضرور مرے گا۔ اور لازم جان جس کو تو چاہتا ہے تو اس سے ضرور جدا ہونے والا ہے"۔ آخر ایک دن زن و فرزند کو چھوڑنا پڑے گا۔ اور ان کی تدبیر حق تعالےٰ کے سپرد کرنی پڑے گی۔ آج ہی اپنے آپ کو مردہ سمجھنا چاہیئے اور ان کی ضروریات حق تعالےٰ کے سپرد کرنی چاہیئیں

ان من ازواجکم واولادکم عدوالکم نص قاطع ہے آپ نے کئی دفعہ سنا ہوگا۔ یہ خواب خرگوش کب تک رہے گی۔ آخر آنکھ کھولنی چاہیئے۔ اہل دنیا کی صحبت اور ان سے ملنا جلنا زہر قاتل ہے۔ اس زہر سے مرا ہوا ہمیشہ کی موت میں گرفتار ہے۔ عقلمند کو ایک اشارہ کافی ہے تو مبالغے اور تاکید کے ساتھ تصریح کیونکر کافی نہ ہوگی۔ بادشاہوں کے چرب لقمے دلی مرضوں کو بڑھاتے ہیں تو پھر فلاح اور نجات کی کیسے امید ہے۔ بچو، بچو، بچو میں تجھ سے حق بات جو کہنے والی ہے کہتا ہوں۔ خواہ تمہیں میری بات سے رنج پہنچے یا تو نصیحت پکڑ لے۔ ان کی صحبت سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہیں۔ کیونکہ شیر تو دنیاوی موت کا موجب ہے اور وہ کبھی آخرت میں فائدہ دے جاتی ہے۔ اور بادشاہوں سے ملنا جلنا ہمیشہ کی ہلاکت اور دائمی خسارہ کا موجب ہے۔ بس ان کی صحبت اور لقمہ اور محبت اور ان کی ملاقات سے بچنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے کسی دولت مند کی تواضع اس کی دولت مندی کے باعث کی اس کے دو حصے دین کے چلے گئے تو سوچنا چاہیئے کہ یہ سب تواضع اور چاپلوسی ان کی دولت مندی کے باعث ہے۔ اس کا نتیجہ دین کے دو حصوں کا ضائع ہو جانا ہے۔

marfat.com

سچے مرید کو اپنے نیک اعمال کی بجائے اللہ کی رحمت و مغفرت پر بھروسہ رکھنا چاہئے

(۹۳)

بزرگی فرمودہ است مرید صادق آنست کہ مدت بست سال کاتب شمال او چیزی نیابد کہ بروے بنویسد و این فقیر بر تقصیر بذوق و وجدان در حق خود میبابد کہ کاتب یمین معلوم نیست کہ در مدت بست سال حسنہ بیابد کہ در صحیفہ اعمال او درج نماید خدا دانا است جل سلطانہ کہ این سخن را بہ تصنع و تکلف نمی گوید و ایضاً بذوق می یابد کہ کافر فرنگ از وی بمراتب بہتر است و اگر لم آنرا پرسند از جواب عاجز نیابد و ایضاً بطریق ذوق خود را محک خطیات می داند و مشمول سیأت می انگارد و حسناتی کہ بوجود می آید کاتب شمال خود را بکتابت آن احق می بیند و می یابد کہ کاتب شمال او ہمیشہ درکار است و کاتب یمین او معطل و بیکار و صحف یمین را خالی و سفید می داند و صحف شمال را مملو و سیاہ اُمیدی جذبہ رحمت ندارد و دست آویزے جز مغفرت نہ۔

(دفتر اوّل مکتوب ۲۲۲ حصّہ چہارم صفحہ ۱۸ تا ۱۹)

(ترجمہ)

ایک بزرگ نے فرمایا کہ مرید صادق وہ ہے کہ بیس سال تک اس کی بائیں طرف کے عمل لکھنے والے فرشتے اس کے عمل نامہ میں کچھ لکھنے نہ پائیں اور یہ فقیر پر تقصیر ذوق و وجدان سے اپنے حق میں معلوم کرتا ہے کہ کافر فرنگ اس سے کئی درجہ بہتر ہے۔ اور اگر اس کا باعث پوچھیں تو جواب سے عاجز نہیں ہے۔ اور نیز ذوق کے طریق پر اپنے آپ کو برائیوں کا احاطہ کئے ہوئے جانتا ہے۔ اور گناہوں کو شامل کئے ہوئے خیال کرتا ہے اور وہ نیکیاں جو وہ کرتا ہے اپنے کاتب شمال کو ان کے لکھنے کا زیادہ مستحق پاتا ہے اور معلوم کرتا ہے کہ اس کا کاتب شمال ہمیشہ اپنے کام میں ہے اور کاتب یمین معطل و بیکار رہے اور دائیں طرف کے عمل نامے کو خالی اور سفید اور بائیں طرف کے عمل نامے کو بھرا ہوا اور سیاہ جانتا ہے۔ رحمت کے سوا اسے کوئی امید نہیں اور مغفرت کے سوا کوئی وسیلہ نہیں جانتا۔

marfat.com

اللہ والوں پر طعن کرنے والوں کی مذمت کرنا جائز ہے

(۹۴)

(بجعفر بیگ تہانی صدور یافتہ در بیاں آنکہ جماعۂ بیدولتان کہ طعن در اہل اللہ نمایند ہجو ونکوہش آن جماعت مجوزست بلکہ مستحسن) التفات نامہ گرامی مشرف ساختہ حق سبحانہ وتعالےٰ ایشان را سلامت دارد کہ تفقد حال فقرای فرمایند وحضور وغیبت رایکساں می دارند مخدوما کفار قریش چون از کمال بی سعادتی در ہجو ونکوہش اہل اسلام مبالغہ نمودند حضرت پیغامبر علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام بعضی از شعرای اسلامیہ امر فرمودند کہ ہجو کفار نگوں سار نمایند آن شاعر در حضور آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا بر بالای منبر می برآمد واشعار ہجویہ کفار بر ملای خواند آں سرور می فرمودند کہ روح القدس با وست مادامیکہ ہجو کفار میکند ملامت وایذا" خلق از مغتنمات عشق است اللہم اجعلنا منہم بحرمۃ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات۔

(دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر ۱۳۹
صفحہ نمبر ۱۹)

ترجمہ

(اس بیان میں کہ ان بدبختوں کی ہجو اور مذمت جو اہل اللہ پر طعن کرتے ہیں جائز بلکہ مستحسن ہے۔ جعفر بیگ تہانی کی طرف لکھا ہے کہ) آپ کے گرامی التفات نامہ سے مشرف ہوا۔ حق تعالےٰ آپ کو تندرست رکھے کہ آپ فقرا کے حال پر شفقت فرماتے ہیں اور حضور وغیبت کو یکساں رکھتے ہیں میرے مخدوم! جب کفار قریش نے اپنی کمال بدنصیبی سے اہل اسلام کی ہجو اور برائی میں کمال مبالغہ کیا۔ حضرت پیغمبر علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلامی شعراء میں سے ایک کو حکم کیا کہ کفار نگوں سار کی ہجو کریں وہ شاعر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے منبر پر چڑھ کر کھلم کھلا کفار کے ہجو میں اشعار پڑھتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تک وہ کفار کی ہجو کرتے رہتے ہیں۔ روح القدس ان کے ساتھ ہے خلق کی ملامت وایذا عشق کی غنیمت ہے۔ یا اللہ تو ہم کو سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل ان لوگوں میں سے بنا۔

---

marfat.com

طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت کا راز اتباع سنت میں ہے

(۹۵)

طریقہ حضرت خواجگان قدس اللہ تعالےٰ اسرارہم اقرب طرق موصلہ است ونہایت دیگراں در بدایت این بزرگواران مندرج ونسبت ایشان فوق ہمہ نسبتہا ست این ہمہ بواسطہ انست کہ درین طریق التزام سنت است واجتناب از بدعت مہما امکن عمل بر رخصت تجویز نمی نمایند اگر بظاہر در باطن نافع یا بند وعمل بعزیمت از دست نمی دہند اگرچہ بصورت در سیرت متضرر دانند احوال مواجید را تابع احکام شرعیہ ساختہ اند اذواق ومعارف را خادم علوم شرعیہ دانستہ اند جواہر نفیسہ شرعیہ را در رنگ طفلان بجوز ومویز وجد وحال عوض نمی کنند وبہ ترہات صوفیہ مغرور ومفتون نمی گردند از نص بانص نمی گرایند واز فتوحات مدینہ بفتوحات مکیہ التفات نمی کنند حال ایشان بر دوام است ووقت ایشان بر استمرار تجلے ذاتی کہ دیگراں را کالبرق است این بزرگواران را دائمی ست۔

(دفتر اول مکتوب ۱۳۱ حصہ سوم صفحہ ۱۹)

(ترجمہ)

حضرات خواجگان قدس سرہم کا طریقہ خدا کی طرف پہنچانے والے سب راستوں سے زیادہ قریب رستہ ہے۔ اور دوسروں کی انتہا ان بزرگواروں کے ابتدا میں درج ہے۔ اور ان کی نسبت سب نسبتوں سے بڑھ کر ہے اور اس کا باعث یہ ہے کہ اس طریقہ میں سنت کو لازم پکڑتے ہیں اور بدعت سے بچتے ہیں۔ اور حتی المقدور رخصت پر عمل جائز نہیں کرتے۔ اگرچہ بظاہر باطن میں فائدہ دینے والا ہو اور عزیت پر عمل کرنا نہیں چھوڑتے اگرچہ بظاہر باطن میں مُضر جانیں۔ انہوں نے احوال ومواجید کو احکام شرعی کے تابع کیا ہے اور ذوق ومعارف کو علوم شرعیہ کے خادم سمجھتے ہیں۔ احکام شرعیہ کے نفیس موتیوں کو بچوں کی طرح وجد وحال کے جوز ومویز کے عوض نہیں دیتے۔ اور صوفیہ کی بے ہودہ باتوں پر مغرور اور فریفتہ نہیں ہوتے۔ نص کو چھوڑ کر فصّ کی طرف نہیں جاتے۔ اور فتوحات مدینہ یعنی احادیث سے قطع نظر کر کے فتوحات مکیہ کی طرف التفات نہیں کرتے۔ ان کا حال دائمی ہے اور ان کا وقت استمراری ہے۔ تجلّی ذاتی جو اوروں کے لئے بجلی کی طرح ہے ان بزرگواروں کے لئے دائمی ہے۔

marfat.com

فقرا کے ہاں جھاڑو دینا امیروں کے صوفوں پر بیٹھنے سے بہتر ہے

(۹۶)

(۵۰)

ای برادر ظاہر از صحبت فقرا دل تنگ گشتہ مجلس اغنیا اختیار کردہ اید بسیار بد کردہ اید امروز اگر چشم شما پوشیدہ است فردا خواہند گشاد وغیر از ندامت فائدہ نخواہد کرد و خبر شرط است اے بوالہوس امر تو از دو حال خالی نیست در مجلس اغنیا جمعیت خواہند داد یا نہ اگر بدہند استدراج ست عیاذاً باللہ سبحانہ من ذلک و اگر ندہند خسر الدنیا والآخرۃ نشان حالست کناسی فقرا بہ از صدر نشینی اغنیاست امروز این سخن معقول شما شود یا نشود آخر معقول خواہد شد و فائدہ نخواہد داشت آرزوی طعام چرب وتمنای لباس فاخرہ شما را درین بلا انداخت ہنوز ہم ہیچ نرفتہ است فکر بر اصل بکنید و ہر چہ از حق سبحانہ تعالے مانع آید آنرا دشمن دانستہ از د فرار نمائید و حذر کنید انّ من ازواجکم واولادکم عدوالکم فاحذروھم نص قاطع ست حقوق صحبت بر آن داشت کہ یک مرتبہ بشما نصیحتی کردہ شود بعمل در آرند یا نہ۔

(دفتر اوّل مکتوب ۱۳۲ حصّہ سوم صفحہ ۱۱)

(ترجمہ)

آپ نے فقرا کی صحبت سے دل تنگ ہو کر دولت مندوں کی مجلس اختیار کی ہے۔ بہت بُرا کیا ہے۔ آج اگر آپ کی آنکھ بند ہے تو کل کھل جائے گی۔ اور پھر ندامت کے سوا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اطلاع دینا شرط ہے۔

اے ابوالہوس تیرا امر دو حال سے خالی نہیں۔ دولت مندوں کی مجلس میں آپ کو جمعیت دیں گے۔ یا نہ دیں گے۔ اگر دیں گے تو بد ہے اور اگر نہ دیں گے تو بدتر ہے اور اگر دیں گے تو یہ استدراج ہے۔ نعوذ باللہ منہا اور اگر نہ دیں گے تو دنیا اور آخرت کا خسارہ شامل حال ہے۔ فقرا کی خاک روبی دولت مندوں کی صدر نشینی سے بہتر ہے۔ آج یہ بات آپ کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے آخر ایک دن سمجھ میں آجائے گی۔ پھر کچھ فائدہ نہ دے گی۔ چرب کھانوں کی خواہش اور قیمتی لباس کی تمنا نے آپ کو اس بلا میں ڈال دیا ہے۔ اب بھی کچھ نہیں گیا۔ اپنے مقصد کا فکر کریں اور جو کچھ حق تعالے سے مانع ہو اس کو دشمن جان کر اس سے بھاگیں اور خوف کریں۔

marfat.com

ان من ازواجکم و اولادکم عدواً لکم فاحذروھم نص قاطع ہے۔

صحبت کے حق نے اس بات پر برانگیختہ کیا کہ ایک مرتبہ آپ کو نصیحت کی جائے۔ آپ عمل کریں یا نہ کریں۔

سیرت شہ لولاکؐ کا بیان باعث سعادت و وسیلہ نجات ہے

(۹۷)

محبت فقراء و ارتباط با اوشاں نتیجہ آنست نمیداند کہ ایں مقدر بیبر و برگ در جواب آں چہ نویسد مگر آنکہ فقرۂ چند بعبارت عربی ماثور در فضائل جد بزرگوار ایشان کہ خیر العرب است بنویسد علیہ وعلیٰ آلہ من الصلوات انمہا ومن التحیات اکملہا و آن سعادت نامہ را وسیلہ نجات آخروی خود سازد نہ آنکہ مداحی او علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ نماید بلکہ مقولۂ خود بآن ستاید شعر ما ان مدحت محمد بمقالتنے ؛ لکن مدحت مقالتنے بمحمد - فاقول وباللہ سبحانہ العصمۃ والتوفیق ان محمد رسول اللہ سید ولد آدم واکثر الناس تبعاً یوم القیمۃ واکرم الاولین والاخرین علی اللہ واول من ینشق عنہ القمر واول شافع واول مشفع واول من یقرع باب الجنۃ فیفتح له وحامل لواء الحمد یوم القیمۃ تحتہ آدم فمن دونہ وہو الذی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام نحن الاٰخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ وانی قائل قولا غیر فخر وانا حبیب اللہ وانا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین فجعلنی فی خیرہم فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا - فانا خیرہم نفسا وخیرہم بیتا وانا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدہم اذا وفدوا وانا خطیبہم اذا انصتوا وانا شفیعہم اذا حبسوا وانا مبشرہم اذا ایسوا والکرامۃ ومفاتیح الجنۃ یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانہم بیض مکنون واذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبہم وصاحب شفاعتہم غیر فخر ولولاہ لما خلق اللہ سبحانہ الخلق ولما اظہر الربوبیۃ وکان نبیا وآدم بین الماء والطین شعر

نماند بعصیاں کسے در گرو ۔ کہ دارد چنیں سید پیش رو پس ناچار مصدقان ایں چنیں پیغمبر سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر الامم باشند خیر امۃ اخرجت نقد وقت ایشاں ست و مکذبان او علیہ الصلوٰۃ والسلام بدترین بنی آدم الاعراب اشد کفرا و نفاقا بشان حال ایشاں تاکدام صاحب دولت را باتباع سنت سنیۂ او بنوازند و بمتابعت شریعت رضیۂ او سرفراز سازند امروز امر قلیل را کہ مقرون بتصدیق

marfat.com

حقیقتۃ دین اواست علیہ الصلوٰۃ والسلام بعمل کثیر برمیدارند اصحاب کہف ایں ہمہ درجات کہ یافتند بواسطہ یک حسنہ است وآں ہجرت بود از دشمناں حق سبحانہ تعالےٰ بنور یقین ایمانی در وقت استیلائے معاندان مثلاً سپاہیاں در وقت غلبہ دشمناں و استیلائے مخالفاں اگراندکہ تردد میکنند آنقدر نمایاں میشود و اعتبار می گردد کہ در وقت امن اضعاف آں در خیر اعتبار نمی اید و ایضاً چون آن سرور محبوب رب العالمین است متابعاں او بواسطہ متابعت بمرتبہ محبوبیت می رسند چہ محب در ہر کہ از شمائل و اخلاق محبوب خود می بیند آں کس را محبوب خود میدارد و مخالفاں را از اینجا قیاس باید کرد شعر محمد عربی کابروی ہر دو سرا است . کسیکہ خاک درش نیست خاک برسراد :: اگر ہجرت ظاہری میسر نشود ہجرت باطنی را بکمال مرغی میباید داشت با ایشاں بے ایشاں میباید بود لعل اسر یحدث بعد ذلک امرا موسم نوروز رسیدہ دست کہ دران ایام اہالی آن معاملہ را در تفرقہ میدارد و بعد از معنی آن ہنگامہ اگر ارادہ خداوندی جل سلطانہ مساعدت نمود امیدوار ست کہ شرف ملاقات گرامی میسر شود زیادہ اطناب موجب املال ست ثبتکم اللہ سبحانہ علی جادۃ ابائکم الکرام السلام علیکم وعلیھم الی یوم القیامۃ

ترجمہ

آپ فقراء کے ساتھ ملتے جلتے اور ان سے محبت رکھتے ہیں . یہ بے سروسامان فقیر نہیں جانتا کہ اس کے جواب میں کیا لکھے سوائے اس کے کہ چند فقرے عربی عبارت میں جو آپ کے بزرگوار خیر العرب صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں ماثور ہیں لکھے اور اس سعادت نامہ کو آخری نجات کا وسیلہ بنائے نہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی تعریف کرے بلکہ اپنے کلام کو حضور علیہ و السلام کے نام سے آراستہ کرے .

ما ان مدحت محمدؐ بمقالتی لکن مدحت مقالتی بمحمدؐ

غرض سخن سے نہیں مدح صاحب لولاک - سوائے اس کے میرا سخن ہو جائے پاک

پس میں کہتا ہوں اور اللہ ہی سے عصمت اور توفیق ہے .

تحقیق حضرت محمدؐ اللہ کے رسول اور حضرت آدم کی اولاد کے سردار ہیں اور قیامت کے دن لوگوں کی نسبت زیادہ تابعداروں والے ہوں گے . اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب اولین و آخرین سے بزرگ ہیں . اور پہلے ہی جو قبر سے نکلیں گے اور اول ہیں جو شفاعت کریں گے . اور اول ہیں جن کی شفاعت قبول ہوگی . اور اول ہیں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں

marfat.com

گے۔ اور اللہ تعالےٰ ان کے لئے دروازہ کھول دے گا۔ اور قیامت کے دن لواء حمد کے اُٹھانے والے ہیں جس کے نیچے آدم اور باقی انبیاء علیہم السلام ہوں گے اور وہ وہ ذات مبارک ہیں جنہوں نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ہم ہی آخرین ہیں اور ہم ہی آگے بڑھنے والے ہیں۔ اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا کہ میں اللہ کا دوست ہوں۔ اور میں پیغمبروں کا پیشرو ہوں اور کچھ فخر نہیں۔ اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ اور فخر نہیں۔ اور میں محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں جب اللہ تعالےٰ نے خلقت کو پیدا کیا۔ تو ان میں سے بہتر خلقت میں مجھے پیدا کیا پھر ان کو دو گروہ بنایا اور مجھے ان میں سے اچھے گروہ میں کیا پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں بنایا پھر ان کو گھروں میں تقسیم کیا اور مجھے ان میں سے بہتر گھر والوں میں پیدا کیا۔ پس میں از روئے نفس اور گھر کے ان سب سے بہتر ہوں۔ اور میں سب لوگوں سے اول نکلوں گا جب وہ قبروں میں سے نکالے جائیں گے۔ اور میں ان کا رہنما ہوں جب کہ وہ گروہ گروہ بنائے جائیں گے اور میں ان کا خطیب ہوں جب وہ خاموش کرائے جائیں گے۔ اور میں ان کا شفیع ہوں جب وہ روکے جائیں گے۔ اور میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں۔ جب وہ نا امید ہو جائیں گے اور کرامت اور جنت کی کنجیاں اور لواء حمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک تمام اولاد آدم سے بزرگ ہوں۔ ہزار خادم میرے گرد طواف کریں گے۔ جو خوشنما آبدار موتیوں کی طرح ہوں گی اور جب قیامت کا دن ہوگا میں نبیوں کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ اور مجھے اس بات کا فخر نہیں ہے۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی ذات پاک نہ ہوتی تو اللہ تعالےٰ خلقت کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا اور آپ نبی تھے جب کہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ میں تھے۔ یعنی ابھی پیدا۔ جس کے رہنما اور پیشوا ایسے نبی ہوں وہ گنا ہوں کے عوض پکڑا نہ جائے گا۔ پس ناچار ایسے پیغمبر سید البشر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے بہتر ہیں کنتم خیر امۃ اخرجت ان کے حال کے مصداق ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلانے والے سب بنی آدم سے بدتر ہیں الاعراب اشد کفراً و نفاقاً ان کے احوال کا نشان ہے۔

دیکھئے کس صاحب نصیب کو حضور کی سنت سنیۂ کی تابعداری سے نوازش کرتے ہیں اور حضور کی پسندیدہ شریعت کی متابعت سے سرفراز فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

marfat.com

دین کی حقیقت کو تصدیق کرنے کے بعد تھوڑا سا عمل بھی بجالانا عمل کثیر کے برابر ہے۔

اصحاب کہف نے اتنا بڑا درجہ صرف ایک ہی نیکی کے باعث حاصل کیا۔ اور وہ نور ایمانی کے ساتھ دشمنوں کے غلبہ کے وقت خدائے تعالےٰ کے دشمنوں سے ہجرت کرجانا تھا۔ مثلاً سپاہی دشمنوں اور مخالفوں کے غلبہ کے وقت اگر تھوڑا سا بھی تردد کریں تو اس قدر نمایاں ہوتا ہے اور اس کا اعتبار ہوتا ہے کہ امن کی حالت میں اس سے کئی گنا اعتبار میں نہیں آسکتا اور نیز حبیب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالےٰ کے محبوب ہیں تو حضور کے تابعدار بھی آپ کی تابعداری کے باعث محبوبیت کے درجے تک پہنچ جاتے ہیں کیونکہ محب اور عاشق اس آدمی کو بھی جس میں اپنے محبوب کی عادتیں اور خصلتیں دیکھتا ہے اپنا محبوب ہی جانتا ہے۔ اور مخالفوں کو اسی پر قیاس کرنا چاہیئے۔

وسیلہ دو جہاں کی آبرو کا ہیں نبی سرور - پڑے خاک اُسکے سر پر جو نہیں ہے خاک اس در پر۔

اگر ہجرت ظاہری میسر نہ ہوسکے تو باطنی ہجرت کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ خلقت کے درمیان رہ کر ان سے الگ رہنا چاہیئے لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرًا امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے بعد کوئی امر پیدا کردے گا۔ موسم نوروز آگیا ہے اور معلوم ہے کہ ان دنوں میں وہاں کے رہنے والے معاملہ کو پراگندہ رکھتے ہیں۔ اس ہنگامہ کے گذر جانے کے بعد اگر خدائے تعالےٰ نے چاہا تو امید ہے کہ آپ کی ملاقات کا شرف حاصل ہوگا۔ زیادہ لکھنا موجب تکلیف ہے

ثبتکم اللہ سبحانہ علیٰ جادۃ ابائکم الکرام السلام علیکم وعلیھم الیٰ یوم القیٰمۃ

اللہ تعالےٰ آپ کو آپ کے بزرگ باپ دادوں کے طریق پر ثابت قدم رکھے آپ پر اور ان پر قیامت تک سلام ہو۔

---

marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دعوت کا نور ہر جگہ پہنچا ہے

۹۹

اے فرزند این فقیر ہر چند ملاحظہ مینماید و نظر را سر میدہد ہیچ جائی یابد کہ دعوت پیغمبری ما علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام بانجا نرسیدہ است بلکہ محسوس می گردد کہ در رنگ آفتاب ہمہ جا نور دعوت او علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام رسیدہ است حتیٰ کہ در یاجوج ماجوج نیز کہ سد حائل دارند و در امم سابقہ کہ ملاحظہ می کند کم بقعۂ می یابد کہ در آنجا بعثت پیغمبری نشدہ باشد حتیٰ کہ در زمین ہند کہ دور ازیں معاملہ می نماید نیز می یابد کہ از اہل پیغمبراں مبعوث شدہ اند و دعوت بصانع جلشانہ فرمودہ اند و در بعضے از بلاد ہند محسوس می گردد کہ انوار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والتسلیمات در ظلمات شرک در رنگ مشعلہا افروختہ اند و اگر خواہد تعیین آن بلاد ہند نماید۔ و می بیند کہ پیغمبری است کہ ہیچ کس او را نگرویدہ است و دعوت او را قبول نکردہ و پیغمبری دیگر کہ یک کس بوی ایمان آوردہ ست و دیگری ست کہ دو کس بوے گرویدہ اند و بعضی را سہ کس ایمان آوردہ اند زیادہ از سہ کس در نظر نیامدہ کہ در ہند بہ پیغمبری ایمان آوردہ باشند تا چہار کس است یک پیغمبر بودند و آنچہ روسائے کفر ہند از وجود واجب تعالےٰ و از صفات او سبحانہ و از تنزیہات و تقدیسات او تعالےٰ نوشتہ اند ہمہ مقتبس از انوار مشکوٰۃ نبوت ست چہ در ہر یک عصری در امم سابقہ نبی از انبیاء گذشتہ است۔

دفتر اوّل حصہ چہارم مکتوب ۲۵۹ صفحہ ۷۲

ترجمہ

اے فرزند یہ فقیر جس قدر ملاحظہ کرتا ہے اور نظر کو وسیع کرتا ہے کوئی جگہ نہیں پاتا جہاں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت نہ پہنچی ہو۔ بلکہ محسوس ہوتا ہے کہ آفتاب کی طرح سب جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کا نور پہنچا ہے۔ حتیٰ کہ یاجوج ماجوج میں بھی جن کو دیوار حائل ہے پہنچا ہوا ہے۔ اور گذشتہ اُمتوں میں ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی جگہ بہت کم ہے جہاں پیغمبر مبعوث نہ ہوا ہو۔ حتیٰ کہ زمین ہند میں بھی جو اس معاملہ سے بہت دور دکھائی دیتی ہے معلوم کرتا ہے کہ اہل ہند سے پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں اور صانع جلشانہ کی طرف دعوت فرمائی۔ اور ہندوستان کے بعض شہروں میں محسوس ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے انوار شرک

marfat.com

کے اندھیروں میں مشعلوں کی طرح روشن ہیں اگر ہندوستان کے شہروں کو متعین کرنا چاہے تو کرسکتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کوئی ایسا پیغمبر ہے جس کی کسی نے تابعداری نہیں کی اور کسی نے اس کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ اور کوئی پیغمبر ایسا ہے کہ صرف ایک ہی آدمی اس پر ایمان لایا ہے اور کسی پیغمبر کے تابع صرف دو شخص ہوتے ہیں اور بعض کے ساتھ تین آدمی ایمان لائے ہیں۔ تین آدمیوں سے زیادہ نظر نہیں آتے جو ہند میں کسی پیغمبر پر ایمان لائے ہوں یا کہ چار آدمی ایک پیغمبر کی اُمت ہوں۔ اور جو کچھ ہند کے رئیس کفار نے واجب تعالےٰ کے وجود اور اس کی صفات اور اس کے تنزیہ و تقدس کی نسبت لکھا ہے سب انوار نبوت سے مقتبس ہے کیونکہ گذشتہ اُمتوں میں سے ہر ایک کے زمانہ میں ایک نہ ایک پیغمبر ضرور گذرا ہے۔

حقیقت محمدی و حقیقت احمدی کی وضاحت

(۱۰۰)

کہ مبدأ وجود اعتباری آن شان کما حقیقت محمدی عبارت از شان است العلیم است و حقیقت احمدی کنایہ ازاں معنی کہ مبدأ آن شان ست و حقیقت کعبہ سبحانی نیز ہماں معنی است و نبوتی کہ پیش از خلق آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام آن سرور را حاصل بودہ و ازان مرتبہ خبر دادہ وگفتہ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین باعتبار حقیقت احمدی بودہ است کہ بعالم امر تعلق دارد و ہمین اعتبار حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ کلمۃ اللہ بودہ اند و بعالم امر بیشتر مناسبت داشتہ بشارت قدوم آن سرور را علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات باسم احمد دادہ و فرمودہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد و نبوتی کہ بنشأۃ عنصری تعلق دارد نہ باعتبار حقیقت محمدی است بلکہ باعتبار حقیقتین است و رب او درین مرتبہ آن شان و مبدأ آن شان لہذا دعوت این مرتبہ اتم است از دعوت مرتبہ سابق چہ دران مرتبہ دعوت او مخصوص بعالم امر بود - و تربیت او مقصود بر روحانیاں و درین مرتبہ دعوت او شامل خلق و امر است و تربیت او مشتمل بر اجساد و ارواح غایت مافی الباب درین نشأۃ نشاۃ عنصری او را علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام غالب ساختہ بودند بر نشاۃ ملکی او تا مناسبت کہ سبب افادہ و استفادہ است بیشتر پیدا شود بخلائق کہ جانب بشریت در ایشان غالب است۔ (مکتوب ۲۰۹ صفحہ ۴۰۴ جلد اوّل) حصہ سوم

marfat.com

ترجمہ

اس شان کے وجود اعتباری کا مبدا ہے جیسے کہ گذر چکا۔ اور حقیقت محمدی شان العلیم سے مراد ہے اور حقیقت احمدی اس کے معنی سے کنایہ ہے جو اس شان کا مبدا ہے اور حقیقت کعبہ سبحانی بھی اس کے معنے سے مراد ہے۔ اور وہ نبوت جو حضرت آدم علیٰ بنینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے پہلے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل تھی۔ جیساکہ اس مرتبہ کی نسبت خبر دی ہے اور فرمایا ہے کہ کُنتُ نبیًا وَّ آدمُ بینَ الماءِ والطین میں نبی تھا جبکہ آدم ابھی پانی اور کیچڑ میں تھا۔ وہ باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے ہے۔ اور اسی اعتبار سے حضرت عیسیٰ علیٰ بنینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کلمتہ اللہ تھے اور عالم امر سے زیادہ مناسبت رکھتے تھے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کی خوشخبری اسم احمد سے دی ہے۔ اور فرمایا ہے مبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہ احمد خوشخبری دینے والا ہے ایک رسول کی جو اس کے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہے۔ اور وہ نبوت جو عنصری پیدائش سے تعلق رکھتی ہے وہ صرف حقیقت محمدی کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ دونوں حقیقتوں کے اعتبار سے ہے۔ اور اس مرتبہ میں آپ کا تربیت کرنے والا وہ شان اور اس شان کا مبدا ہے یہی وجہ ہے کہ اس مرتبہ کی دعوت پہلے مرتبہ کی دعوت کی نسبت زیادہ اتم ہے۔ کیونکہ اس مرتبہ میں آپ کی دعوت عالم امر سے مخصوص تھی اور آپ کی تربیت روحانیوں پر منحصر تھی اور اس مرتبہ میں آپ کی دعوت خلق وامر کو شامل ہے اور آپ کی تربیت اجساد وارواح پر مشتمل ہے۔ حاصل کلام یہ کہ اس جہان میں آپ کی عنصری پیدائش کو آپ کی ملکی پیدائش پر غالب کیا ہوا تھا۔ تاکہ مخلوقات کے ساتھ جن میں بشریت زیادہ غالب ہے۔ وہ مناسبت جو افادہ اور استفادہ کا سبب ہے زیادہ پیدا ہو جائے۔

marfat.com

انبیاء معصوم اور اولیاء محفوظ ہوتے ہیں

(۱۰۱)

بدانند کہ چوں دوست دارد حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ بندہ را ذنب از وے صادر نشود کہ اولیاء حق جل وعلا از ارتکاب ذنب محفوظ اند اگرچہ جائز ست کہ ذنب از ایشاں صادر شود بخلاف انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کہ از ذنوب معصوم اند جواز صدور ذنب ہم از ایشاں مسلوب ست وچوں ذنب از اولیاء صادر نشود یقین است کہ ضرر ذنب ہم نخواہد بود پس در صورت عدم صدور ذنب لایضرہ ذنب درست ست کما لا یخفی علی ارباب العلم ونیز تواند بود کہ مراد از ذنب، ذنب سابق باشد کہ پیش از وصول بدرجہ ولایت صادر شدہ بود فان الاسلام یجب ما کان قبلہ وحقیقۃ الامر عند اللہ سبحانہ، (دفتر دوم حصہ ششم صفحہ ۱۲۲۔۱۲۱ مکتوب نمبر ۴۴)

(ترجمہ)

جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے۔ تو کوئی گناہ اس سے صادر نہیں ہوتا۔ کیونکہ اولیاء اللہ ارتکاب گناہ سے محفوظ ہیں۔ حالانکہ ان سے گناہ سرزد ہو جانا بعید از قیاس نہیں۔ البتہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہوں سے پاک اور معصوم ہیں۔ جب اولیاء کرام سے گناہ صادر نہ ہوگا۔ تو یقیناً گناہ کا ضرر بھی نہ ہوگا۔ پس گناہ کے صادر ہونے کی صورت میں لا یضرہ ذنب درست ہے جیسے کہ صاحبان علم سے پوشیدہ نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گناہ سے مراد وہ پہلے گناہ ہوں جو درجہ ولایت تک پہنچنے سے پہلے صادر ہوئے ہیں فان الاسلام یجب ما کان قبلہ کیونکہ اسلام پہلی باتوں کو قطع کر دیتا ہے وحقیقۃ الامر عند اللہ سبحانہ حقیقت حال کا تو اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے

---

marfat.com

سادات کی محبت باعث رحمت ہے

(۱۰۲)

نیز شیخ عبد الوہاب صدور یافتہ در سفارش سیدے۔ جناب قدس سادات کثیر البرکات بواسطہ جزئیت آں سرور دین و دنیا علیہ و علی آلہ الصلوات والتحیات ازاں برترست کہ بزبان قاصر بیان منقبت و محمدت آں تواند کرد مگر آنکہ آنرا وسیلۂ سعادت خود دانستہ دریں باب جرأت نماید بلکہ خود را بتوسل آں می ستاید و اظہار مودت ایشاں کہ بآں مامورست می نماید۔

اَللّٰھُمَّ جَعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْھِمْ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَعَلَیْھِمْ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ (دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۵۶ صفحہ ۲۹ تا ۳۰)

: ایک سیّد کی سفارش میں شیخ عبد الوہاب کی طرف صادر فرمایا ہے۔ سادات کثیر البرکات کی پاک درگاہ دین و دنیا کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جزئیت یعنی جزو اور اولاد ہونے کے باعث اس سے بڑھ کر ہے کہ اس کی تعریف اور توصیف ہو سکے۔ ہاں اس کو اپنی سعادت کا وسیلہ بنا کر اس بارہ میں جرأت کرتا ہے۔ بلکہ اس وسیلہ سے اپنے آپ کی ستائش کرتا ہے اور ان کی محبت کو جس کا ہمیں امر ہے ظاہر کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ جَعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْھِمْ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَعَلَیْھِمْ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ یا اللہ تو اپنے سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی طفیل سادات کے محبوں میں سے ہم کو بنا۔

شان اولیاء کرام رحمہم اللہ

(۱۰۳)

بلکہ گوئیم کہ فی الحقیقت وجود اہل اللہ کرامتے ست از کرامات و دعوتِ ایشاں مر خلق را بحق جلّ سلطانہٗ رحمتے ست از رحمت ہائے حق جلّ سلطانہٗ و احیائے قلوب اموات آیتیست از آیتہا عظمیٰ

marfat.com

ایشاں امان اہل ارض اند و غنیمت روزگار نَدِ بِهِمْ يُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ يُرْزَقُوْنَ در شان شان ست کلام شان دوا ست و نظر شان شفا هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ وَهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ وَلَا يَخِيْبُ اَنِيْسُهُمْ (دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۹۲ صفحہ ۹۳)

ترجمہ

بلکہ ہم کہتے ہیں کہ درحقیقت اہل اللہ کا وجود ہی کرامت ہے اور خلق کو حق تعالیٰ کی طرح دعوت کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور مردہ دلوں کا زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے آیات عظمیٰ ہے۔ یہی لوگ اہل زمین کا امن اور غنیمت روزگار ہیں۔ بِهِمْ يُرْزَقُوْنَ وَبِهِمْ يُمْطَرُوْنَ انہی کی طفیل لوگوں پر بارش اترتی ہے اور انہی کی طفیل ان کو رزق ملتا ہے، انہی کی شان میں وارد ہے ان کی کلام دوا ہے اور ان کی نظر شفا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہمنشیں ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشیں بدبخت نہیں ہوتا اور ان کا دوست رحمت حق سے ناامید نہیں ہوتا۔

مرید کو کلی طور پر پیر کے تابع رہنا چاہئے

۱۰۴

شیخ الاسلام ہروی می فرماید الٰہی چیست اینکہ دوستاں خود را کردی کہ ہر کہ ایشاں را شناخت ترا یافت و ترا نیافت ایشاں را نشناخت اختیار خود را بالکلیہ در اختیار شیخ گم کند و خود را از جمیع مرادات تہی ساختہ کمر ہمت را در خدمتِ او بندد و بہرچہ شیخ او را امر فرماید سرمایہ سعادتِ خود را دراں دانستہ در امتثال آں بجاں سعی نماید شیخ مقتدا۔ اگر مناسب استعداد او ذکر خواہد دید باں امر خواہد نمود اگر توجہ و مراقبہ مناسب است باں اشارت خواہد کرد و اگر در مجرد صحبت کفایت معلوم خواہد کرد۔ باں امر خواہد نمود بالجملہ باوجود دریافت صحبت شیخ احتیاج ذکر ہیچ شرطے از شرائط راہ نیست ہرچہ مناسب حال طالب خواہد دید خواہد فرمود و اگر در بعضے امور از شرائط را تقصیرے واقع خواہد شد۔ صحبت شیخ آں را تلافی خواہد کرد و توجہ او جبر نقصان آں خواہد نمود و اگر بشرف صحبت ایں چنیں شیخ مقتدا مشرف نشد اگر از مراد آنست جذبش خواہند کرد و بمحض عنایت بغایت کار او را کفایت خواہند نمود و ہر شرطے و ادبکہ در کار شود اعلام خواہند فرمود و در قطع منازل سلوک روحانیت بعضے اکابر را وسائل راہ

marfat.com

او خواہند ساخت چہ بطریق جری عادت اللہ سبحانہ در قطع راہ سلوک توسط از روحانیات مشائخ درکار است و اگر از مرید آنست کار او بے توسط شیخ مقتدا در خطر است تا زماں وصول بہ شیخ می باید کہ ہمیشہ بحق سبحانہ ملتجی و متضرع باشد کہ او را بہ شیخ مقتدا رساند و نیز می باید کہ رعایت شرائط راہ را لازم داند شرائط در کتب مشائخ بہ تفصیل بیان یافتہ است از آں جا ملاحظہ نمودہ مرعی دارد۔ (دفتر اوّل حصہ پنجم مکتوب ۲۸۶ صفحہ ۵۱)

ترجمہ

شیخ الاسلام ہروی فرماتے ہیں کہ الٰہی یہ کیا ہے جو تو نے اپنے دوستوں کو عطا کیا ہے کہ جس نے ان کو پہچانا، اس نے تجھ کو پالیا اور جب تک تجھ کو نہ پایا، ان کو نہ پہچانا اور اپنے اختیار کو کلی طور پر شیخ کے اختیار میں گم کر دے اور اپنے آپ کو تمام مرادوں سے خالی کر کے ہمت کو اس کی خدمت میں باندھے اور جو کچھ شیخ اس کو فرمائے اس کو اپنی سعادت کا سرمایہ جان کر اس کے بجالانے میں جان سے کوشش کرے۔ شیخ مقتدا اگر ذکر کو اس کی استعداد مناسب دیکھے گا تو اس کا امر کرے گا۔ اور اگر توجہ و مراقبہ کے مناسب دیکھے گا تو اس کی طرف اشارہ کرے گا اور اگر صرف صحبت ہی میں رہنا اس کے لئے کافی دیکھے گا تو اس کا امر کرے گا۔ غرض شیخ کی صحبت حاصل ہونے کے باوجود شرائط راہ میں سے کسی شرط کے فکر کرنے کی حاجت نہیں ہے جو کچھ طالب کے حال کے مناسب دیکھے گا، فرما دے گا۔ اور اگر راستہ کی بعض شرائط میں تقصیر واقع ہوگی تو شیخ کی صحبت اس کا تدارک کر دے گی اور اس کی توجہ اس کی کمی کو پورا کر دے گی اور اگر ایسے شیخ مقتدا کی شرف صحبت سے مشرف نہ ہو۔ تو پھر اگر مرادوں میں سے ہے تو اس کو اپنی طرف جذب کریں گے اور محض عنایت بےغایت سے اس کا کام کر دیں گے اور جو شرط ادب کہ اس کے لئے درکار ہوگا۔ اس کو جتلا دیں گے اور منازل سلوک کے قطع کرنے میں بعض بزرگواروں کی روحانیت کو اس کے راستہ کا وسیلہ بنائیں گے کیونکہ عادت اسی طرح جاری ہے کہ راہ سلوک کے طے کرنے میں مشائخ کی روحانیت کا وسیلہ درکار ہے۔ اور اگر مریدوں میں سے ہے تو اس کا کام شیخ مقتدا کے وسیلہ کے بغیر مشکل ہے۔ جب تک شیخ مقتدا نہ ملے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا و زاری کرتا ہے۔ تاکہ اس کو شیخ مقتدا تک پہنچا دیں اور نیز چاہیئے کہ شرائط راہ کی رعایت کو لازم نہ جانے۔ راستہ کی شرائط مشائخ کی کتابوں میں مفصل طور پر بیان ہو چکی ہیں، وہاں سے ملاحظہ کر کے ان کو مدّ نظر رکھے۔

marfat.com

عقائد مجددؒ مقبول رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم تھے

وآں رسالہ بالتماس بعضے یاران میسر شدہ التماس نمودہ بودند کہ نصائح بنویسید کہ در طریقہ نافع باشد و بمقتضائے آں زندگانی کردہ شود۔ الحق رسالہ غیر مکرر کثیر البرکات ست بعد از تحریر آں چناں معلوم شد کہ حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصّلوٰۃ والسلام والتحیۃ باجمعی کثیر از مشائخ امت خود حاضر اند وہمیں رسالہ را در دست مبارک خود دارند و از کمال کرم خویش آں را بوسہ می کنند و بہ مشائخ می نمایند کہ ایں نوع معتقدات می باید حاصل کرد و جماعہ کہ بایں علوم مستسعد گشتہ بودند نورانی و ممتاز اند و عزیز الوجود و روبروئے آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ ایستادہ اند والقصۃ بطولہا و در ہماں مجلس باشاعت ایں واقعہ حقیر را امر فرمودند ع باکریماں کارہا دشوار نیست

از آں روز کہ از ملازمت برآمدہ است بواسطہ میل بفوق بمقام ارشاد چندانے مناسبت ندارد چندگاہ خود ہمت آں بود کہ در گوشہ خزیدہ شود و مردم در صحبت ہیچو بر و شیر در نظر می در آمدند عزم عزلت مصمم شدہ بود اما استخارہ موافق نمے افتاد عروج در مدارج قرب بغایۃ الغایۃ ہر چند غایت ندارد میسّر شد و می شود و مے برند و می آرند کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ بر مقامات جمیع مشائخ اِلّا ماشاء اللہ تعالیٰ گزرانیدند۔

؎ گلے بر دند زیں دہلیزہ پست بداں درگاہ والا دست بر دست

دریں میاں اگر توسط روحانیت مشائخ را تعداد نمایم بطول انجامد بالجملہ از جمیع مقامات اصل در رنگ مقامات ظل گزرانیدند از عنایات چہ نویسد۔ قُبِلَ مَنۡ قُبِلَ بلاعلۃٍ۔ چنداں وجوہ ولایت وکمالات آنرا وانمودند کہ چہ در تحریر آرد۔ (دفتر اوّل حصہ اوّل مکتوب ۱۶ صفحہ ۳۵)

اور یہ رسالہ بعض یاروں کی التماس سے لکھا گیا ہے، یاروں نے التماس کی تھی کہ ایسی نصیحتیں لکھی جاویں جو طریقت میں نفع دیں۔ اور ان کے موافق زندگی بسر کی جاوے۔ واقعی رسالہ بے نظیر اور برکتوں والا

marfat.com

ہے۔ اس رسالہ کے لکھنے کے بعد ایسا معلوم ہُوا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے بہت سے مشائخ کے ساتھ حاضر ہیں اور اسی رسالہ کو اپنے مبارک ہاتھ میں لئے ہُوئے ہیں اور اپنے کمال کرم سے اس کو چومتے ہیں اور مشائخ کو دکھاتے اور فرماتے ہیں کہ اس قسم کے اعتقاد حاصل کرنے چاہئیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان علوم سے سعادت حاصل کی ہے وہ نورانی اور ممتاز اور عزیز الوجود ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاکسار کو اس واقع کے شائع کرنے کا حکم فرمایا۔ ع۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست (کریموں پر نہیں مشکل کوئی کام) جس روز سے خاکسار حضور کی خدمت میں واپس آیا ہے فرق کی طرف خواہش ہونے کے سبب مقام ارشاد کے چنداں مناسبت نہیں رکھتا۔ کچھ مدت تک یہ ارادہ رہا کہ گوشہ نشین ہو جائے اور لوگ صحبت میں شیر ببر کی طرح نظر آتے رہے۔ گوشہ نشینی کا ارادہ پختہ ہو چکا تھا لیکن استخارہ اس کے موافق نہیں آتا تھا۔ قرب کے مدارج میں اگرچہ ان کی کوئی غایت اور انتہا نہیں ہے۔ انتہا درجے تک عروج حاصل ہُوا اور ہوتا ہے۔ اور کبھی اُوپر لے جاتے ہیں اور کبھی نیچے لے آتے ہیں۔ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ (خدا ہر دن ایک نئی شان اور نئی حالت میں ہے) تمام مشائخ کے مقامات پر الا ماشاء اللہ عروج میسر ہُوا۔

اڑا دہلیز سے مٹی کو یک سر گرایا بر در درگاہ برتر

اس اثناء میں اگر مشائخ کے روحانیات کے توسط (واسطہ در واسطہ ہونے) کو گنئے تو کروں قربات طے ہو جائے۔ غرض تمام مقامات اصلی سے ظل مقامات کی مانند گزر گرایا۔ خدا کی عنایتوں کا کیا بیان کرے۔ قُبِلَ مَنْ قُبِلَ بِلَا عِلَّةٍ (جو شخص قبول ہُوا، بلا سبب و وسیلہ قبول ہُوا ہے) اس قدر ولایت اور ان کے کمالات ظاہر کئے کہ بندہ کیا عرض کرے۔

اولیا اللہ وفات کے بعد بھی نسبت خاص عطا کرتے ہیں

چوں بعد از رحلت ارشاد پناہی قبلہ گاہی بتقریب زیارت مزار شریف بلدۂ محروسہ دہلی اتفاق حضور افتاد روز عید بزیارت مزار شریف ایشاں رفتہ بود در اثناء توجہ بر مزار متبرک التفاتے تمام از روحانیت مقدسہ ایشاں ظاہر گشت و از کمال غریب نوازی نسبت خاصہ خود را کہ حضرت خواجہ احرار منسوب بود مرحمت فرمودند۔ چوں آں نسبت در خود یافت بضرورت حقیقت ایں علوم و معارف را بطریق ذوق دریافت و معلوم گشت کہ منشاء توحید وجودی در ایشاں انجذاب قلبی و غلبہ محبت نیست بلکہ مقصود ازیں معرفت تحقیق آں

marfat.com

غلبہ ست تا مدتے اظہار ایں معنی را مناسب نمی دیدا ماچوں در بعضے رسائل آں دو وجہ سابق مذکور شدہ بودند۔ مردم قلیل البضاعت ازاں در توہم افتادند کہ ازیں بیان تنقیص ایں دو اکابر لازم می آید کہ طریق ایشاں طریق ارباب توحید است بایں توسل زبان فتنہ انگیزی دراز کردند حتی کہ ایں توہم در بعضے طلاب قلیل الارادت باعث فتور احوال ایشاں گشت بضرورت مصلحت در اظہار ایں قسم توحید دیدہ داز برائے استشہاد ذکر آں واقعہ نیز مناسب دانستہ در تحریر آورد درویشے از مخلصان خواجہ مانقل کرد کہ می فرمودند مردم می دانند کہ ما از مطالعہ کتب ارباب توحید نسبتے فرا می گیریم نہ چنیں است مقصود آنست کہ ساعتے خود را غافل سازیم ایں سخن مؤید کلام سابق است۔

(دفتر اوّل حصّہ پنجم مکتوب ۲۹۱ صفحہ ۱۱۰)

ترجمہ

لیکن جب ارشاد پناہی قبلہ گاہی کے رحلت فرما جانے کے بعد مزار شریف کی زیارت کی تقریب پر بلدۂ محروسہ دہلی میں جانے کا اتفاق ہُوا اور عید کے روز ان کے مزار مبارک کی زیارت شریف کے لئے گیا تو مزار مبارک کی توجہ کرنے کے اثنا میں ان کی روحانیت مقدسہ سے پوری پوری توجہ ظاہر ہوئی اور کمال غریب نوازی سے اپنی نسبت خاصہ کو جو حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ سے مخصوص تھی، مرحمت فرمایا جب اس نسبت کو اپنے میں معلوم کیا۔ تو ان علوم و معارف کی حقیقت کو بطریق ذوق پا لیا۔ اور معلوم ہُوا کہ ان میں توحید وجودی کا منشا انجذاب قلبی اور غلبہ محبت نہیں۔ بلکہ اس معرفت سے مقصود اس غلبہ کی تخفیف ہے۔ مدت تک اس معنی کے اظہار کو مناسب نہ دیکھا۔ لیکن چونکہ بعض رسائل میں وہی سابقہ وجہیں مذکور ہوئی تھیں جن سے بعض بے سمجھ لوگوں کو وہم ہُوا کہ اس بیان سے ان دو بزرگوں کی شان میں نقص لازم آتا ہے۔ کہ ان کا طریق بھی ارباب توحید کا طریق ہے اور اس وسیلہ سے انہوں نے فتنہ پردازی کی زبان دراز کی حتی کہ یہ وہم بعض قلیل الارادت طالبوں میں ان کے احوال کے فتور کا باعث ہُوا۔ اس لئے توحید کی اس قسم کا اظہار کرنا بہتر دیکھا اور اس واقعہ کا ذکر بھی بطریق شہادت تحریر کرنا مناسب جانا۔ ہمارے خواجہ قدس سرہٗ کے مخلصوں میں سے ایک درویش نے نقل کی کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ جانتے ہیں کہ ہم ارباب توحید کی کتابوں کے مطالعہ سے نسبت حاصل کرتے ہیں، ایسا نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ ایک ساعت اپنے آپ کو غافل کریں۔ یہ کلام سابقہ کلام کی تائید کرتی ہے۔

marfat.com

اولیاء اللہ کی محبت دنیا اور آخرت کی سعادت کا سرمایہ ہے

(۱۰۵)

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ وَتَبْلِیْغِ الدَّعَوَاتِ معلوم شریف دوستان حقیقی و مشتاقان تحقیقی باد کہ مکاتبات شریفہ کہ مبنی از فرط محبت و اشتیاق بودہ بوصول آں مبتہج و مسرور گردید ثَبَّتَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَلٰی ھٰذِہِ الْمَحَبَّۃِ ایں محبت را سرمایہ سعادات دینویہ و اخرویہ دانستہ از حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ ثبات و استقامت برآں مسألت باید نمود توفیق اتیان احکام شرعیہ نتیجۂ ایں محبت است و تحصیل جمعیتِ باطن ثمرہ ایں مودت اگر عالم عالم ظلمات و کدورات را در باطن بریزند و ایں محبت را برپا دارند غم نباید خورد بلکہ امیدوار باید بود و اگر کوہ کوہ انوار و احوال را در باطن اِفاضہ کنند و سر موئے ازیں محبت بردارند جز خرابی ہیچ نباید دانست و استدراج باید شمرد و ایں سررشتہ را نیک محکم داشتہ متوجہ کار خود باشند و بامور لاطائل عمر گرانمایہ را تلف نسازند

؎ ہمہ اندر زمن بتو ایں است　　کہ تو طفلی و خانہ رنگین است

والسلام علیکم وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُھَا ۔

(دفتر اوّل حصہ چہارم مکتوب ۲۲۵ صفحہ ۳۶)

ترجمہ

حمد و صلوات اور دعوات کے بعد دوستانِ حقیقی اور مشتاقانِ تحقیقی کو معلوم شریف ہو کہ آپ کے مکتوبات شریف جو فرطِ محبت اور کمال اشتیاق سے بھرے ہوئے تھے، ان کے پہنچنے سے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو محبت پر ثابت قدم رکھے۔ اس محبت کو دنیا اور آخرت کی سعادت کا سرمایہ جان کر حق سبحانہٗ و تعالیٰ سے اس پر ثابت اور قائم رہنے کی دعا مانگتے رہا کریں۔ احکام شرعیہ کے بجا لانے کی توفیق اسی محبت کا نتیجہ ہے اور باطنی جمعیت کا حاصل ہونا ایسی دوستی کا ثمرہ ہے۔ اگر تمام جہان جتنی ظلمتیں اور کدورتیں باطن میں گرا دیں۔ لیکن اس محبت کو قائم رکھیں تو کچھ غم نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ امیدوار رہنا چاہیئے۔ اور اگر تمام پہاڑوں کے برابر انوار و احوال کو باطن میں زیادہ کریں لیکن اس محبت سے بال کے برابر بھی دور کر دیں تو سوائے خرابی کے کچھ نہ جاننا چاہیئے اور اس کو استدراج شمار کرنا چاہیئے۔ اس سررشتہ کو مضبوط پکڑ کر اپنے کام میں متوجہ

marfat.com

رہیں اور قیمتی عمر کو بے فائدہ کاموں میں ضائع نہ کریں۔

ہمہ اندر زمن بتو ایں است — کہ توطفلی و خانہ رنگین است

نصیحت میری تجھ سے ساری یہی ہے — کہ گھر ہے منقش تو بچہ ابھی ہے

وَالسَّلام عَلَیْکُمْ وَعَلیٰ سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلوٰۃُ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُھَا۔

(اور سلام ہو آپ پر اور ان سب پر جو ہدایت کے راہ پر چلے اور حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی متابعت کو لازم پکڑا)

مجدد رح صاحب نذرانہ قبول فرماتے تھے

(۱۰۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی صحیفہ شریفہ کہ فرزندی اعزی بمصحوب مولانا عبدالرشید و مولانا جان محمد ارسال داشتہ بود ندرسید و مبلغ نذر نیز رسید۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ خَیْرًا استماع خبر صحتِ شما فرحتِ فراواں رسانید۔

(دفتر دوم حصّہ ششم مکتوب ۲۵ صفحہ ۶۱)

ترجمہ

: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (اللہ تعالیٰ کے حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو)

وہ مبارک خط جو میرے فرزند عزیز نے مولانا عبدالرشید اور مولانا جان محمد کے ہاتھ ارسال کیا تھا پہنچا اور نذرانہ کے مبلغات بھی پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے تمہاری صحت کی خبر سن کر بڑی خوشی حاصل ہوئی۔

marfat.com

استمداد کا مجدّدی طریقہ

(۱۰۷)

ایں حالت تا مدتے کشید اتفاقاً دریں وقت گذر بر مزار عزیزے افتاد و دریں معاملہ آں عزیز را مدد و معاون خود کرد۔ دریں اثنا عنایتِ خداوندی جلشانہٗ در رسید و حقیقت معاملہ کما ینبغی وا نمود۔ و روحانیت حضرتِ رسالت خاتمیت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ رحمت عالمیان است دریں وقت حضور ارزانی فرمودہ تسلی خاطر حزیں نمود۔

(دفتر اوّل حصّہ سوم مکتوب نمبر ۲۲۰ صفحہ ۱۳۱)

(ترجمہ)

یہ حالت ایک مدت تک رہی۔ پھر اتفاقاً ایک ولی اللہ کے مزار مبارک کے پاس سے گزرنے کا اتفاق ہوا، اور اس معاملہ میں اس مدفون ولی اللہ سے میں نے مدد و اعانت طلب کی۔ چنانچہ اس دوران اللہ جل شانہٗ کی عنایت شامل حال ہو گئی۔ اور معاملہ کی حقیقت پورے طور پر منکشف ہو گئی۔

اور عین اس وقت حضور خاتم المرسلین رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک بھی تشریف لائی اور میرے غمگین کو تسلّی دی

بتوں سے استمداد اور ہندوؤں کی رسمیں منانا شرک ہے

(۱۰۸)

قال علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام اِتَّقُوا الشِّرْکَ الاصغر قالوا ما الشِّرْکُ الاصغر قال علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام الرّیا۔ وتعظیم مراسم شرک و مواسم کفر بمرا قدم راسخ ست و شرک و مصدق دینین از اہل شرک است و متشبث بمجموع احکام اسلام و کفر مشرک تبرّی از کفر شرط اسلام ست و بیزاری از شائبہ شرک شرط توحید و استمداد از اصنام و طاغوت در دفع امراض و اسقام کہ در جہلۂ اہل اسلام شائع گشتہ است عین شرک و ضلال ست وطلب حوائج از سنگہائے تراشیدہ نا تراشیدہ نفس کفر و انکار از واجب الوجود تعالیٰ و تقدّس قال اللہ تبارک و تعالیٰ شکایۃً عن حال بعض اھل الضلال یریدون ان یتحاکموا الی الطّاغوت وقد اُمروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطٰن ان یضلّھم ضلٰلًا بعیدًا۔

marfat.com

اکثر زنان بواسطۂ کمال جہل کہ دارند بایں استمداد ممنوع مبتلا اند وطلب دفع بلیہ ازیں اسماءِ بے مسمّیٰ مینمایند وباداۓ مراسم شرک واہل شرک گرفتار اند علی الخصوص ایں معنی از نیک وبد ایشاں در وقت عروض مرض جدری کہ در زبان ہندیہ بہ سیتلہ معروف ست مشہود ومحسوس ست کم زنے باشد کہ از دقائق ایں شرک خالی بود ویرسمے از رسوم آں اقدام ننماید الا من عصمہا اللہ تعالیٰ وتعظیم نمودن ایام معظمۂ ہنود را وبجا آوردن درآں ایام رسوم متعارفہ جہود را نیز مستلزم شرکی مستوجب کفر است چنانچہ در ایام دوالی کفار جہلہ اہل اسلام علی الخصوص زنان ایشاں رسوم اہل کفر را بجاے آرند وعید نمود می سازند وہدایاۓ شبیہہ بہدایاۓ اہل کفر بخانہاۓ دختران وخواہران در رنگ اہل میفرستند وظرفہاۓ خود را در رنگ کفار درآں موسم رنگ مے کنند وبرنج سرخ آنہارا پرکردہ میفرستند وآں موسم را اعتبار واعتنا می دہند ہمہ شرک ست وکفر ست بدیں اسلام قال اللہ تبارک وتعالےٰ وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون ۔ (دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب نمبر ۴۱ صفحہ ۹۳-۹۴)

ترجمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ شرک اصغر سے بچو۔ یاروں نے عرض کی کہ شرک اصغر کیا ہے فرمایا کہ ریا۔ شرک وکفر کی رسموں کی تعظیم کو شرک میں بڑا دخل اور رسوخ ہے اور دو دینوں یعنی کفر اور شرک کی تصدیق اور اظہار کرنیوالا اہل شرک میں سے ہے اور اسلام وکفر کے مجموعۂ احکام پر عمل کرنے والا مشرک ہے۔ کفر سے بیزار ہونا اسلام کی شرط ہے اور شرک سے پاک ہونا توحید کا نشان ہے دکھ درد اور بیماریوں کے دور کرنے کے لئے اصنام اور طاغوت یعنی بتوں اور شیطانوں سے مدد مانگنا جو جاہل مسلمانوں میں شائع ہے عین شرک وگمراہی ہے اور تراشیدہ پتھروں سے حاجتوں کا طلب کرنا واجب الوجود جل شانہٗ کا محض کفر وانکار ہے اللہ تعالےٰ بعض گمراہوں کے حال کی شکایت بیان فرماتا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ طاغوت کی طرف اپنا فیصلہ لے جائیں حالانکہ ان کو حکم ہے کہ اس کا انکار کریں۔ لیکن شیطان چاہتا ہے کہ ان کو سخت گمراہ کرے اکثر عورتیں کمال جہالت کے باعث اس قسم کی ممنوع استمداد میں مبتلا ہیں۔ ان بے مسمیٰ اسموں سے بلیہ ومصیبت کا دفع ہونا طلب کرتی ہیں۔ اور شرک اور اہل شرک کی رسموں کے ادا کرنے میں گرفتار ہیں۔ خاص کر مرض جدری کے وقت جس کو ہندی زبان میں سیتلا اور چیچک کہتے ہیں۔ نیک وبد عورتوں سے یہ بات مشہود ومحسوس ہوتی ہے۔ شاید ہی کوئی عورت ہوگی۔ جو اس شرک سے خالی ہو اور شرک کی کسی نہ کسی رسم میں مبتلا نہ ہو۔ الا من عصمہا اللہ تعالیٰ (مگر جس کو اللہ تعالےٰ بچائے) ہندوؤں کے بڑے دنوں کی تعظیم کرنا اور ان دنوں میں ان کی مشہور رسموں کو بجالانا سراسر کفر و

marfat.com

شرک ہے جیسے کہ کافروں کی دوالی کے دنوں میں جاہل مسلمان خاص کر ان کی عورتیں کافروں کی رسمیں بجالاتی اور اپنی عید مناتی ہیں۔ اور کافروں اور مشرکوں کی طرح ہدیہ اور تحفہ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو بھیجتی ہیں۔ اور اس موسم میں کافروں کی طرح اپنے برتنوں کو رنگ کر کے ان کو سرخ چاولوں سے بھر کر بھیجتی ہیں اور اس موسم کا بڑا اعتبار اور شان بناتی ہیں۔ سب شرک اور دین اسلام کے مطابق کفر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وما یؤمن اکثرھم باللہ وھم مشرکون (کو ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے بلکہ شرک کرتے ہیں)

سلسلہ نقشبندیہ اتباعِ سنّت کی بنا پر افضل ترین ہے

(۱۰۹)

مشائخ سلاسل دیگر در طرق خود بواسطہ بعضے نیات حقانیہ اُمور محدثہ پیدا کردہ اند کہ نہایت تصحیح در آن حکم برخصت است بخلاف اکابر ایں سلسلہ علیّہ کہ سر موئے مخالفت سُنّت تجویز نہ کردہ اند و ابداع و احداث روا نہ داشتہ پس مخالفت نفس دریں طریق اتم باشد پس اقرب طرق باشد پس طالب را اختیار ایں طریق اولیٰ و انسب باشد چہ راہ بغایت اقرب است و مطلب در کمال رفعت و جماعۂ از متاخرین خلفاءِ ایشاں ترک اوضاع ایں بزرگواراں گرفتہ بعضے امور دریں طریق احداث نمودہ اند۔ دفتر اول حصّہ پنجم صفحہ ۵۳-۵۲ مکتوب نمبر ۲۸۶

(ترجمہ)

بعض دوسرے سلسلوں کے مشائخ نے اپنے اپنے طریقوں میں بعض حقانی نیتوں کے ساتھ امور محدثہ یعنی نئے نئے امور پیدا کئے ہیں جن میں نہایت صحت اور تحقیق کے بعد رخصتی کا حکم ہے۔ برعکس اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں کے جو سر مو بھی سُنّت کی مخالفت نہیں کرتے اور ابداع و احداث یعنی کسی نئے امر کا پیدا کرنا روا نہیں رکھتے۔ پس اس تحریک میں نفس کی مخالفت پورے طور پر کرتے ہیں۔
اس لئے یہی طریقہ تمام دیگر مسالک سے۔ اُقْرَبْ وَاَحْسَنْ ہے۔ پس طالب حق کے لئے اس طریق کا اختیار کرنا نہایت ہی بہتر اور مناسب ہے کیونکہ یہ راہ نہایت اقرب ہے۔ اور ان بزرگوں کا مطلب کمال رفعت حاصل کرنا ہے۔ لیکن ان کے متاخرین خلفاء کی ایک جماعت نے ان بزرگوں کے اوضاع و اطوار کو ترک کر کے اس طریق میں بعض نئے نئے امور پیدا کئے ہیں۔

marfat.com

اولیاء اللہ کا گھر میں تشریف لانا وجہ خیر و برکت ہے

(۱۱۰)

چہ سعادت ست کہ دوستان خدا جل و علا کسے را قبول فرمایند سلمکم اللہ تعالیٰ و ثبتکم علیٰ جادۃ الشریعۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ۔ نخستین بشارت خاندان ایشاں را قدوم میاں شیخ مزمل است برکات صحبت ایشاں را چہ شرح دہد چہ سعادت کہ دوستان خدا جل وعلا کسے را قبول نمایند چہ جائے۔ آنکہ بہ محبت و قربت ممتاز سازند۔ ھم قوم لایشقی جلیسھم بالجملہ صحبت ایشاں را غنیمت شمرند و آداب صحبت را مرعی دارند تا موثر افتد زیادہ چہ نویسد والسلام اولاً و آخراً۔

(دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب ۸۷ صفحہ ۸۰)

اس سے بڑھ کر کونسی سعادت ہے کہ خدا تعالیٰ کے دوست کسی کو قبول کرلیں۔ سلمکم اللہ تعالیٰ و ثبتکم علیٰ جادۃ الشریعۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ (حق تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور شریعۃ کے رستہ پر ثابت رکھے)

میاں شیخ مزمل کا آنا آپ کے خاندان کے لئے مبارک ہے، ان کی صحبت کی برکتوں کا کیا بیان ہوسکے اس سے بڑھ کر کیا سعادت ہے کہ خدائے تعالیٰ کے دوست کسی کو قبول کرلیں۔ چہ جائیکہ محبت اور قربت سے ممتاز فرمائیں۔ ھم قوم لایشقی جلیسھم (یہ لوگ ہیں جن کا ہمنشیں بدبخت نہیں ہوتا) غرض ان کی صحبت کو غنیمت جانیں اور صحبت کے آداب کو مدنظر رکھیں تاکہ زیادہ مؤثر ہو زیادہ کیا لکھے۔ اوّل و آخر سلام ہو۔

مولود خوانی جائز ہے

(۱۱۱)

دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافتہ بود در نفس قرآن خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است ممنوع تحریف و تغیر حروف قرآن ست والتزام رعایت مقامات نغمہ و تردید صوت باں بطریق الحان با تصفیق مناسب آں کہ در شعر نیز غیر مباح ست اگر بہ نہجے خوانند کہ تحریفے در کلمات قرآنی

marfat.com

واقع نہ شود و در قصائد خواندن شرائط مذکورہ متحقق نگردد و آں را ہم بغرض صحیح تجویز نمایند چہ مانع ست۔

(دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب ۷۲ صفحہ ۱۵۷)

ترجمہ

نیز آپ نے مولود خوانی کے بارہ میں لکھا تھا۔ قرآن مجید کو خوش آواز سے پڑھنے اور نعت و منقبت کے قصائد کو خوش آواز سے پڑھنے میں کیا مضائقہ ہے۔ ہاں قرآن مجید کے حروف کی تحریف اور ان کا تغیر و تبدل اور مقامات نغمہ کی رعایت اور اس طرز پر آواز کا پھیرنا اور سر نکالنا اور تالی بجانا جو شعر میں بھی ناجائز ہیں، سب ممنوع ہیں۔ اگر اس طرح پڑھیں کہ کلمات قرآنی میں تحریف واقع نہ ہو اور قصیدوں کے پڑھنے میں بھی شرائط مذکورہ بالا ثابت نہ ہوں اور وہ بھی کسی غرض صحیح کے لئے تجویز کریں تو کوئی ممانعت نہیں۔

۱۱۲ عجائبات راہ سلوک

از مقولہ مولوی علیہ الرحمۃ پرسیدہ بودند کہ گفتہ آں نازنینے کہ در کنار من بودہ حق بودہ است آیا ایں گفتن جائز است یا نہ بدانند کہ ایں قسم امور دریں راہ بسیار واقع می شود و بزبان می آید ایں نوع معاملہ تجلی صوریست متجلی را حق می انگارد تعالیٰ شانہٗ سخن ہماں است کہ شیخ اجل امام ربانی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی فرمودہ اند تلک خیالات تربی بہا اطفال الطریقۃ۔

(دفتر اوّل حصہ سوم مکتوب ۲۱۱ صفحہ ۱۱۳)

ترجمہ: آپ نے مولوی (رومی) رحمۃ اللہ علیہ کے مقولہ کی نسبت پوچھا تھا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ نازنیں جو میری بغل میں تھا وہ حق تعالیٰ تھا۔ آیا اس قسم کی باتیں کہنی جائز ہیں یا نہیں۔ تو جاننا چاہیئے کہ اس قسم کی باتیں اس راہ میں بہت دفعہ واقع ہوتی ہیں۔ اور زبان پر آتی ہیں۔ اس قسم کا معاملہ تجلی صوری کا ہے کہ صاحب معاملہ اس صورت متجلی کو حق تعالیٰ خیال کرتا ہے۔ ورنہ بات دراصل وہی ہے جو شیخ بزرگ امام ربانی خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہٗ نے فرمائی ہے۔

تلک خیالات تربی بہا اطفال الطریقۃ۔

یہ وہ خیال ہیں جن سے طریقت کے بچوں کی تربیت کی جاتی ہے۔

marfat.com

روح سے بھی، جسم کی طرح، افعال سرزد ہوتے ہیں

(۱۱۳)

حضرت خضر فرمودند کہ ما از عالم ارواحیم حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ ارواح ما را قدرت کاملہ عطا فرمودہ است کہ بصورت اجسام متمثل شدہ کارہائے کہ از اجسام بوقوع می آید از آں ارواح ما صدور مے یابد۔ (دفتر اول حصہ پنجم صفحہ ۳۷-۳۶ مکتوب نمبر ۲۸۲)

(ترجمہ)

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم عالم ارواح میں سے ہیں۔ کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہماری ارواح کو ایسی قدرت کاملہ عطا فرمائی ہے۔ کہ اجسام کی صورت میں متمثل ہو کر کارہائے نمایاں جو جسم سے وقوع پذیر ہوں۔ یعنی جسمانی حرکات وسکنات اور طاعات وعبادات بھی ہماری ارواح سے صادر ہوتی ہیں۔

اولیائے کرام کی ارواح کی فیض رسانی

(۱۱۴)

مخدوما مباشرتِ روح مر افعالے را کہ مناسب افعال اجسام است بواسطہ ہماں جسد مکتسب است ازیں قبیل است مددہائے کہ از روحانیت اکابر قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کہ مناسب افعال اجسام است کاھلاک الاعداء ونصرۃ الاحباء بوجوہ مختلفۃ والخاء شتی۔

(دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر ۲۳۹ صفحہ ۴۰)

(ترجمہ)

میرے مخدوم! روح کا ایسے افعال کا اختیار کرنا اور کر گزرنا جو اجسام کے افعال کے مناسب ہیں۔ اس جسد مکتسب کے سبب ہے۔ اسی قبیلہ سے اولیاء کرام کی ارواح مقدسہ کی امداد و اعانت ہے، جو جسمانی امداد کی طرح اثر دکھاتی ہے۔ جیسے دشمنوں کو ہلاک کرنا۔ اور دوستوں کی مدد کرنا۔ مختلف وجوہ اور مختلف طریقوں سے۔

marfat.com

سماع اور ارشاداتِ مجددّ صاحب رح

(۱۱۵)

سماع و رقص هر چند نسبت به بعضے منتهیان نیز درکار است لیکن ایشان چوں هنوز مراتب عروج در پیش دارند از او ساط اند و تا مراتب عروج ممکن الحصول تمام طے نکنند۔ حقیقتِ انتها مفقود است نهایت گفتن باعتبارِ نهایت۔ سیر الی الله است و نهایت ایں سیر تا اسمی است که سالک مظهر آنست۔

(دفتر اوّل حصه پنجم صفحه ۴۴ مکتوب نمبر ۲۸۵)

(ترجمہ)

سماع و رقص اگرچہ بعض منتہی حضرات کے لئے بھی درکار ہوتا ہے۔ چونکہ ان لوگوں کو عروجِ مراتب کے لئے بہت سے مراحل درپیش ہوتے ہیں اس لئے جبتک تمام مراحل طے نہ ہوں یا مراتب حاصل نہ کرلیں ان پر حقیقت اور انتہا مقصود رہتی ہے۔ اسمِ ذات اللہ بہ لحاظ نہایت غائیت درجہ بلند ہے اور اس کی تلاش کا سالک مظہر ہوتا ہے۔

(۱۱۶)

سماع متوسطاں را نافع است و قسمے از منتهیاں را نیز چنانکه حالا گزشت لیکن باید دانست که اربابِ قلوب را نیز سماع مطلقاً محتاج الیه نیست بلکه جماعه را است که بدولت جذب مشرف نشده اند و به ریاضات و مجاهداتِ شاقه میخواهند که قطع مسافت نمایند سماع و وَجد دریں صورت ایں جماعه را ممدّ و مُعاونِ است

(حواله، دفتر اوّل حصّه پنجم صفحه ۴۳ مکتوب نمبر ۲۸۵)

(ترجمہ)

سماع متوسط اور منتہی حضرات کے لئے بھی نافع اور مفید ہے۔ جیسا کہ اوپر گزر چکا۔ لیکن جاننا چاہئے

marfat.com

کہ ارباب قلوب کو سماع کی حاجت نہیں ہوتی۔ بلکہ اُن لوگوں کے لئے سماع کی ضرورت ہے جو ہنوز جذب کی دولت سے مشرف نہیں ہوئے اور سخت ریاضتوں یا کٹھن مجاہدوں کے ساتھ مسافت کو قطع کرنا چاہتے ہیں۔ اس صورت میں سماع و وجد ان لوگوں کا معاون و مددگار بن جاتا ہے۔

۱۱۷

کہ سماع و وجد جماعہ را نافع است کہ بمقلب احوال متصف اند و بہ تبدل اوقات متسم وقتے حاضر اند و وقتے غائب گاہے واجد اند و گاہے فاقد ایشانند ارباب قلوب کہ در مقام تجلیات صفاتیہ از صفتے بہ صفتے و از اسمے باسمے منتقل و متحول اند۔ (دفتر اول حصہ پنجم صفحہ ۱۴ مکتوب نمبر ۲۸۵)

ترجمہ

جاننا چاہیے کہ سماع و وجد ان لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ جن کے احوال متغیر اور اوقات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یعنی کبھی حاضر ہیں اور کبھی غائب کبھی واجد (پانے والے) ہیں اور کبھی فاقد (گم کرنے والے) یہ لوگ ارباب قلوب ہیں جو تجلیات صفاتیہ میں ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف اور ایک رسم سے دوسری رسم کی طرف منتقل اور متحول ہوتے رہتے ہیں۔

۱۱۸

وحضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند ما نہ ایں کار میکنیم و نہ انکار میکنیم یعنی ایں کار منافی طریق خاص ماست پس نکنیم و چوں مشائخ دیگر کردہ اند بر آں انکار ہم نمائیم ؎ لکل وجھۃ ھو مولیہا فیروز آباد کہ ملجاء و ملاذ ما فقرا است و قدوۂ پیران ما ہرگاہ در وے امرے حادث شود کہ مخالف ایں طریقہ علیہ بود جائے اضطراب ما فقرا است مخدوم زادہ ہا حق اند بمحافظت طریق والد بزرگوار خود و فرزندان حضرت خواجہ احرار قدس سرہ بعد از تغیر طریق والد بزرگوار ایشاں طریق اہل را ایشاں محافظت نمودند و با تغیر کنندگان مجادلہ فرمودند۔ (دفتر اول حصہ پنجم صفحہ ۷۲ مکتوب نمبر ۲۷۳)

marfat.com

ترجمہ

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ہم نہ یہ کام کرتا ہوں اور نہ ہی انکار کرتا ہوں البتہ یہ کام ہمارے خاص طریق کے منافی ہے اس لئے نہیں کرتا۔ چونکہ اس کام کو دوسرے مشائخ کرتے ہیں اس لئے انکار بھی نہیں کرتا۔ لکلّ وجھۃ ھو مولّیھا۔ ہر ایک کے لئے ایک نہ ایک جہت ہے۔ جس کی طرف اس کی توجہ ہے۔

فیروز آباد جو ہم فقراء کا ماویٰ جائے پناہ اور ہمارے مشائخ کا مرکز ہے۔ جب اس میں کوئی ایسا امر حادث ہو جائے جو اس طریقہ علیہ کے مخالف ہو۔ تو پھر فقراء کیوں مضطرب اور پریشان نہ ہوں حضرات مخدوم زادے ہی اپنے والد بزرگوار کے طریق کو محفوظ رکھنے کے زیادہ مستحق اور حق دار ہیں۔

حضرت خواجہ احرار قدس سرہ کے فرزندوں نے اپنے والد بزرگوار کے طریقہ کی تبدیلی کے بعد ان کے اصل طریق کی محافظت کی اور تغیر کرنے والوں کے ساتھ جنگ و جدال کیا ہے۔

نگاہ کی عصمت

۱۱۹

زنِ اجنبیہ زن را در رنگِ مردِ اجنبی است در حقِ نظر و مس بشہوت، روا نیست کہ زن خود را برائے غیر شوہر خود بیارا ید و خود را زینت دہد و مزیب سازد غیر شوہر مرد باشد یا زن چنانچہ مردان را نظر بشہوت بامردان حرام ست و مساس امردان نیز ایشاں را بشہوت، محرم زنان را نیز نظر بشہوت بزنان محرم ست و مساس بشہوت ایشاں را حرام نیک، ایں دقیقہ را رعایت باید کرد کہ شاہ را لجسارت دنیا و آخرت ست وصولِ مرد بزن بواسطۂ تباین صنفین تعسّر دارد و موانع درمیان ست بخلاف وصول زن بزن بواسطۂ اتحاد صنف در کمال یُسر و آسانی ست احتیاط انجا بیشتر مرعی باید داشت و در منع نظر و مساس نساء بنساء از نظر مرد بزن و نظر زن بمرد اندازِ بلیغ و بلاغ مبین باید نمود (دفتر سوم حصہ ہشتم صفحہ ۹۷ مکتوب نمبر ۱۴۱)

ترجمہ

بیگانی عورت، کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھنے اور ہاتھ لگانے میں اجنبی عورت یعنی بیگانی عورت بھی بیگانہ مرد کی طرح ہے۔ عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے آپ کو اپنے خاوند کے

marfat.com

سوا کسی اور کے لئے خواہ عورت ہو یا مرد آراستہ کرے اور ان کو اپنی زیب و زینت دکھائے
جس طرح مردوں کو امردوں یعنی بے ریش یا نابالغ لڑکوں کو شہوت کے ساتھ دیکھنا اور مس کرنا حرام
ہے اسی طرح عورتوں کو بھی عورتوں کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھنا اور ہاتھ لگانا منع ہے اس امر کو
بخوبی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ دین و دنیا کے خسارہ کا موجب ہے۔ مرد کا عورت تک پہنچنا دونوں کی جنس کے
مختلف ہونے کے باعث مشکل ہے۔ کیونکہ کئی رکاوٹیں درمیان ہیں۔ برخلاف ایک عورت کے دوسری
عورت تک پہنچنے کے۔ کہ دونوں کے ہمجنس اور متحد ہونے کے باعث نہایت آسان ہے یہاں
زیادہ احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور مرد کو عورت کی طرف اور عورت کو مرد کی طرف بہ نظر شہوت دیکھنے اور
مس کرنے سے اچھی طرح منع کرنا اور ڈرانا چاہیئے۔

اطاعت مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

(۱۲۰)

ومایناسب ذٰلک قال اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ من یطع الرّسول فقد
اطاع اللہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ اطاعت رسول راعین اطاعت خود فرمودیس اطاعت خدا عزّ وجلّ کہ
عیز اطاعت رسول باشد اطاعت او نیست سبحانہ واز برائے تاکید و تحقیق ایں معنیٰ کلمہ قد آورد
تا بوالہوسی درمیان ایں دو اطاعت جدائی پیدا نہ کند و یکی را بر دیگری نگہ بند و در جائے دیگر حضرت
حق سبحانہ وتعالیٰ شکایت می کند از حال جماعۃ کہ درمیان ایں دو اطاعت تفرقہ می نمایند کما
قال سبحانہ یریدون ان یفرّقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض
ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذٰلک سبیلاً اُولٰئک ھم
الکافرون حقًّا۔ (دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر ۱۵۲ صفحہ ۲۸)

(ترجمہ)

حق سُبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے رسول کی اطاعت
کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔
حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے رسولؐ کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت فرمایا ہے۔ پس حق تعالیٰ کی
وہ اطاعت جو رسول کی اطاعت کے سوا ہو وہ حق تعالیٰ کی اطاعت نہیں ہے۔ اور اس مطلب کی تاکید

marfat.com

تحقیق کے لیئے کلمہ قد لایا. تاکہ کوئی بوالہوس اِن دونوں اطاعتوں کے درمیان جدائی ظاہر نہ کرے اور ایک دوسرے پر اختیار نہ کرے۔

اور دوسرے مقام میں حضرت حق سبحانہٗ وتعالےٰ ان لوگوں کے حال سے شکایت کرتا ہے جو ان دونوں اطاعتوں کے درمیان تفرقہ ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یریدون ان یفرّقوا بین اللہ ورسلہٖ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ط ویریدون اَنْ یّتخذوا بین ذٰلک سبیلاط اولٰئک ھم الکافرون حقًّا۔

(وہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے اصولوں کے درمیان تفرقہ ڈالیں۔ اور کہتے ہیں کہ بعض سے ہم ایمان لاتے ہیں۔ اور بعض سے انکار کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان رستہ نکالیں حقیقت میں یہی لوگ کافر ہیں۔)

اولیا اللہ کا مسکن پُرفضیلت و شرافت پانے والا ہوتا ہے

(۱۲۱)

بعدہ سرہند بر اکثر بلاد بطفیل حضرت ایشاں سلمہ اللہ تعالےٰ ومشاہدہ نمودن نوری کہ گردی از صفت وشان بوئے ازی راہ بیافتہ ودر زمین رگنی خود وآں زمین بعد از چندگاہ روضہ مقدسہ مخدوم زادہ کلاں خواجہ محمد صادق قدس سرہٗ گشت الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفٰے بعنایۃ اللہ تعالیٰ وسبحانہٗ وبصدقہ حبیبہ تعالےٰ وعلیٰ آلہ الصّلوٰۃ والسّلام والتحیۃ والبرکۃ بلدۂ سرہند گویا زمین اجابی من ست کہ برای من چاہ عمیق تاریک دایہ کردہ صفہ بلند ساختہ اند وبر اکثر بلاد وبقاع آں را ارتفاع دادہ نوری درآں زمین ودیعت گشتہ است کہ مقتبس از نور بے صفتی وبے کیفی است ودر رنگ نورے کہ از زمین مقدسہ مع است بیش از بیت اللہ ساطع ولامع است پیش از ارتحال فرزندی اعظمی مرحومی چندماہ ایں نور را بمریدین دو روبیش ظاہر ساختہ بودند ودرہذاویہ زمین سکنای فقیر آں نشان دادہ نوری نمودہ ساطع کہ گردی از صفت وشان بوی راہ نیافتہ بود واز کیفیات منزہ ومبرا آرزوی آں شد کہ آں زمین مدفن من شود وآں نور بر سر قبر من لامع بود۔ ایں معنی را بفرزندی اعظمی کہ صاحب سر بودہ. ظاہر ساختم واز آں نور واز آں آرزوی مطلع گردانیدم. اتفاقاً فرزندم مرحومی بایں دولت سبقت کردو ودر بردہ خاک در دریائے آں نور مستغرق گشت

ھبہ لارباب النعم نعیما

marfat.com

از شرافت ایں بلدہ معظم است کہ مثل فرزندی اعظمی از اکابر اولیاء اللہ است در آنجا آسودہ است و بعد از مدتے ظاہر شد کہ آں نور موضع لمعہ البیت از انوار قلبیہ ایں فقیر کہ از ینجا اقتباس نمودہ در آں زمین فروختہ اند در رنگ آنکہ چراغی از مشعلہ بر افروزند قل کل من عند اللہ اللہ نور السموات والارض سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین

(دفتر دوم حصہ ششم مکتوب ۲۲ صفحہ ۵۵)

ترجمہ

حضرت ایشاں سلمہ اللہ تعالیٰ کی طفیل اکثر شہروں پر سرہند کی فضیلت و شرافت پانے اور اپنی سکونت والی زمین میں ایسے نور کے پاتے ہیں جس کو صفت کی گرد نہیں لگی اور وہ زمین کچھ مدت کے بعد مخدوم زادہ کلاں خواجہ محمد صادق قدس سرہٗ کا روضہ مقدس بن گئی۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفےٰ (اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو)۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے شہر سرہند گویا میری جائے پیدائش ہے کہ میرے لئے ایک تاریک گہرے کنواں کو پر کر کے صفحہ بلند بنایا ہے اور اکثر شہروں اور قصبوں پر اس کو بلند بخشی ہے اس زمین میں اس قسم کا نور امانت کے طور پر رکھا گیا ہے جو صفتی اور بے کیفی کے نور سے مقتبس ہے اور وہ نور اس نور کی طرح ہے جو بیت اللہ کی پاک زمین سے ظاہر اور روشن ہے فرزند اعظم مرحوم کے انتقال سے چند ماہ اوّل اس نور کو اس درویش پر ظاہر کیا گیا تھا اور فقیر کی جائے سکونت میں اس کا نشان دیا تھا اور وہ نور اس قسم کا ظاہر ہوا تھا کہ صفت و شان کی گرد اس کو نہ لگی تھی اور کیفیات سے منزہ اور مبرا تھا اس وقت یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں اس زمین مدفون ہوں۔ اور وہ نور میری قبر پر چمکتا رہے اس بات کو میں نے فرزند اعظم کے آگے ظاہر کیا اور اس نور اور اس خواہش سے مطلع کیا۔ اتفاقاً فرزند مرحوم اس دولت میں سبقت لے گیا اور خاک کے پردہ میں اس نور کے دریا میں مستغرق ہو گیا۔ بیت ؎

هنیئاً لارباب النعیم نعیمها

وللعاشق المسکین ما یتجرع

مبارک منعموں کو اپنی دولت۔ مبارک عاشقوں کو درد و کلفت

اس شہر بزرگ کے لئے یہ بڑی بھاری شرافت کا موجب ہے کہ میرے فرزند اعظم جیسا شخص جو اللہ تعالیٰ کے بزرگ اولیا میں سے ہے اس جگہ آسودہ ہے کچھ مدت کے بعد معلوم ہوا کہ وہ نور امانت اس فقیر کے قلبی انوار کا لمعہ ہے جس کو وہاں سے اقتباس کر کے اس زمین میں روشن کیا ہوا

marfat.com

ہے جس طرح کہ مشعل سے چراغ روشن کرلیں۔ قل کل من عند اللہ (کہہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے)۔ اللہ نور السمٰوات والارض (اللہ تعالیٰ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا) سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ (تیرا رب اس وصف سے جو لوگ کرتے ہیں۔ پاک و برتر ہے اور مرسلین پر سلام ہو اور اللہ رب العالمین کے لئے حمد ہے۔

حضورؐ کا دل نہیں سوتا

(۱۲۲)

مشائخ طریقت قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم در تعیین مقام دعوت سخنان فرمودہ اند جمعی جمع توجہ بین الحق والخلق گفتہ اند اختلاف آں منبئی بر اختلاف احوال و مقامات ست ہر کسی از مقام خود خبر دادہ والامر عند اللہ سبحانہ و آنچہ سید الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرمودہ است کہ النہایۃ ھی الرجوع الی البدایۃ موافق مقام دعوت ست کہ درین مسودہ تحریر یافتہ چہ در بدایت تمام رو بخلق ست حدیث تنام عینای ولاینام قلبی کہ تحریر یافتہ اشارت بدوام آگاہی نیست بلکہ اخبار ست از عدم غفلت از جریان احوال خویش لہذا نوم در حق آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام ناقض طہارت نگشت و چوں نبی در رنگ شبانست در محافظت امت خود غفلت شایان منصب نبوت او نباشد و حدیث لی مع وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل بر تقدیر صحت اشارت بتجلی ذاتی برقی تواند بود و آن تجلی نیز مستلزم اقبال جناب قدس خداوندی جل سلطانہ نیست بلکہ ایں تجلی ازاں جانب ست تجلی لہ را دراں صنعے نیست از قبیل سیر معشوق در عاشق ست عاشق از سیر سیر گشتہ است۔ بیت

آئینہ صورت از سفر دور است
کان پذیرای صورت از نور ست

(دفتر اول حصہ دوم صفحہ نمبر ۹۹ مکتوب نمبر ۹۹)

ترجمہ:

بعض مشائخ طریقت قدس سرہم نے مقام دعوت کے متعین کرنے میں مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے کام لیا ہے مثلاً بعض حضرات نے خالق اور مخلوق توجہ کو ترجیح دی ہے اور بعض نے نہیں در اصل یہ

اختلاف اقوال و مقامات پر مبنی ہے۔ ہر ایک نے اپنے ہی مقام کی نسبت خبر دی ہے وَالْاَمْرُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ اور حقیقت حال صرف اللہ تعالےٰ ہی کو معلوم ہے۔

اور یہ جو سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ نہایت ہی بدایت کی طرف رجوع کرنا ہے۔ یہی مقام دعوت ارشاد و عزیمت کے موافق ہے۔ اس کے متعلق راقم الحروف بھی لکھ چکا ہے کہ ہدایت ہی سے ہمہ تن توجہ خلق کی طرف ہے۔

حدیث: تنام عینای ولاینام قلبی کہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں۔ لیکن دل نہیں سوتا اس میں دوام آگاہی کی طرف اشارہ نہیں ہے بلکہ اپنے اور اپنی امت کے احوال سے غافل نہ ہونے کی خبر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نیند میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ساقط نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کے نگہبان ہیں تو پھر غفلت منصب نبوت کے مناسب نہیں اور حدیث لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملکٌ مقرّب ولا نبی مرسل میں بشرط صحت تجلی ذاتی ترقی کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے پھر یہ توجہ بھی حق تعالیٰ کی طرف توجہ کی مستلزم ہے بلکہ یہ تجلی اس طرف سے متجلی لہ کا باعث ہے۔ جیسا کہ محبوب محب کی محبت میں اسیر ہو گیا ہو۔

آئینہ صورت از سفر دور است

کاں پذیرِ می صورت از نورہ است

پیر کامل طالب اور مطلوب کے درمیان لازمی واسطہ ہوتا ہے

(۱۲۳)

مخدوما مقصد اقصیٰ و مطلب اسنیٰ وصول بجناب قدس خداوندیت جَلَّ سُلْطَانَہٗ لیکن چون طالب در ابتداء بواسطہ تعلقات شتیٰ در کمال تدنس و تنزل است و جناب قدس و تعالیٰ در نہایت تنزہ و ترفع و مناسبتی کہ سبب افاضہ و استفاضہ است درمیانِ مطلوب و طالب مسلوب ست لاجرم از پیر راہ دان راہ بین چارہ نبود کہ برزخ بود از ہر دو طرف حظ وافر دارد تا واسطہ وصول طالب و مطلوب گردد و ہر قدر کہ طالب را بہ مطلوب مناسبت پیدا می گردد ہماں قدر پیر خود را از میان می کشد و چون طالب را بہ مطلوب مناسبت تام پیدا شد پیر تمام خود را از میان می کشید و طالب را بمطلوب بی توسط خود واصل گردانید پس در ابتدائی در توسط مطلوب را بے آئینہ پیر نمی تواں دید و در انتہا بی توسط آئینہ پیر جمالِ مطلوب

marfat.com

جلوہ گر میگردد و وصل عریانی حاصل مے شود و آنکہ گفتہ کہ پیر اگر دران وقت حاضر شود سر از تن جدا سازم از دیوانگی گفتہ ارباب استقامت چنین نگویند و براہ بی ادبی نپویند و مرادات را از برکات پیر جویند۔

(دفتر اول حصہ سوم صفحہ ۵۴ مکتوب نمبر ۱۲۹)

ترجمہ

میرے مخدوم! سب سے بڑھ کر اعلیٰ مقصود اور بزرگ مطلوب حق تعالےٰ کی جناب میں واصل ہونا ہے چونکہ طالب ابتدا میں مختلف تعلقات کے باعث کمال آلودگی اور تنزل میں ہے اور حق تعالےٰ کی پاک بارگاہ کمال پاکیزگی اور بلندی میں ہے اور وہ مناسبت جو طالب و مطلوب کے درمیان فیض لینے یا دینے کا سبب ہے مسلوب ہے۔ اس لئے رستہ جاننے والے تجربہ کار پیر کی ضرورت ہے جو دونوں کے درمیان بمنزلہ برزخ کے ہو اور دونوں طرف سے حظ وافر رکھتا ہو تاکہ طالب کے مطلوب تک پہنچنے کا واسطہ ہو جائے اور جس قدر طالب کو مطلوب کے ساتھ مناسبت پیدا ہو جائے گی۔ اسی قدر پیر اپنے آپ کو الگ کرتا جائے گا اور جب طالب کی اپنی مطلوب سے کامل مناسبت پیدا ہو گئی۔ تو پیر نے پورے طور پر اپنے آپ کو درمیان سے الگ کر لیا اور اپنے وسیلہ کے بغیر طالب کو مطلوب سے واصل کر دیا پس ابتداء اور توسط میں پیر کے آئینے کے بغیر مطلوب کو نہیں دیکھ سکتے اور انتہا میں آئینہ پیر کے وسیلہ کے سوا مطلوب کا جمال جلوہ گر ہوتا ہے اور وصل عریانی حاصل ہو جاتا ہے۔ اور یہ جو کہا ہے کہ اگر پیر اس وقت حاضر ہو تو میں اس کے تن سے سر جدا کر دوں یہ دیوانہ پن ہے کیونکہ استقامت والے لوگ ایسا نہیں کہتے اور بے ادبی کے راہ پر نہیں چلتے اور اپنی تمام مرادوں کو پیر ہی کی برکات سے حاصل کرتے ہیں۔

اولیاء اللہ کی توجہ اور نظر امراضِ قلبی کے لئے شافی ہے

(۱۲۴)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ نص قاطع است و کریمہ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ مؤید این معنی ست بالجملہ نظر ہمت بزرگواران این طریقہ علیّہ بلند افتادہ است ہر زراقے و رقاصے نسبت نداراند لہٰذا نہایت دیگران در بدایت ایشان مندرج گشتہ است و مبتدی طریقہ ایشان حکم منتہی طرقِ دیگر یافتہ و از ابتداء سفر ایشان در وطن مقرر شدہ است و خلوت در انجمن بحصول پیوستہ و دوام حضور نقدِ وقت شان آمدہ ایشانند کہ تربیتِ طالبان مربوط بہ صحبتِ علیّہ ایشان ست و تکمیل ناقصان منوط

marfat.com

بتوجہ شریف شان نظرِ شان شافی امراض قلبیہ است و التفاتِ شانِ دافع عللِ معنویّہ است یک توجۂ ایشاں کار چلہ اربعین میکند و یک التفاتِ شان برابر ریاضت و مجاہداتِ سنین ۔

(دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر ۲۳ صفحہ ۶۰)

ترجمہ

الیس اللہ بکاف عبدہ (کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں) نص قاطع ہے اور آیت کریمہ قل اللہ ثم ذرھم (کہ اللہ پھر ان کو چھوڑ دے) اس مضمون کی تائید کرتی ہے۔ غرض اس طریقہ علیہ کے بزرگوں کی نظر ہمت بہت بلند ہے ہر زرّاق اور رقّاص یعنی مکار اور ناچنے والے سے نسبت نہیں رکھتے اسی واسطے دوسروں کی نہایت ان کی بدایت میں مندرج ہے اور اس طریقہ کا مبتدی دوسرے طریقوں کے منتہی کا حکم رکھتا ہے۔ ابتدا ہی سے ان کا سفر وطن میں مقرر ہوا ہے۔ اور خلوت در انجمن حاصل ہو چکی ہے اور دوام حضور ان کا نقد وقت ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ طالبوں کی تربیت ان کی صحبت علیہ پر موقوف ہے اور ناقصوں کی تکمیل ان کی شریف توجہ پر منحصر ہے ان کی نظر امراض قلبی کو شفا بخشتی ہے اور ان کی توجہ باطنی بیماریوں کو دور کرتی ہے ان کی ایک توجہ سو چلوں کا کام کرتی ہے اور ان کی ایک التفات کئی سالوں کی ریاضتوں اور مجاہدوں کے برابر ہے۔

کلمہ طیبہ کے فضائل مطابق طریقت و حقیقت و شریعت

(۱۲۵)

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ؕ ایں کلمہ طیبہ متضمن طریقت و حقیقت و شریعت ست تا زمانیکہ سالک در مقامِ نفی ست در مقام طریقت است و چوں از نفی ہتمام فارغ شود و جمیع ماسوائے از نظر او منتفی گردد طریقت را اتمام کردہ باشد و بمقام فنا رسیدہ بود و چوں بعد از نفی در مقام اثبات آید و از سلوک بجذبہ گراید بمرتبہ حقیقت متحقق شدہ باشد و بمقا موصوف گشتہ و بایں نفی و اثبات دا بایں طریقت و حقیقت و بایں فنا و بقا و بایں سلوک و جذبہ اسم ولایت صادق مے آید و نفس از امارگی باطمینان میگراید و مزکّی و مطہر میگردد پس کمالاتِ ولایت مربوط بجزء اوّلِ ایں کلمہ طیبہ گشت کہ نفی و اثبات ست باقی ماند جزء دوم ایں کلمہ مقدسہ کہ مثبت رسالت خاتم الرسل ست

marfat.com

علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہم الصّلوات والتسلیمات این جزو اخیر محصّل ومکمل شریعت ست آنچہ در ابتدا وسط و وسط از شریعت حاصل شدہ بود صورتِ شریعت بود و اسم و رسم او بود حصولِ حقیقتِ شریعت درین موطن ست کہ بعد از حصول مرتبۂ ولایت بحصول مے پیوندد و کمالات نبوّت کہ کُمّل تابعان را بہ تبعیّت و وراثتِ انبیا علیہم الصّلوات والتحیّات حاصل میگردد نیز درین موطن ست طریقت و حقیقت کہ محصلان ولایت اند گویا شرائط اند از برائے تحصیلِ حقیقتِ شریعت و تحصیل کمالاتِ نبوّت ولایت را ہمچون طہارت باید دانست و شریعت را ہمچوں صلوٰۃ و طریقت گویا ازالۂ نجاسات حقیقیہ است و در حقیقت ازالۂ نجاسات حکمیہ تا بعد از طہارت کاملہ شایانِ اتیانِ احکام شرعیّہ گردد و قابلیتِ ادائے نماز کہ نہایتِ مراتب قرب ست و ستونِ دین است و معراجِ مومن ست پیدا کند جزو اخیر این کلمۂ مقدّسہ را در رنگِ یافتم بیکران کہ جزو اوّل در جنب آن قطرہ مینمود بلے کمالات ولایت را در جنب کمالات نبوّت ہیچ مقدارے نیست ذرّہ را در جنب آفتاب چہ مقدار بود سبحان اللہ جمعے از کج بینی ولایت را از نبوت افضل دانستہ اند۔

(دفتر دوم حصّہ ششم صفہ ۱۲۶، ۲۷ المکتوب نمبر ۴۶)

ترجمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ﷺ

یہ کلمہ طیبہ طریقت و حقیقت و شریعت کا جامع ہے۔ جب تک سالک نفی کے مقام میں ہے طریقت میں ہے اور جب نفی سے پورے طور پر فارغ ہو جاتا ہے۔ اور تمام ماسوا اس کی نظر سے منتفی ہو جاتا ہے۔ تو طریقت کا معاملہ ختم ہو جاتا ہے اور مقام فنا میں پہنچ جاتا ہے جب نفی کے بعد مقام اثبات میں آتا ہے اور سلوک سے جذبہ کی طرف رغبت کرتا ہے۔ تو مرتبہ حقیقت کے ساتھ متحقق اور بقا کے ساتھ موصوف ہو جاتا ہے۔ اس نفی و اثبات اور اس طریقت و حقیقت اور اس فنا و بقاء اور اس سلوک و جذبہ سے اس پر ولایت کا اسم صادق آتا ہے۔ اور نفس امارگی کو چھوڑ کر مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ اور پاک و صاف بن جاتا ہے۔ پس ولائیت کے کمالات اس کلمہ طیبہ کی جزو اول کے ساتھ جو نفی اثبات سے وابستہ ہیں۔ باقی رہا اس کلمہ مقدسہ کا دوسرا جزو جو حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کو ثابت کرتا ہے۔ یہ دوسرا جزو شریعت کو کامل اور تمام کرنے والا ہے۔ جو کچھ ابتدا اور وسط میں شریعت سے حاصل ہوا تھا وہ شریعت کی صورت تھی اور اس کا اسم و رسم تھا۔ شریعت

marfat.com

کی اصل حقیقت اس مقام میں حاصل ہوتی ہے جو مرتبہ ولایت کے حاصل ہونے کے بعد حاصل ہوتا ہے اور کمالات نبوّت جو کامل تابعداروں کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی وراثت اور تبعیّت کے طور پر حاصل ہوتے ہیں وہ بھی اس مقام میں حاصل ہوتے ہیں۔ طریقت و حقیقت جن سے ولایت حاصل ہوتی ہے۔ شریعت کی حقیقت اور کمالات نبوّت کے حاصل ہونے کے لئے گویا شرائط ہیں۔ ولایت کو طہارت یعنی وضو کی طرح سمجھنا چاہیے۔ اور شریعت کو نماز کی طرح۔ طریقت میں حقیقی نجاستیں دور ہوتی ہیں۔ اور حقیقت میں حکمی نجاستیں مرفع ہوتی ہیں۔ تاکہ کامل طہارت کے بعد احکام شرعیہ کے بجالانے کے لائق ہو جائیں۔ اور اس نماز کے ادا کرنے کی قابلیت حاصل ہو جائے جو مراتب قرب کی نہایت اور دین کا ستون اور مومن کا معراج ہے۔ مجھے کلمہ کا دوسرا جزو دریائے ناپیدا کنار کی طرح معلوم ہوا جس کے مقابلہ پہلا جزو قطرہ کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ ہاں کمالات نبوّت کے مقابلہ میں کمالات ولایت کی کچھ مقدار میں نہیں آفتاب کے مقابلہ میں ذرہ کی کیا مقدار ہے۔ سبحان اللہ بعض لوگ کج بینی سے ولایت کو نبوّت سے افضل جانتے ہیں

کشفِ کفّار استدراج ہے

(۱۲۶)

وکشفِ بعضے از امورِ غیبی کہ در وقت صفائے نفس کفار واہل فسق را دست میدہد استدراج است کہ مقصود از اں خرابی و خسارت آں جماعہ است نجّانا اللہ سبحانہ عن ھٰذہ البلیّۃ بحرمۃ سیّدِ المرسلین علیہ الصّلوات والتسلیمات وعلیٰ اٰلہٖ واٰلِ کُلٍّ۔

(حوالہ دفتر اوّل حصہ چہارم صفحہ ۱۱۹ مکتوب نمبر ۲۶۶)

ترجمہ

بعض امور غیبی کا کشف جو تزکیہ نفس کے وقت کافروں اور فاسقوں کو حاصل ہوتا ہے وہ استدراج ہے۔ جس سے مقصود خود ان لوگوں کی خرابی و خسارا ہے۔ نجّانا اللہ سبحانہ عن ھذہ البلیّۃ بحرمۃ سیّد المرسلین علیہ الصلوات والتسلیمات وعلیٰ آلہ۔ اللہ تعالیٰ سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے طفیل ہم کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔

marfat.com

صحابہ پر طعن کرنا قرآن اور شریعت پر طعن کرنا ہے

(۱۲۷)

بیقین تصوّر فرمایند کہ فساد صحبت مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافرست و بدترین جمیع فرق مبتدعان جمعے اند کہ با اصحاب پیغمبر علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام بغض دارند اللہ تعالےٰ در قرآن مجید خود ایشاں را کفار می نامد لیغیظ بھم الکفّار قرآن و شریعت را اصحاب تبلیغ نمودہ اند اگر ایشان مطعون باشند طعن در قرآن و شریعت لازم می آید قرآن جمع حضرت عثمان رضؓ ست علیہ الرضوان اگر عثمان مطعون ست قرآن ہم مطعون ست عاذنا اللہ سبحانہٗ عمّا یعتقد الزّنادقۃُ۔

دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب نمبر ۵۴ صفحہ ۲۸

(ترجمہ)

یقینی طور پر تصوّر فرمائیں کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت کے فساد سے زیادہ بدتر ہے اور تمام بدعتی فرقوں میں بدتر اس گروہ کے لوگ ہیں جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے اصحاب کے ساتھ بغض رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے کلام میں ان کا نام کفار رکھتا ہے لیغیظ بھم الکفّار قرآن اور شریعت کی تبلیغ اصحابؓ ہی نے کی ہے اور اگر ان پر طعن لگائیں تو قرآن اور شریعت پر طعن آتا ہے قرآن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مطعون ہیں تو قرآن مجید بھی مطعون ہے حق تعالےٰ ان زندیقوں کے ایسے بُرے اعتقاد سے بچائے۔

اولیاء اللہ کی صحبت ریاضتوں سے بہتر ہے

(۱۲۸)

امروز این حصول دولت عظمیٰ وابستہ بتوجہ و اخلاص باین طبقہ علیہ نقشبندیہ است بریاضت شاقہ و مجاہدات شدیدہ آن میسر نگردد کہ بیک صحبت ایشاں حصول یابد چہ در طریق این بزرگواران اندراج نہایت در ہدایت است راوّل صحبت آن می بخشند کہ منتہاں را در نہایت در ہدایت است می افتد طریق این بزرگواران طریق اصحاب کرام است ایشاں را در اوّل صحبت خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات آن کمالات میسر شدند کہ اولیاء امت را شاید در

marfat.com

نہایت میسر شود دایں طریق اندراج نہایت در ہدایت است۔

دفتر اوّل حصّہ دوم مکتوب نمبر ۹۰ صفحہ ۸۲

ترجمہ

آج اس دولت کا حاصل ہونا اس طریقہ علیہ نقشبندیہ کے ساتھ توجہ اور اخلاص پر وابستہ ہے۔ بڑی بڑی سخت ریاضتوں اور مجاہدوں سے اس قدر حاصل نہیں ہوتا جو ان بزرگواروں کی ایک ہی صحبت میں وہ کچھ بخش دیتے ہیں جو دوسرے طریقہ کے منتہیوں کو نہایت میں جاکر حاصل ہوتا ہے اور ان بزرگواروں کا طریق اصحاب کرام کا طریق ہے ان کو خیر البشر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پہلی ہی صحبت میں وہ کمالات حاصل ہوجاتے تھے۔ جو اولیائے اُمت کو نہایت میں شاید ہی میسر ہوں اور یہی ابتدا میں انتہا کے درج ہونے کا طریق ہے۔

طالب اپنے کشف اور خواب پر بھروسہ نہ کرے بلکہ مرشد کا اتباع کرے

مخدوما اگر وقائع را اعتبار بود و بر مقامات اعتماد باشد مریداں را بہ پیراں ہیچ احتیاج نباشد والتزام طریقہ از طریق عبث می افتد چہ ہر مریدی موافق وقائع خود عمل خواہد کرد و مطابق منامات خود

marfat.com

زندگانی خواہد نمود آں وقائع و منامات موافق طریق پیر باشند یا نباشند و مرضی او بوند یا نبوند بریں تقدیر رسلسلۂ پیری و مریدی برہم میخورد و ہر بوالہوسے بوضع خود مستقل میگردد و مرید صادق ہزار وقائع را باوجود پیر بہ نیم جو نمیخرد و طالب رشید بدولت حضور پیر منامات را از اضغاث احلام می شمرد و ہیچ التفات بہ آنہا نمی نماید شیطان لعین دشمنی است قوی منتہیاں از کید او ایمن نیستند و از مکر او ترساں و لرزاں اند از مبتدیاں و متوسطاں چہ گوئید غایۃ ما فی الباب منتہیاں محفوظ اند و از سلطان شیطان مصئون بخلاف مبتدیاں و متوسطاں پس وقائع ایشاں شایان اعتماد نباشند و از مکر دشمن محفوظ نبوند ۔ (دفتر اول حصہ پنجم مکتوب نمبر ۲۷۳ صفحہ ۱۹)

ترجمہ

میرے مخدوم! اگر واقعات کا کچھ اعتبار ہوتا اور منامات اور خوابوں کا کچھ بھروسہ ہوتا تو مریدوں کو پیروں کی حاجت نہ رہتی اور طریق میں سے کسی ایک طریق کا پکڑنا عبث معلوم ہوتا۔ کیونکہ ہر ایک مرید اپنے واقعات کے موافق عمل کر لیتا اور اپنی خوابوں کے مطابق زندگی بسر کر لیتا خواہ وہ واقعات و منامات پیر کے طریقے کے موافق ہوتے یا نہ ہوتے اس تقدیر پر سلسلہ پیری و مریدی درہم برہم ہو جاتا اور ہر بوالہوس اپنی وضع پر مستقل و برقرار ہو جاتا۔ حالانکہ مرید صادق ہزار ہا واقعات کو اپنے پیر کے باوجود نیم جو کے ساتھ نہیں خریدتا اور طالب رشید حضور پیر کی بدولت منامات کو اضغاث احلام یعنی جھوٹی خوابیں جانتا ہے۔ اور کچھ التفات ان کی طرف نہیں کرتا۔ شیطان لعین بڑا بھاری دشمن ہے۔ جب منتہی اس کے مکر سے امن میں نہیں ہیں اور اس کے مکر سے ترساں و لرزاں ہیں۔ تو پھر متوسطوں اور مبتدیوں کا کیا ذکر ہے۔ حاصل کلام یہ کہ منتہی محفوظ ہیں اور شیطان کے غلبہ سے بچے ہوئے ہیں۔ برخلاف مبتدیوں اور متوسطوں کے پس ان کے واقعات اعتماد کے لائق نہیں ہیں۔ اور نہ ہی دشمن کے مکر سے محفوظ ہیں۔

اتباعِ سُنّت عالمِ حقیقت کیلئے ضروری ہے

(۱۳۰)

حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بر جادہ شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ استقامت کرامت فرماید آنچہ لابد است و ناچار تصحیح عقائد است اولاً بموجب آرائی صائبہ اہل سنت و جماعت کہ فرقۂ ناجیہ اند وثانیاً اتیان اعمال است بموجب احکام فقہیہ بعد از دانستن آں احکام از فرائض و سنن و واجبات و مستحبات و حلال و حرام و مکروہ و مشتبہ چوں ایں دو جناح اعتقادی و عملی میسر شد اگر توفیق خداوندے جل سلطانہ

marfat.com

مساعدت نماید میتواند کہ بعالم حقیقت طیران نماید و بے حصول این دو بازو طیران وصول بعالم حقیقت محالست

بیت ؎ محالست سعدی کہ راہ صفا

توان رفت جز در پے مصطفٰےؐ

(دفتر اوّل حصّہ دوم مکتوب نمبر ۴۷ صفحہ ۸۵)

(ترجمہ)

حق تعالیٰ شریعت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے راستہ پر استقامت عطا فرمائے جو کچھ ضروری ہے یہ ہے کہ اوّل فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت کے عقاید کے موافق اپنے عقائد کو درست کریں اور اور پھر احکام فقہی از قسم فرض وسنت و واجب و مستحب وحلال وحرام ومکروہ ومشتبہ جاننے کے بعد ان کے موافق عمل بجالائیں جب یہ اعتقادی اور عملی دو بازو حاصل ہوگئے اور خدا تعالیٰ کی توفیق نے مدد کی تو عالم حقیقت کی طرف پرواز کر سکتے ہیں۔ ورنہ ان دو بازوؤں کے حاصل ہونے کے بغیر عالم حقیقت تک پہنچنا محال ہے۔

مجذوب کی تعظیم

(۱۳۱)

ونیز منقول است کہ شیخ مہنہ ابوسعید ابوالخیر مجلسے داشتند وسیّد اجلّ از اکابر سادات خراسان نیز در مجلس ایشاں نشستہ بودند اتفاقاً درآں اثنا مجذوبے مغلوب الاحوال پیدا شد حضرت شیخ او را بر سید اجل تقدیم دادند سید را ناخوش آمد و پسندید فرمودند کہ تعظیم شما بواسطہ محبت رسول است علیہ الصلوٰۃ والسلام و تعظیم این مجذوب بواسطہ محبت حق سبحانہ ایں قسم تفرقہ را نیز اکابر مستقیم الاحوال تجویز نمی نمایند و غلبہ محبت حق را سبحانہ و تعالیٰ بر محبت رسول او علیہ الصلوٰۃ والسلام از سُکر حال مے دانند و وجز فضولی نمی انگارند. امّا این قدر ہست کہ در مقام کمال کہ مرتبہ ولایت است محبت حق سبحانہ غالب است و در مقام تکمیل کہ نصیبے از مقام نبوت است محبت رسول غالب ثبتنا اللہ سبحانہ علی اطاعۃ الرسول التی ھی عین اطاعۃ اللہ سبحانہ.

(دفتر اوّل حصّہ سوم صفحہ ۲۹ مکتوب نمبر ۱۵۲)

(ترجمہ)

marfat.com

منقول ہے۔ کہ شیخ مہنہ شیخ ابوسعید ابوالخیر ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ اتفاقاً وہاں ایک مغلوب الحال مجذوب آنکلا۔ حضرت شیخ نے ایک خراسانی سیّد پر ترجیح دی تو سید صاحب کو یہ بات ناگوار گزری حضرت شیخ نے سیّد صاحب سے فرمایا کہ آپ کی تعظیم رسول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی محبت کے باعث اور اس مجذوب کی تعظیم حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی محبت کے سبب ہے لیکن مستقیم الاحوال بزرگوار اس قسم کے تفرقہ کو بھی جائز نہیں سمجھتے وہ رسول علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی محبت پر حق تعالےٰ کی محبت کو حالت سکر سمجھتے ہیں ان کے نزدیک یہ مقام بیکار ہے۔ لیکن اس قدر ضرور ہے۔ کہ مرتبۂ کمال میں جو مرتبۂ ولایت ہے۔ حق تعالےٰ کی محبت غالب ہوتی ہے اور مقام تکمیل میں جو مقام نبوت ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت غالب ہوتی ہے۔ ثبّتنا اللہ سبحانہٗ علیٰ اطاعتِ الرسولِ التی ھی عین اطاعت اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی اطاعت پر جو عین اللہ کی اطاعت ہے ثابت قدم رکھے۔

---

marfat.com

ہر حال میں ذکرِ الٰہی کرنا چاہئے

۱۳۲

فرزندان گرامی وقت ابتلا ہرچند تلخ و بے مزہ است امّا اگر فرصت دہند مغتنم است دریں وقت چوں شمارا فرصت دادہ اند۔ حمد خدا جلّ شانہٗ بجا آوردہ متوجہ کار خود باشند و یک لمحہ و لحظہ فراغت برخود تجویز نکنند و یکے از سہ چیز باید کہ خالی ازاں نباشند۔ تلاوت قرآن مجید و ادائے نماز بطول قِرَاءَۃ و تکرار کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ باید کہ بکلمہ لا نفی آلہیہ ہواہائے نفس خود نمایند و دفع مقاصد و مرادات خویش کنند مراد خود طلبیدن دعویٰ الوہیت خود کردن است باید کہ ہیچ مراد را در ساحت سینہ گنجائش نبود و ہیچ ہوسے در متخیلہ نماند تا حقیقتِ بندگی متحقق شود مُراد خود خواستن مستلزم دفع مُراد مولائے خود است و معارضہ کردن است بصاحب خود این معنی مستلزم نفی مولائے خود است و اثبات الوہیت خود قبح این امر را نیک دریافتہ نفی دعویٰ الوہیت خود نمایند تا از نایکلا ہواہا و ہوسہا تمام پاک نہ گردند جز مرادے مولا مرادے نداشتہ باشند این معنی بعنایتہ اللّٰہ سُبحانہٗ امیداست کہ در ایامِ بلا و در اوقات ابتلا بہ سہولت میسّر گردد و در غیر ایں ایام ایں ہواہا و ہوسہا سدّ ہائے سکندریہ است در گوشہ ہا خزیدہ بایں امر مشتغل باشند کہ فرصت مغتنم است در زمانِ فتن اندک را بہ بسیار قبول مے نمایند و در غیر زمانِ فتن ریاضات و مجاہداتِ شاقہ در کار است خبر شرط است ملاقات واقع شود یا نہ نصیحت ہمیں است کہ مُرادے و ہَوَسے نماند والدہ خود را نیز بایں معنیٰ مطلع سازند و دلالت نمایند باقی احوال ایں نشاءہ چوں گزرندہ است چہ در معرضِ بیان آرد برخورداں شفقت دارید بخواندن ترغیب نمایند و اہل حقوق را تا توانید از جانب ما راضی سازید و بدُعاء سلامتی ایمان ممد و مُعاون باشید مکرّر و موکد نوشتہ می شود ایں وقت را بامُورِ لاطائل صرف نکنند و بغیر ذکر الٰہی جلّشانہٗ باید کہ بہ ہیچ چیز نہ پردازند اگرچہ مطالعہ کُتب و تکرار طَلَبہ بود وقت ذکر است ہواہائے نفسانی را کہ الٰہیہ باطلہ اند در تحت لا آرند تا تمام منتفی شوند و ہیچ مرادے و مقصودے در سینہ نماند حتّٰی کہ خلاصی من کہ بالفعل از اہم مقاصد شما است نیز باید کہ مرادِ شما نباشد و بتقدیر و فعل و ارادہٗ او تعالیٰ راضی باشند و بجانب اثبات کلمہ طیبہ غیر از غیب ہویت کہ ورائے ورائے معلومات و متخیلات است ہیچ

marfat.com

نباشد غم حویلی و سرا و چاہ و باغ و کتب و آشیاء دیگر خود سہل است باید کہ ہیچ چیز مزاحم وقت شما نشود و غیر از مرضیات حق جَلّ و علا مراد و مرضی شما نباشد اگر ما میرویم این ہمہ اشیا می رفت گو در حیات ما رفتہ باشد ہیچ فکر نکنند اولیاء این اُمور را باختیار خود گذاشتہ اند ما با اختیار اُو تعالیٰ این امور را بگذاریم و شُکر بجا آریم و اُمید است کہ از مخلصاں باشیم بفتح لام جائیکہ نشستہ اند ہماں را وطن انگارند حیات چند روزہ ہر جا کہ گذرد باید کہ بیاد حق جَلّ شانُہٗ گزرد معاملہ دنیا سہل است متوجہ آخرت باشند والدہ خود را تسلّی بدہند و ترغیب آخرت نمایند۔

(دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب نمبر ۲ صفحہ ۸-۷)

ترجمہ

اے فرزندان عزیز! ابتلا کا وقت اگرچہ تلخ و بے مزہ ہوتا ہے لیکن اگر فرصت دیں تو غنیمت ہے۔ تم کو اب فرصت مل گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لا کر اپنے کام میں لگے رہو اور ایک دم بھی فراغت و آرام اپنے لئے پسند نہ کرو اور تین چیزوں میں سے ایک میں ضرور مشغول رہو۔ قرآن مجید کی تلاوت کرو یا لمبی قرأت کے نماز کو ادا کرو یا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا تکرار کرتے رہو۔ کلمہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ حق تعالیٰ کے سوا تمام جھوٹے خداؤں اور اپنے نفس کی خواہش کی نفی کرنی چاہیئے اور اپنی تمام مرادوں اور مقصودوں کو دفع کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اپنی مراد کا طلب کرنا اپنی الوہیت کا دعویٰ کرنا ہے۔ بلکہ سینہ میں کسی مراد کی گنجائش نہ رہے اور متخیلہ میں کوئی ہوس باقی نہ رہے تاکہ بندگی کی حقیقت حاصل ہو۔ اپنی مراد کو طلب کرنا گویا اپنے مولا کی مراد کو دفع کرنا اور اپنے مالک کے ساتھ مقابلہ کرنا اس امر میں اپنے مولیٰ کی نفی اور اپنے مولا بننے کا اثبات ہے۔ اس امر کی برائی اچھی طرح معلوم کر کے اپنی الوہیت کے دعویٰ کی نفی کرو تاکہ تمام ہوا و ہوس سے کامل طور پر پاک ہو جاؤ اور طلب مولیٰ کے سوا تمہاری کوئی مراد نہ رہے۔ یہ مطلب اللہ تعالیٰ کی عنایت سے بلا و ابتلا کے زمانہ میں بڑی آسانی سے میسر ہو جاتا ہے اور اس زمانہ میں ہوا و ہوس سد سکندری ہے۔ گوشہ میں بیٹھ کر اس کام میں مشغول رہو کہ اب فرصت غنیمت ہے فتنہ کے زمانے میں تھوڑے کام کو بہت اجر کے عوض قبول کر لیتے ہیں اور فتنہ کے زمانہ کے سوا سخت ریاضتیں اور مجاہدے درکار ہیں۔ اطلاع دینا ضروری ہے۔ شاید ملاقات ہو یا نہ ہو یہی نصیحت ہے کہ کوئی مراد و ہوس نہ رہے۔ اپنی والدہ کو بھی اس امر پر اطلاع دے دو اور اسے اس پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دو۔ باقی احوال چونکہ یہ جہان فانی اور گزرنے والا ہے کیا لکھے جائیں چھوٹوں پر شفقت رکھو اور ان کو پڑھنے کی ترغیب دو اور جہاں تک ہو سکے تمام اہل حقوق کو ہماری طرف راضی کرو اور ایمان کی

marfat.com

سلامتی کی دُعا سے ممد و معاون رہو، بار بار یہی لکھا جاتا ہے کہ اس وقت کو بے ہودہ امور میں ضائع نہ کرو۔ اور ذکر الٰہی کے سوا کسی کام میں مشغول نہ ہو، اب کتابوں کے مطالعہ اور طلباء کے تکرار کا وقت نہیں ہے۔ اب ذکر کا وقت ہے، تمام نفسانی خواہشوں کو جو جھوٹے خدا ہیں لا کے نیچے لا کر سب کی نفی کر دو۔ اور کوئی مراد و مقصود سینے میں نہ رہنے دو۔ حتیٰ کہ میری خلاصی بھی جو کہ تمہارے لئے نہایت ضروری ہے تمہاری مراد و مطلوب نہ ہو اور حق تعالیٰ کی تقدیر اور فعل اور ارادہ پر راضی ہو۔ اور کلمہ طیبہ کے اثبات کی جانب میں غیب ہویت کے سوا جو تمام معلومات و متخیلات کے وراء الوراء ہے، کچھ نہ رہے حویلی و سرائے و چاہ و باغ اور کتابوں اور دوسری تمام اشیاء کا غم سہل ہے۔ ان میں سے کوئی چیز تمہارے وقت کی مانع نہ ہو اور حق تعالیٰ کی مرضیات کے سوا تمہاری کوئی مراد و مرضی نہ رہے۔ ہم اگر مر جاتے تو یہ چیزیں بھی چلی جاتیں بہتر ہے کہ ہماری زندگی میں چلی جائیں تاکہ کوئی فکر نہ رہے۔ اولیاء نے ان امور کو اپنے اختیار سے چھوڑا ہے۔ ہم حق تعالیٰ کے اختیار سے ان امور کو چھوڑ دیں اور شکر بجا لائیں۔ امید ہے کہ مخلصین بفتح لام میں سے ہو جائیں گے جہاں تم بیٹھے ہو اسی کو اپنا وطن خیال کرو۔ چند روزہ زندگی جہاں گزرے یادِ حق میں گزر جائے، دنیا کا معاملہ آسان ہے، اس کو چھوڑ کر آخرت کی طرف متوجہ رہو اور اپنی والدہ کو تسلی اور آخرت کی ترغیب دو۔

(۱۳۳) نوافل کی نسبت فرائض پر زیادہ توجہ دی جائے

در ادائے فرائض اہتمام تمام باید نمود و در حِلّ و حرمت نیک احتیاط باید فرمود عبادات نافلہ در جنب عبادات فرائض کالمطروح فی الطریق اند و از اعتبار ساقط اند اکثر مردم ایں وقت در ترویج نوافل اند و در تخریب فرائض در ایتان نوافل عبادات اہتمام دارند و فرائض را خوار و بے اعتبار شمرند مبلغ کلی بتقریب بستحق و غیر مستحق بدہند اما یک جتیل در ادائے زکوٰۃ ایشاں را در مصرف دادن متعسرست نمیدانند کہ یک جتیل در زکوٰۃ دادن بر ہزار تکلیاتے صدقہ نافلہ است در ادائے زکوٰۃ مجرد امتثال امر مولیٰ است جل سلطانہٗ و در صدقہ نافلہ بسیار است کہ منشاء آں ہوائے نفسانی بود لہٰذا در فرض ریا را گنجائش نیست و در نفل جولانگاہ ریا است از ینجاست کہ در ادائے زکوٰۃ اظہار اولیٰ است کہ نفی تہمت نماید و در صدقہ نافلہ استتار بہتر است کہ الیق بقبول ست بالجملہ از التزام احکام شریعہ چارہ نیست تا از مضرت دنیا رستگاری متصور شود اگر بہ حقیقت ترک دنیا میسر نگردد از ترک حکم دنیا کوتہی نکنند و آں التزام شریعت است در اقوال و افعال۔ واللہ سُبحانہٗ الموفق والسّلام علیٰ مَنِ اتّبع الھُدیٰ۔ (دفتر دوم حصہ ہفتم صفحہ ۸۳-۸۲ مکتوب نمبر ۸۲)

marfat.com

اداۓ فرائض میں خصوصاً کوشش کرنی چاہیئے اور حلت و حرمت میں بڑی احتیاط برتنی چاہیئے اور عبادات نوافل کو عبادات فرائض کے مقابلہ میں خس و خاشاک کی طرح بے اعتبار جاننا چاہیئے۔ اس زمانہ میں لوگ نفلوں کو رواج دیتے ہیں۔ اور فرائض کو خراب کرتے ہیں۔ یعنی نوافل کے ادا کرنے میں بڑی کوشش کرتے ہیں۔ اور فرائض کو بے اعتبار جانتے ہیں۔

سب کا سب روپیہ وقت بے وقت مستحق اور غیر مستحق لوگوں میں خیرات کر دیتے ہیں۔ لیکن ایک حبہ زکوٰۃ کے طور پر خرچ نہیں کرتے۔ یہ نہیں جانتے کہ ایک حبہ بطور زکوٰۃ مصرف شرعیہ کے مطابق دینا صدہا صدقہ سے نافع اور بہتر ہے۔ کیونکہ اداۓ زکوٰۃ میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے۔ اور صدقہ میں اکثر ہواۓ نفسانی کی تابعداری پس اس لئے فرض میں ریا کی گنجائش نہیں۔ اور نوافل میں ریا کا دخل ہے۔ یہی سبب ہے کہ زکوٰۃ کو ظاہر کر کے دینا بہتر ہے۔ تاکہ تہمت دُور ہو جائے۔ اور صدقہ چھپا کر دینا بہتر ہے جو قبولیت کے لئے مناسب ہے۔

غرض جب تک احکام شرعیہ کو لازم نہ پکڑیں۔ جب تک دُنیا کی مضرت سے نہیں بچ سکتے۔ اگر دنیا کی ترک حقیقی میسّر نہ ہو۔ تو ترک حکمی میں کوتاہی نہ کرنی چاہیئے۔ نیز اقوال و افعال میں شریعت کے احکام پر نظر رکھنا لازمی ہے۔ واللہ سبحانہٗ الموفق والسّلامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الھُدٰی۔ سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا۔

ہر مقام پر اتباع سنت ضروری ہے

۱۳۴

مراد از کمال شر و نقص علم ذوقی ست نہ آنکہ بہ شرارت و نقص متصف شود صاحب ایں علم متخلق باخلاق اللہ ست تَعَالٰی شَانُہٗ وَتَقَدَّس۔ ایں علم ہم از جملۂ ثمرات آں تخلق ست شرارت و نقص را دراں وطن چہ مجال جز آنکہ علم بآں متعلق شود ایں علم بواسطۂ شہود تام بخیر محض است کہ در جنب آں ہمہ شر می نماید ایں بعد از فرود آمدن نفس مطمئنہ است بمقام خود۔ ہذا۔ تا ایں قسم خود را بر زمین نزند و کارش تا بایں انجام نرسد از کمال مولاۓ خود جل شانہٗ بے نصیب ست تکیف کہ خود را عین مولا داند و صفات خود را صفات او نگارد

marfat.com

تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۔ ایں الحاد در اسما و صفات ست ارباب ایں در زمرہ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِیْ اَسْمَآئِهٖ داخل اند نہ آنکہ ہر کہ جذبہ او بر سلوک او مقدم ست از محبوبین ست لیکن تقدم جذبہ شرط است در محبوبیت آرے در ہر جذبہ نحوے از محبوبیت حاصل است کہ جذب بے آن نمی شود و آں معنی از عوارض پیدا شدہ است ذاتی نیست آں معنی ذاتی غیر معلل ست بشَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَآءِ چنانکہ ہر منتہی را آخر جذبہ میسر ست اما داخل زمرہ محبان است بواسطۂ عارض معنی محبوبیت پیدا شدہ است دَهُوَ لَايَكْفِيْ فِيْهِ و آں عارض تزکیہ و تصفیہ است و در بعضے مبتدیان اتباع آں سرور علیہ الصلوۃ والسلام وَلَوْ بِالْجُمْلَةِ باعثِ حصول آں معنی فی الجملہ است بلکہ در منتہی ہم اتباع ست و بس و در محبوبان ظہور آں معنی ذاتی فضلی نیز وابستہ باتباع آں سرور عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ و اسمے کہ ربّ اوست مناسب اسمیکہ رب آنحضرت ست علیہ الصلوۃ والسلام والتحیۃ واقع شدہ است در حقِ ایں خصوصیت و از آنجا ایں سعادت اکتساب کردہ۔ (دفتر اول حصہ اول صفحہ ۱۹-۱۸، مکتوب ۹)

ترجمہ

کمال شر اور نقص سے مراد اس کا علم ذوقی ہے نہ یہ کہ شرارت و نقص سے متصف ہو، اس علم والا اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے متخلق ہے اور یہ علم بھی اسی تخلق کے ثمروں میں سے ہے شرارت و نقص کو اس مقام میں کیا مجال ہے۔ سوائے اس کے کہ علم اس کے متعلق ہو۔ یہ علم شہود تام کی وجہ سے خیر محض ہے کہ جس کے پہلو میں سب کچھ شر دکھائی دیتا ہے۔ یہ معاملہ نفس مطمئنہ کے اپنے مقام پر اتر آنے کے بعد ہے۔ پس بندہ جب تک اس طرح اپنے آپ کو زمین پر نہ ڈالے اور کام یہاں تک نہ پہنچائے، اپنے مولا جلشانہٗ کے کمال سے بے نصیب ہے۔ پس اس کا حال ہوگا جو اپنے آپ کو عین مولا جانے اور اپنی صفات کو اس ذات پاک کی صفات خیال کرے تعالی اللّٰہ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔ (اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بہت بلند ہے)، یہ امر اسماو صفات میں الحاد و زندقہ ہے۔ اس عقیدے والے لوگ اس گروہ میں شامل ہیں۔ جن کے حق میں یہ آیت ہے وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِیْ اَسْمَآئِهٖ (ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں)، یہ نہیں کہ جس کا جذبہ سلوک پر مقدم ہے۔ محبوبین میں سے ہے۔ لیکن محبوبیت میں جذبہ کا اول ہونا شرط ہے، ہاں ہر جذبہ میں محبوبیت کے ایک قسم کے معنی حاصل ہیں کہ جن کے بغیر جذبہ نہیں ہوتا اور وہ معنی عوارض سے پیدا ہوئے ہیں ذاتی نہیں ہیں۔ اور وہ ذاتی معنی کسی شے سے معلل اور وابستہ نہیں ہیں، جس طرح ہر منتہی کو آخر جذبہ حاصل ہے لیکن محبوں کے زمرہ میں داخل ہے، نہ زمرہ محبوبین

marfat.com

میں اسی طرح عارض کے سبب محبوبیت کے معنی پیدا ہوئے۔ اور یہ بات اس کے حق میں کافی نہیں ہے اور وہ عارض تصفیہ اور تزکیہ ہے اور بعض مبتدیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اگرچہ بعض امور میں ہو۔ مجمل طور پر اس معنے کے حاصل ہونے کا باعث ہے بلکہ منتہی میں بھی اتباع ہی ہے اور محبوبوں میں ان ذاتی فضلی معنوں کا ظہور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی مناسبت کی وجہ سے ہیں اور وہ اسم جو اس کا رب ہے اس خصوصیت کے حق میں اسی رسم کے مناسب واقع ہوا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب ہے اور وہاں سے یہ سعادت حاصل کی ہے۔

۱۳۵ شریعت، صورت اور حقیقت

کہ شریعت را صورتے است و حقیقتے صورتش آں ست کہ علماء ظواہر بیان آں متکفل اند و حقیقتش آں کہ صوفیہ علیہ باں ممتاز اند نہایت عروج صورت شریعت تا نہایت سلسلہ ممکنات است بعد ازاں اگر در مراتب وجوب سیر واقع شود صورت با حقیقت ممتزج خواہد بود و ایں معاملہ امتزاج نیز تا عروج بشان علم است کہ مبداء تعیّن سیّد البشر است عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلَوٰاتُ وَالتسلیمات بعدازاں اگر ترقی واقع شود صورت وحقیقت ہر دو وداع خواہند نمود و معاملہ عارف ایشاں الحیوٰۃ خواہد افتاد ایں شان عظیم الشان را باعالم ہیچ مناسبتے نیست از شیونات حقیقۃ است کہ گرد اضافت آں ترسیدہ است تا تعلقے باعالم پیدا کند و ایں شان دروازہ مخصوص است و مقدمہ مطلوب دریں موطن عارف خودرا از دائرہ شریعت بیرون می یابد اما چوں محفوظ است دقیقہ از دقائق شریعت فرو نمی گزارد

(حوالہ: دفتر اول حصہ سوم صفحہ ۵۸۔ مکتوب ۱۶۲)

ترجمہ

شریعت کے لئے ایک صورت یعنی ظاہر ہے اور ایک حقیقت یعنی باطن ہے۔ اس کی صورت وہ ہے جو علمائے ظاہر اس کے بیان کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اور اس کی حقیقت وہ ہے جس سے صوفیہ علیہ ممتاز ہیں۔ شریعت کی صورت کا نہایت عروج سلسلہ ممکنات کی نہایت تک ہے۔ بعدازاں اگر وجوب کے مرتبوں میں سیر واقع ہو تو صورت حقیقت کے ساتھ مل جائے گی اور اس آمیزش کا معاملہ بھی شان علم کے عروج تک ہے جو سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعین کا مبداء ہے، اس کے بعد اگر ترقی واقع ہو تو صورت وحقیقت دونوں کو وداع کریں گے اور عارف کا معاملہ شان حیات سے جا پڑے گا اور اس

marfat.com

عظیم الشان شان کو عالم کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں ہے۔ یہ شان حقیقی شیونات سے ہے جس کو اضافت کی گرد نہیں پہنچی تا کہ جہاں سے تعلق پیدا کرے۔ اور یہ شان مقصود کا دروازہ اور مطلوب کا مقدمہ ہے۔ اس مقام میں عارف اپنے آپ کو دائرہ شریعت سے باہر پاتا ہے۔ لیکن چونکہ محفوظ ہے اس لئے شریعت کے دقائق میں سے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتا۔

جلال خداوندی

(۱۳۶)

سعادت آثار فقرہ در صحیفہ گرامی اندراج یافتہ بود کہ خدیو نشائتین این نعمت ست کہ مخصوص بحضرت واجب الوجود است جل سلطانہ عبد مملوک لایقدر علی شیئ را چہ رسد کہ بوجہ از وجوہ بخداوند خود جل سلطانہ مشارکت جوید و در راہ خداوندی پوئید علی الخصوص در نشاء اخرویہ کہ مالکیہ وملکیہ چہ بطریق حقیقت وچہ بطریق مجاز مخصوص بہ حضرت مالک یوم الدین ست حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ در روز قیامت ندا در دہد کہ لِمَنِ الملك اليوم وخود در جواب آں فرماید لِلّٰہِ الْوَاحِدِ القهار عباد را دراں روز غیر از ہول ودہشت متحقق نیست وجز حسرت وندامت متصور نہ اللہ تعالیٰ در قرآن مجید خود از شدت آں روز واز غایت اضطراب خلائق خبر مے دہد حیث قال تبارك وتعالیٰ ۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْئٌ عظیم يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۔

ے دراں روز کز فعل پرسند و قول — اولوالعزم را دل بلرزد زہول
ے بجائیکہ دہشت برند انبیاء — تو عذر گناہ را چہ داری بیا

(بحوالہ مکتوب نمبر ۴۷ صفحہ نمبر ۱۹۱ حصہ دوم دفتر اول)

(ترجمہ)

اے میرے سعادت مند! آپ کے مکتوب کے کسی فقرہ میں لکھا ہوا تھا کہ خدیو نشائتین یعنی دونوں جہاں کا بادشاہ۔ یہ ایسی نعمت اور تعریف ہے جو حضرت واجب الوجود جل شانہ، سے مخصوص ہے۔ بندۂ مملوک کو جو کسی شے پر قادر نہیں ہے کیا لائق ہے کہ کسی وجہ سے خدائے تعالیٰ کے ساتھ شرکت کرے اور خداوندی کے راستہ پر چلے۔ خاص کر عالم آخرت میں کہ ملکیت اور مالکیت حقیقی اور مجازی حضرت مالک یوم الدین

marfat.com

سے مخصوص ہے۔ حضرت حق تعالیٰ قیامت کے دن پکارے گا۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۔ آج یہ کس کا ملک ہے اور خود ہی جواب میں فرمائے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اللہ واحد قہار کا ہے۔ اس دن بندوں پر ڈر اور خوف چھایا ہوگا اور حسرت و ندامت کے سوا کچھ متصور نہ ہوگا۔ حق تعالیٰ قرآن مجید میں اس دن کی سختی اور مخلوقات کی بیقراری سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۔ بے شک قیامت کا زلزلہ بڑا سخت ہے۔ اس دن سب دودھ پلانے والیاں اپنے بچوں کو بھول جائے گی اور ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا اور لوگ مستوں کی طرح لڑکھڑاتے نظر آئیں گے حالانکہ وہ مست نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے۔

حشر کو پوچھیں گے جس دم فعل سے اور قول سے
کانپ جائیں گے اولوالعزموں کے دل واں ہول سے
جس جگہ ڈر جائیں گے دہشت کے مارے انبیاء
تو گناہ کا عذر کیا لائے گا پھر بتلا بھلا

اکابرِ این طریقہ علیّہ از ذکرِ جہر اجتناب فرمودہ زاندے بذکرِ قلبی دلالت نمودہ اند و از سماع و رقص وجد و تواجد کہ در زمانِ آں سرور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام و در زمانِ خلفائے راشدین نبودہ علیہم الرّضوان منع فرمودہ و خلوت و اربعین کہ در صدرِ اوّل نبودہ بجائی آں خلوت در انجمن اختیار کردہ لاجرم نتائج عظیم بریں التزام مرتب گشتہ است و ثمرات کثیرہ برآں اجتناب متفرع شدہ ازیں جاست کہ نہایت دیگراں در بدایت ایں بزرگواراں مندرج است و نسبت ایشاں فوق ہمہ نسبت ہا آمدہ کلام ایشاں دوائے امراضِ قلبیہ است و نظرِ شان شفائی عللِ معنویہ توجّہ جمیلہ ایشاں طالبان را از گرفتاری کونین نجات بخشد و ہمت رفیع شان مریداراں را از حضیض امکان بذروۂ وجوب می برد۔ ؎

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارند

کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

(مکتوب نمبر ۱۶۸ دفتر اول حصہ سوم صفحہ ۵۲)

ترجمہ

اس طریقہ علیہ کے بزرگوں نے ذکر جہر سے پرہیز فرمائی ہے۔ اور ذکر قلبی کی رہنمائی کی ہے۔ اور سماع و رقص و تواجد سے جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں نہ تھے ان سے منع کیا ہے اور خلوت و چلہ جو صدر اول میں نہ تھا۔ اس کی بجائے خلوت در انجمن اختیار کیا ہے اسی سبب سے بڑے بڑے نتیجے اس التزام پر مترتب ہوتے ہیں۔ اور بہت قسم کے فائدے اس اجتناب سے حاصل ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دوسروں کی نہایت ان بزرگواروں کی ابتدا میں مندرج ہے۔ اور ان کی نسبت سب نسبتوں سے بڑھ کر ہے۔ ان کی کلام دلی مرضوں کی دوا ہے اور ان کی نظر باطنی امراض کی شفا ہے ان کی بزرگ توجہ طالبوں کو دونوں جہان کی گرفتاری سے نجات بخشتی ہے اور ان کی بلند ہمت مریدوں کو امکان کی پستی سے وجوب کی بلندی تک پہنچاتی ہے۔ ؎

عجب ہی قافلہ سالار ہیں یہ نقشبند

کہ لے جاتے ہیں بپوشیدہ حرم تک قافلہ کو

احوال آخرت کا تذکرہ دنیا سے بہتر ہے

(۱۳۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات میرساند در ینمت از احوال باطن خود خبر معتد بہ نوشتہ آمد تا باعث فرحت باشد او دنیا لاطائل است دنیا و مافیہا کرای آن نمیکنند کہ تذکر احوال آخرت را گذاشتہ کسی بجشویات اشتغال نماید ہر چند نیت شما بخیر خواہد بود اما حسنات الابرار سیئات المقربین شنیدہ باشند بہر حال متوجہ احوال باشند و طفیلی را ضروری دانند و الضرورۃ تقدر بقدرہا للہ سبحانہ الحمد و المنۃ کہ فقرای اینجای ہر چند رزق معلوم ندارند اما بی سعی و بے کوشش بفراغت و وسعت میگذرانند زیادہ از قدر کفاف میرسد و نو بنو روزی نو بہ نو وقت ماست۔ باقی احوال این حدود مستوجب حمد است درین چند ماہ وبا عود کردہ بود کہ بکہ اجل او رسیدہ بود مُرد و حالا برطرف شدہ است اللہ سبحانہ الحمد والمنۃ علی جمیع النعماء والسلام۔

مکتوب ۶۵ دفتر دوم صفحہ ۱۲۳ حصہ ہفتم

(ترجمہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حمد و صلوٰۃ اور دعا کے بعد واضح ہو کہ آپ نے اتنی مدت سے اپنے باطنی احوال کی بحثیہ خبر نہیں لکھی تاکہ خوشی کا باعث ہوتی۔ دنیا و مافیہا بے فائدہ اور بے ہودہ امور ہیں۔ اس لائق نہیں ہیں کہ انسان آخرت کے احوال کا تذکرہ چھوڑ کر اپنے بیہودہ کاروباروں میں مشغول رہے اگرچہ آپ کی نیت نیک ہو گی مگر آپ نے سنا ہی ہو گا کہ حسنات الابرار سیئات المقربین۔ (ابرار کی نیکیاں مقربوں کے گناہ ہیں) بہر صورت اپنے احوال کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور طفیلی کو ضروری نہ جاننے چاہیئں الضرورۃ تتقدر بقدرہا ضرورت بقدر ضرورت ہونی چاہیئے) اللہ تعالےٰ کی حمد اور اس کا احسان ہے کہ یہاں کے فقراء اگرچہ رزق معلوم نہیں رکھتے لیکن سعی و کوشش کے بغیر فراغت و وسعت سے گزارہ کر رہے ہیں۔ قدر کفاف یعنی کفایت سے زیادہ رزق پہنچ رہا ہے ہر دو ز نئی روزی آجاتی ہے۔ اس طرف کے باقی احوال حمد کے لائق ہیں پچھلے چند مہینوں میں پھر وبا کا غلبہ ہو گیا تھا۔ جس جس کی اجل آچکی تھی مر گئے۔ اب وبا دور ہو گئی ہے ہر حال میں اللہ تعالےٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر اور احسان ہے۔ والسلام

marfat.com

امام ابو حنیفہؒ کا مسلک افضل ترین ہے

(۱۳۹)

پس سواد اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشان ضال و مبتدع باشند بلکہ از جرگہ اہل اسلام بیرون بوند ایں ہم عقاد نکند مگر جاہلی کہ از جہل خود بیخبر است یا زندیقی کہ مقصودش ابطال شطر دین است۔ ناقصی چند احادیث را یاد گرفتہ اند و احکام شریعت را منحصر دراں ساختہ اند ماورائے معلوم خود را نفی می نمایند و آنچہ نزد ایشان ثابت نشدہ منتفی میسازند ؎

چو آن کرمی کہ در سنگ نہاں است ٭ زمین و آسمان او ہما نست

وائے ہزار وائے از تعصبہائے بارد ایشان و از نظر ہائے فاسد ایشان بانی فقہ ابو حنیفہ است و سہ حصہ از فقہ او را مسلم داشتہ اند و در ربع باقی ہمہ شرکت دارند با وے در فقہ صاحب خانہ او ست و دیگراں ہمہ عیال وی اند باوجود التزام ایں مذہب مرا با امام شافعی گویا محبت ذاتی است و بزرگ می دانم لہذا در بعضی اعمال نافلہ تقلید مذہب او مینا ئم اما چہ کنم کہ دیگر آنرا باوجود وفور علم و کمال تقوی در جنب امام ابی حنیفہ در رنگ طفلاں می یابم و الامر الی اللہ سبحانہ بر سر اصل سخن رویم و گوییم کہ بالا گذشتہ است کہ اختلاف احکام اجتہادیہ اگرچہ آن اختلاف از پیغمبر صادر شود مستلزم نسخ نیست بخلاف اختلاف در احکام کتاب و سنت کہ موجب نسخ است کما مر ایضاً تحقیقہ پس مقرر شد کہ معتبر در اثبات احکام شرعیہ کتاب و سنت است و قیاس مجتہدان و اجماع امت نیز مثبت احکام است۔ (دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب نمبر ۵۵ صفحہ ۱۵)

(ترجمہ)

ترجمہ:۔ تو ان کے فاسد خیال کے مطابق اسلام کا ایک سواد اعظم گمراہ اور بدعتی بلکہ گروہ اسلام سے باہر ہے اس قسم کا اعتقاد وہ بے وقوف جاہل کرتا ہے جو اپنی جہالت سے بے خبر ہے یا وہ زندیق جس کا مقصود یہ ہے کہ اسلام کا نصف حصہ باطل ہو جائے ان چند ناقصوں نے چند حدیثوں کو یاد کر لیا ہے اور شریعت کے احکام کو انہی پر موقوف رکھا ہے اور اپنے معلوم کے ماسوا سب کی نفی کرتے ہیں اور جو کچھ ان کے نزدیک ثابت نہیں ہوا اس کا انکار کر دیتے ہیں۔

marfat.com

وہ کیڑا جو پتھروں میں نہاں ہے۔ وہی اس کا زمین و آسمان ہے

ان کے بے ہودہ تعصبوں اور فاسد نظروں پر ہزار ہا افسوس ہے فقہ کا بانی حضرت ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ ہے اور فقہ کے تین حصے اس کو مسلم ہیں اور باقی چوتھے حصے میں سب شریک ہیں۔ فقہ میں صاحب خانہ وہی ہے اور دوسرے سب اس کے عیال ہیں باوجود اس مذہب کے التزام کے مجھے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے محبتِ ذاتی ہے اور میں اس کو بزرگ جانتا ہوں اسی واسطے بعض اعمال نافلہ میں اس کے مذہب کی تقلید کرتا ہوں لیکن کیا کروں کہ دوسرے لوگ باوجود کمال علم و تقویٰ کے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمتہ کے مقابلہ میں بچوں کی طرح نظر آتے ہیں والامر الی اللہ سبحانہ (اور اصلی پوری حقیقت اللہ تعالےٰ ہی جانتے ہیں) اب ہم اصلی بات کو بیان کرتے اور کہتے ہیں کہ اوپر گزر چکا ہے کہ احکام اجتہادیہ کا اختلاف اگرچہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صادر ہو نسخ کو مستلزم نہیں برخلاف کتاب و سنت کے احکام کے اختلاف کے جو نسخ کا موجب ہے جیسے کہ اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ احکام شرعیہ کے ثابت کرنے میں معتبر کتاب و سنت ہے اور مجتہدوں کا قیاس اور اجماع امت بھی حقیقت میں احکام کے مثبت ہیں۔

marfat.com

تلاوت کے درجات

پس قریب ترین اشیاء بجناب قدس خداوندی جلّ سلطانہ قرآن مجید باشد و ظاہر ترین صفات واجبی ہم اوست حتی سرحلقات کہ گردے از ظلمت بوئے نرسیدہ است و خس و خاشاک تقدیم و تاخیر را در چشم محجوباں انداختہ با صالت خود در عالم ظلال جلوہ گر گشتہ لہٰذا افضل عبادات تلاوت قرآن مجید آمد و شفاعت او مقبول ترین شفاعت دیگراں گشت چہ شفاعت مَلَکِ مقرب و چہ شفاعت نبی مرسل نتائج و ثمرات کہ بر تلاوت قرآنی مترتب میشود چہ تفصیل آں نوائد محمود لسباست کہ تالی را بر داشتہ بدرجاتے بردہ است کہ در آنجا گنجائش متصور نیست۔ (دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۰۰ حصہ نہم صفحہ نمبر ۱۰)

ترجمہ

پس خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں تمام اشیاء سے مقبول ترین قرآن مجید ہے۔ اور حق تعالےٰ کی صفات عالیہ سے ظاہر بھی یہی صفت ہے جس کو ظلمت کی گرد بھی نہیں لگی۔ اور تقدیم و تاخیر کے خس و خاشاک کو محجوبوں کی آنکھ میں ڈال کر اپنی اصالت کے ساتھ عالم ظلال میں جلوہ گر ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ تمام عبادات سے افضل ترین قرآن مجید کی تلاوت ہے۔ اور اس کی شفاعت دوسروں کی شفاعت سے زیادہ مقبول ہے، خواہ ملک مقرب کی شفاعت ہو۔ اور خواہ نبی مرسل کی اور وہ نتائج و ثمرات جو قرآن مجید کی تلاوت پر مترتب ہوتے ہیں۔ تفصیل کے محتاج نہیں۔ لبا اوقات تلاوت کرنے والے کو ایسے بلند درجات تک لے جاتا ہے۔ کہ وہاں بال کی بھی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

اثناء التحیات میں انگشت نہیں اٹھانا چاہیئے

پرسیدہ بودند در مادۂ تجویز اشارت سبابہ ملازمان مرحومی مولانا علم اللہ رسالہ نوشتہ اند فرستادہ شدہ است دریں باب ہر چند اشارت شود مخدوما احادیث نبوی علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام در باب جواز اشارت سبابہ بسیار وارد شدہ اند و بعضے از روایات فقہیہ

حنفیہ نیز دریں باب آمدہ چنانچہ مولانا در رسالہ ایراد نمودہ است و چون در کتب فقہ حنفی نیک ملاحظہ نمودہ می آید معلوم می شود کہ روایات جواز اشارت غیر روایات اصولست و غیر ظاہر مذہب است و آن چہ امام محمد شیبانی گفتہ کان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یشیر ونصنع کما یصنع النبیّ علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسّلام ثمّ قال ھذا قولی وقول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما از روایات نوادر است نہ روایات اصول فی الفتاوی الغرائب فی المحیط ھل یشیر باصبعہ السبّابۃ من یدہٖ الیمنٰی لم یذکر محمّد ھذہٖ المسئلۃ فی الاصل وقد اختلف المشائخ فیہ منھم من قال لا یشیر ومنھم من قال یشیر وذکر محمد فی غیر روایۃ الاصول حدیثاً عن النبیّ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم انّہٗ کان یشیر ثمّ قال ھذا قولی وقول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقد قیل انّہ سنّۃ وقیل مستحبّ ثمّ قال فیھا ھذا ما ذکروا والصّحیح انّ الاشارۃ حرام وفی السّراجیۃ ویکرہ ان یشیر بالسّبابۃ فی الصّلوٰۃ عند قولہٖ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ ھو المختار۔ (دفتر اوّل حصّہ پنجم مکتوب نمبر ۳۱۲ صفحہ ۶۳)

(ترجمہ)

آپ نے اشارہ سبابہ کے جواز کے بارہ میں پوچھا تھا اس بارہ میں مولانا علم اللہ مرحوم کا رسالہ لکھا ہوا ارسال کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل میں لائیں، میرے مخدوما اشارہ سبابہ کے جواز کے بارہ میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بہت وارد ہیں اور فقہ حنفی کی بعض روایت بھی اسی بارے میں آئی ہیں جیسے کہ مولانا نے رسالہ میں لکھی ہیں اور جب فقہ حنفی کی کتابوں میں اچھی طرح ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اشارہ کے جواز کی روایتیں اصول کی روایتوں اور ظاہر مذہب کے برخلاف ہیں۔ اور یہ جو امام محمد شیبانی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے اس واسطے ہم بھی اشارہ کرتے ہیں اور ہم بھی کرتے ہیں جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ پھر اس نے کہا کہ یہ میرا اور ابو حنیفہ کا قول ہے امام شیبانی کا یہ قول روایات نوادر سے ہے نہ روایات اصول سے جیسے کہ فتاوے غرائب میں ہے اور محیط میں اسطرح آیا ہے کہ دائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی سے اشارہ کریں یا نہ کریں اصل میں امام محمدؒ نے اس مسئلہ کا ذکر ہی نہیں کیا۔ البتہ مشائخ کا اس میں اختلاف ہے ان میں سے بعض نے کہا ہے کہ اشارہ نہ کریں اور بعض نے کہا ہے کہ اشارہ کریں۔ اور امام محمد نے روایت اصول کے سوا اور روایت میں ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے پھر امام نے کہا کہ یہ میرا اور امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے اور بعض نے کہا کہ یہ سنت ہے اور بعض

marfat.com

نے کہا کہ مستحب ہے پھر کہا ہے کہ فتاوے غرائب میں فقہا نے اس طرح ذکر کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ اشارہ حرام ہے
اور سراجیہ میں اس طرح ہے کہ نماز میں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کے وقت
سبابہ کا اشارہ مکروہ ہے۔ کیونکہ یہی مختار ہے۔

فضل الٰہی، کمال متابعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے

خیر را شرو کمال را نقص آئینہ آمد پس در ہر چہ نقص و شرارت بیشتر نمایندگی خیر و کمال زیادہ تر عجائب کار و بار ست این ذم معنی مدح پیدا کرد و این شرارت و نقصان محل خیر و کمال گشت پس لاجرم مقام عبدیت فوق جمیع مقامات باشد چہ این معنی در مقام عبدیت اتم و اکمل ست محبوبانرا باین مقام مشرف میسازند محبان بذوق شہود متلذ ذ اند التذاذ در بندگی و اُنس بآن مخصوص بمحبوبان ست اُنس محبان بمشاہدہ محبوب ست و اُنس محبوبان بہ بندگی محبوب و ریں اُنس ایشان را باین دولت می سانند و باین نعمت میسازند شہسوار یکہ تاز این میدان آن سرور دنیا و دین و سید اولین و آخرین حبیب رب العالمین ست علیہ من الصلوٰۃ اتمہا و من التحیات اکملہا وکسے را کہ بحض فضل خواہند کہ باین دولت رسانند او را بکمال متابعت آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام متحقق میسازند و بتوسل آن بآن ذروۂ علیا مے برند۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم (دفتر اول حصہ اوّل مکتوب نمبر ۹ صفحہ ۱۸)

ترجمہ

خیر کے لئے شر اور کمال کے لئے نقص بمنزلہ آئینے کے ہے پس جس چیز میں نقص و شرارت زیادہ ہو گا اسی قدر خیر و کمال اس میں زیادہ نمایاں ہو گا عجب معاملہ ہے کہ اس ذم نے مدح کے معنی پیدا کئے اور یہ شرارت و نقصان خیر و کمال کا محل ہو گیا پس یہی وجہ ہے کہ مقام عبدیت تمام مقامات سے بلند ہے کیونکہ یہ معنی مقام عبدیت میں کامل اور پورے طور پر پائے جاتے ہیں۔ محبوبوں کو اس مقام سے مشرف فرماتے ہیں اور محب شہود کے ذوق سے لذت پاتے ہیں۔ بندگی میں لذت کا حاصل ہونا اور اس کے ساتھ اُنس پکڑنا محبوبوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ محبوں کا اُنس محبوب کے مشاہدہ میں ہے محبوبوں کا اُنس محب کی بندگی میں اس اُنس میں ان

marfat.com

کو اس (دید نقص کی) دولت سے مشرف کرتے اور اس نعمت سے سرفراز فرماتے ہیں۔ اس میدان کے شہسوار دین و دنیا کے سردار اور اولین و آخرین کے سردار حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جس کو محض اپنے فضل سے یہ دولت بخشنا چاہتے ہیں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال متابعت عنایت فرماتے ہیں اور اس وسیلہ سے اس کو بلند درجہ پر لے جاتے ہیں ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء و اللہ ذو الفضل العظیم ..... (یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ بڑے فضل والا ہے)۔

انسان کی اللہ تعالےٰ سے علم و صورت میں کوئی مطابقت نہیں

علم انسان در جنب علم واجب تعالیٰ و تقدس حکم مردہ دارد کہ لا شئے محض است نسبت بزندہ کہ بحیات ابدی زندگی یافتہ و ہمچنین قدرتِ انسان در جنب قدرت واجب تعالےٰ و تقدس حکم عنکبوت دارد کہ نساجی بیت خود نماید نسبت بہ شخصے کہ بیک دمیدن او آسمانہا و زمینہا و جبال دبحار پارہ پارہ گردند و ہبا منثور شوند کمالات دیگر را ہم برین قیاس باید کرد این تفاوت از تنگی عبارت گفتہ می شود۔

والا چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ پس کمالاتِ انسان در صورت کمالات مرتبہ وجوب تعالت و تقدست گشت و این کمالات بیش از مشارکت اسمی از کمالات آن مرتبہ چیزے دیگر حاصل نہ کردہ است از نیجا است ان اللہ خلق آدم علی صورتہٖ و معنی من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ از ین بیان لائح میگردد و چہ ہر چہ در نفس است اگرچہ صورت است ہمانست کہ حقیقت آن در مرتبہ وجوب تعالت و تقدست حاصلست از نیجا سر خلافت انسان را در یاب چہ صورت شئے خلیفہ شئے است درین مقام زنادقہ و مجسمہ گمان بردہ اند کہ خدا عز و جل بصورت انسان است و از بیخبری قوی و جوارح انسانی را در آنحضرت جل سلطانہٗ اثبات نمودہ اند ضلوا فاضلوا اندا نستہ اند کہ اطلاقِ صورت و مثلِ آن در آنحضرت از قبیل تشبیہ و تمثیل است نہ بر سبیل تحقیق و تثبیت چہ حقیقت آن صورت ترکیب میطلبد و تبعض و تجزی میخواہد کہ منافی وجوب ست و مانع

marfat.com

قدم متشابہات قرآنی نیز از ظاہر معروف اند و بر تاویل معمول قال اللہ تعالیٰ وما یعلم تاویلہٗ الا اللہ یعنی تاویل آن متشابہ را ہیچکس نمیداند مگر خدائے عزّوجلّ پس معلوم شود کہ متشابہ تردِ خدائے جلّ علا نیز معمول بر تاویل است و از ظاہر معروف وعلمار راسخین را نیز از علم این تاویل نصیبے عطا می فرماید چنانچہ بر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ خلّص رسل را اطلاع می بخشند آن تاویل را خیال نہ کنی کہ در رنگ تاویل بیدا است۔

(دفتر اوّل حصّہ پنجم مکتوب ۳۱۰ صفحہ ۱۶۰)

ترجمہ

انسان کے علم کو واجب تعالےٰ کے علم کے مقابلہ میں وہ نسبت ہے جو مردہ کو جو محض ایک لاشہ ہے اس زندہ کے ساتھ نسبت ہے جس سے حیات ابدی سے زندگی پائی ہو اسی طرح انسان کی قدرت کو واجب تعالےٰ کی قدرت کے مقابلہ وہ نسبت ہے جو عنکبوت کو کہ اپنے گھر کو بنتا رہتا ہے اس شخص کے ساتھ نسبت ہے جس کی ایک ہی پھونک سے زمین و آسمان و پہاڑ اور دریا پارہ پارہ ہو کر گرد کی طرح اُڑ جائیں دوسرے کمالات کو بھی اس پر قیاس کرنا چاہیئے۔ یہ فرق بھی میدان عبارت کی تنگی کے باعث بیان کیا گیا ہے ورنہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ پس انسان کے کمالات مرتبہ وجوب کے کمالات کی صورت میں ہیں اور ان کمالات نے اس مرتبہ کے کمالات سے مشارکت اسمی کے سوا اور کچھ حاصل نہیں کیا ان اللہ خلق اٰدم علیٰ صورتہٖ (اللہ تعالےٰ نے آدم کو اپنی صورت میں پیدا کیا) اسی سبب سے ہے اور مَن عرف نفسہ فقد عرف ربّہ — جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا) کے معنی اس بیان سے ظاہر ہو تے ہیں کیونکہ جو کچھ نفس میں ہے خواہ صورت ہی ہو وہی ہے جس کی حقیقت مرتبہ وجوب میں حاصل ہے اس بیان سے انسان کی خلافت کے راز کو معلوم کرنا چاہیئے کیونکہ شے کی صورت شے کا خلیفہ ہوتی ہے اس مقام پر زندیقوں اور مجسموں نے گمان کیا ہے کہ خداوند تعالےٰ انسان کی صورت پر ہے اور بے وقوفی سے انسان کے قویٰ اور اعضاء کو حق تعالےٰ کے لئے ثابت کیا ہے ضلّوا فاضلّوا ا یہ لوگ خود بھی گمراہ ہیں اور اوروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں یہ نہیں جانتے کہ حق تعالےٰ کی بارگاہ میں صورت وغیرہ کا اطلاق کرنا تشبیہ و تمثیل کی قسم سے ہے نہ کہ تحقیق و تشبیت کے طور پر کیونکہ اس صورت کی حقیقت ترکیب اور تبعض اور تجزی یعنی جزد جزد ہونا چاہتی ہے جو وجوب کے منافی اور قدم کے مانع ہے۔ قرآن کی آیات متشابہات بھی ظاہر سے معروف اور تاویل پر معمول ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں وما یعلم تاویلہ الا اللہ (اس کی تاویل

marfat.com

کو سوائے خدا تعالےٰ کے اور کوئی نہیں جانتا) پس معلوم ہوا کہ حق تعالےٰ کے نزدیک متشابہ بھی تاویل پر محمول اور ظاہر سے معروف ہیں اور علمائے راسخین کو بھی اس تاویل کا علم عطا فرماتا ہے جس طرح کہ علم غیب پر جو اسی کے ساتھ مخصوص ہے اپنے خاص رسولوں کو اطلاع بخشتا ہے۔ اس تاویل کو اس طرح خیال نہ کرے کہ یہ تاویل کی صورت میں برائی ہے۔

لا کی حقیقت سے موجود کی نفی کرنا چاہیئے

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ می فرماید ہرچہ دیدہ شد و شنیدہ شد و دانستہ شد آں ہمہ غیر است بحقیقت حکم لا نفی باید کرد پس شہودِ وحدت در کثرت نیز شایانِ نفی گشت و ہرچہ شایانِ نفی است از آں جناب قدس منتفی است ایں کلام حضرت خواجہ مرا ازیں شہود برآوردہ است و از گرفتاریہائے مشاہدہ و معائنہ نجات بخشیدہ و رخت مرا از علم بجہل کشیدہ و از معرفت بحیرت بردہ جزاہ اللہ سبحانہ عنی خیر الجزا من بایں یک سخن مرید حضرت خواجہؒ ام و حلقہ بگوشِ ایشان و الحق از اولیاء کم کسے مثل ایں عبارت تکلم نمودہ است و جمیع مشاہدات و معائنات را بایں نہج نفی ساختہ

(دفتر اول حصہ پنجم مکتوب ۲۷ صفحہ ۱۱)

ترجمہ

ترجمہ:- حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جو کچھ دیکھا گیا اور سنا گیا اور جانا گیا۔ اس کا سب غیر ہے کلمہ لا کی حقیقت سے اس کی نفی کرنی چاہیئے پس کثرت میں وحدت کا مشاہدہ بھی نفی کے لائق ہے وہ اس پاک بارگاہ سے منتفی اور دور ہے حضرت خواجہ قدس سرہٗ کی اس کلام نے مجھ کو اس شہود سے نکال دیا ہے۔ اور مشاہدہ اور معائنہ کی گرفتاری سے نجات بخشی ہے اور میرے اسباب کو علم سے جہل کی طرف اور معرفت سے حیرت کی طرف لے گئی ہے جزاہ اللہ سبحانہ عنی خیر الجزا واللہ تعالےٰ ان کو میری طرف سے جزائے خیر دے۔ میں صرف اسی ایک بات سے حضرت خواجہ قدس سرہٗ کا مرید اور حلقہ بگوش ہوں اور واقعی اولیا میں سے شاید ہی کسی نے اس طرح کی عبارت بیان کی ہو اور تمام مشاہدات و معائنات کی اس طرح پر نفی کی ہو۔

marfat.com

دچوری

کتبہ منیراحمد